ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

۹۶۳

امداد الآفاق برجم اہل النفاق

بجواب

پرچہ تہذیب الاخلاق

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید
۱۲۹۰

جوابات تحریرات جناب سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی جج عدالت خفیفہ بنارس مندرجہ تہذیب الاخلاق از طرف جناب مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رفیق خوب کمیاب ست چون اکسیر در عالم ٭ بدست ہر کہ افتد کیمیا گر میتوان گفتن ٭ کمالون کی صورت مین عیبون کے ظاہر کرنے والون کو اور صفات ذمیمہ پر تحسین و آفرین کرنے والون کو خود پرست لوگ دوست سمجھتے ہین اور جوش جہل مرکب سے اپنے عیب کو ہنر جانتے ہین ؎ ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش ٭ ہنر داند از جاہلی عیب خویش ٭ عکس بینی کی نوبت یہان تک پونہچی کہ دوست عیبون پر آگاہ کرنے والے دشمن ہین اور خیالات فاسدہ پر ستایش کرنے والے یار انجمن ٭

میرے بعضے قدیم دوست نئے نئے خیالات اور عجیب عجیب معاملات مختلف صورتون مین ظاہر کرتے ہین بارہا دل نے چاہا کہ اون کے خیالات کی کیفیت اور معاملات کی حقیقت سے عام انسانونکو آشنا کرون لیکن بلحاظ اسکے کہ دوستون کا دل آزردہ کرنا جہل ہے اور کفارہ یمین کا سہل اور قومی بھائیون اور ملکی دوستون کا اون کے خیالات اور معاملات کے فتور اور قصور کے بیان کی طرف متوجہ ہونا کافی ہے اونکے دنیاوی امور مین اگرچہ اونھون نے ممتنعات کو بصورت ممکنات اور غیر واقعیات کو بصورت واقعیات نمایان کیا ہو بحث کرنے سے قلم اور زبان کو ہمیشہ روکتا رہا ہون ہان مذہبی مسائل مین جو اونھون نے صریح قرآن اور حدیث اور اجماع اہل اسلام سے خلاف کیا ہے اوس مین البتہ حق کو ظاہر کرتا رہا ہون اور مسائل دینی کو جو اونھون نے ملحدانہ طور پر بیان کیا ہے اوس پر مسلمانون کو بلکہ غیر مذہب والون کو بھی آگاہ کرتا رہا ہون ٭

مدرسۃ العلوم کی نسبت سواے لکھنے اوس خط کے جواب کہ جو اونھون نے اس بارہ مین میرے پاس بھیجا تھا کوئی راے خاص ابھی تک ملنے نہین دی تھی اب پرچۂ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو کہ مین بھی بزمرہ مخالفین تجویز مدرسۃ العلوم معدود کیا گیا ہون کچھ لکھنے اور کہنے کا مجکو موقع ملا ہی۔

جناب سی ایس آئی سید احمد خان صاحب بہادر نے مخالفین تجویز مدرسۃ العلوم کو جو سات قسم پر بیان فرمایا ہی کسیکو خبیث النفس اور بد باطن کہا اور کسیکو یار اپنا بنا کے حاسد اور اپنی ترقیات پر خفا ہونے والا قرار دیا اور کسیکو متعصب وہابی بیہودہ الامۃ ٹھہرایا اور کسیکو خودغرض اور خود پرست فرمایا اور کسیکو ٹٹ پونجیا اخبار نویس لکھا اور کسیکو بے تمیز اور کسیکو نادان مسلمان بیان کیا سو مخالفین اسکے جواب مین کہتے ہین کہ ہمکو اسکی کچھ شکایت جناب سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی سے نہین ہی کہ شاید وہ معذور ہون ؎

عجب نہین کہ اونکو بسبب افراط فکر کے تجویز مدرسۃ العلوم مین اور بسبب اختیار محنتون شاقہ کے علوم جدیدہ مین اور بسبب استعمال اغذیۂ ضارہ دماغ اور مولدہ سوداے زائد از قدر طبعی کے مانند بعض طیور منخنقہ اور بقرۂ موقوذہ کے حاضری اور ٹپن اور چھوٹے اور بڑے کھانون مین اور بسبب اکثر پہننے لباس گرم کے مانند لال ٹوپی وغیرہ کے جسکی کبھی اونکو عادت نہ تھی ایک مرض پیدا ہو گیا ہو کہ جسکی صفت تغییر ظنون و افکار ہی مجری طبعی سے طرف فساد کے یہ مرض آدمی کو افکار سلیمہ اور ظنون سالمہ سے باز رکھتا ہی اور صاحب اس مرض کا ہمیشہ بدگمان رہتا ہی اپنے ناصحون کو حاسد اور دشمن سمجھتا ہی اور نسبت اپنے احباب اور خیرخواہون کے ظنون فاسدہ مختلفہ خاطر مین لاتا ہی اطباے معالجین کو کہتا ہی کہ یہ سب میری ہلاکت کے درپے ہین بیچارے سید احمد خان کس گنتی اور شمار مین ہین آخر مین یہ مرض بڑے بڑے فلاسفہ مثل افلاطون اور فارابی کو لاحق ہو گیا ہی ؛؛

پرچۂ تہذیب الاخلاق نمبر ایک مورخہ یکم محرم سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو موثر ہونا اس پرچہ کا اس سے سمجھتے ہین کہ کانپور اور گورکھپور اور مراد آباد سے اوسکے مضامین کے رد ہوتے ہین اور قوم کے دلون مین ایک تحریک آگئی ہی کہ ہر ایک کے دل مین کسی نہ کسی بات کا جوش ہی کوئی اوسکے مضامین کی تردید کی فکر مین ہی اور کوئی تکفیر کی فکر مین اور کوئی کسی اور بات کی فکر مین اور خیال ہو جانا لوگون کو کہ بلاشبہہ ہماری قوم خراب ہوتی جاتی ہین اسکے لیے کچھ کرنا چاہیے اس پرچہ کی وجہ سے تصور فرماتے ہین اور کسی غیر مذہب اور ملت والے کی ستایش پر خوش ہوتے ہین یا کسی سفیہ طالب علم کے اس کہنے پر کہ جو طریقہ تعلیم بالفعل مقرر ہی وہ بلاشبہہ تبدیل کے لائق ہی بہت سے کتابین ایسی درس مین داخل ہین جنسے عمر ضائع ہوتی ہی اور بعضے علوم ایسے پڑھائے جاتے ہین جو نہ دین کے

کام کے ہین نہ دنیا کے ناز کرتے ہین اور جا بجا مدارس اسلامی مقرر ہونے کو بھی اثر تجویز مدرسۃ العلوم کا جانتے ہین سو یہ سب آثار اور خواص اوسی مرض کے ہین ؛

جب کوئی مفسد عالم مین فساد پھیلاتا ہی یا کوئی نادان بے وقوفی کا کام کرتا ہی تو اصلاح کرنے والے اوس مفسد کے فساد پر لوگون کو آگاہ کرتے ہین تا کہ بندگان خدا اوسکے شر سے محفوظ رہین اور عقلا اوس نادان کی بیوقوفی کو عام لوگون کے سامنے ظاہر کرتے ہین تا کہ لوگ اوس بیوقوفی کے کام کو نہ کرین اگرچہ اس مفسد کا فساد اور اس نادان کی بیوقوفی جیسی واسطے اس مفسد اور اس نادان کے خسران کا موجب ہی ویسے ہی اوسکے لیے جو اس فساد کی اصلاح کرنے والا ہی اور اس بے وقوفی پر لوگون کو متنبہ کرنے والا منفعت کا موجب ہی ؏ هر خم و پیچی که شد از تار زلف یار شد ؛ دام شد زنجیر شد تسبیح شد زنار شد ؛ لیکن اوس مفسد اور نادان کو اسپر کہ میرے فساد اور بیوقوفی کی یہ تاثیر ہی کہ لوگون کو اوسکے آگاہ کرنے اور ظاہر کرنے پر تحریک ہوئی یا اوس سے ایک قوم کو یہ منفعت حاصل ہوئی کہ اون کو فساد کی اصلاح کرنے سے اور بیوقوفی پر آگاہ کرنے سے کچھ ثواب ملا خوش نہونا چاہیے ؛

اور پرچہ تہذیب الاخلاق کی وجہ سے لوگون کو سوا اس خیال کے کچھ اور خیال نہین ہوا ہی کہ اس سبب سے بعض سفیہون جاہلون اردو خوانون کے جنکو کچھ تمیز نہین ہی خراب ہونے کا اندیشہ ہی پس اسکے لیے کچھ کرنا چاہیے بہرحال اپنے خیال فاسد اور ناشناس اور ناواقف کی تحسین پر مغرور ہونا اور بے تمیزون کے اقوال موافق طبع پر مسرور ہونا کسی عاقل کو نچاہیے ؏ مشو غره بر حسن گفتار خویش ؛ به تحسین نادان و پندار خویش ؛

ہمیشہ اہل علم ہر وقت اور ہر شخص کے مناسب طریقۂ تعلیم مین ترمیم کرتے رہتے ہین بعض وقت بعض طالبعلمون کو ایک کتاب کا پڑھانا کچھ ضرور نہین جانتے ہین اور دوسرے وقت دوسرے طالبعلم کو اوسی کتاب کا پڑھانا مناسب سمجھتے ہین پس یہ ترمیم مدرسین کی راے پر مدارس اسلامیۂ موجودہ مین جاری ہی اسکا باعث کچھ تجویز مدرسۃ العلوم نہین بلکہ ممبران مدرسۃ العلوم نے مدرسین مدارس اسلامیہ سے اس ترمیم کا حال سنکر اگر اپنی نئی راے قائم کی ہو تو کچھ عجب نہین اسیطرح مدارس اسلامی کے قائم ہونے کا خیال کچھ اثر تجویز مدرسۃ العلوم نہین ہوسکتا ہی اس لیے کہ کانپور اور دیوبند اور سہارنپور اور دہلی اور علیگڈھ وغیرہا مین اس تجویز سے پہلے مدارس مقرر ہو چکے ہین ؛

مالیخولیا والا خیال کرتا ہی کہ سارے کمالات عالم مین جو حاصل ہین وہ اثر ہی میرے خیالات کی موافقت کا

اور جتنے عیوب اور نقائص دنیا مین موجود ہین وہ نتیجہ ہے میرے معاملات کی مخالفت کا جناب سید احمد خان صاحب
نے حال قاضی فیض علی صاحب کا جو فریدآباد کے قاضی تھے سنا ہوگا کہ باوجود اسکے کہ اونکو شعر کے موزون
کرنے کی بھی کچھ قدرت نہ تھی لیکن بجوش مالیخولیا ساتھ فردوسی اور انوری اور سعدی اور خاقانی
کے دعوی ہمنفسی کا رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر چاہون مین طرفۃ العین مین تمام اہل قبور کو زندہ کر ڈالون
میری چوکھٹ کی خاکبوسی سے اقطاب اور اوتاد مقرر ہوتے ہین اور میری توجہ سے تمام حاجتمند فائض بمطالب ہوتے ہین
مین کہتا ہون کہ بہت انسان ہین کہ اپنی قوم کی بھلائی کے لیے کوشش کرتے ہین اور صرف قومی فائدے
کے لیے محنتین شاقہ اوٹھاتے ہین اور یہ کوششین اور محنتین اونکی اکثر موجب رسوخ اور تقرب کے بحضور حکام
اور باعث نام آوری کے درمیان خواص و عوام ہوجاتی ہین لیکن اونکی ان کوششون اور محنتونکو کوئی
اونکی ذاتی غرض پر محمول نہین کرتا ہے اور نہین کہتا کہ یہ جو کام کرتے ہین نام آوری اور شہرت کے لیے اور حکام
وقت کے سامنے رسوخ پیدا کرنے کو اور اونکو دھوکا اور فریب دینے کو کرتے ہین ٭

پس وجہ مخصوص ہونے سید احمد خان صاحب کی ساتھ ان ظنون کے اصحاب ان ظنون کی خباثت
نفس اور بدباطنی کو مین خیال نہین کرسکتا ہون ٭

بہت ہندو اور مسلمان ہندوستان مین ایسے ہین کہ اونکو سی ایس آئی ملے اور قاعدہ پچپن سالہ سے علیحدہ ہوگئے اور
اونکو کچھ مہلت ملی اونکی ترقیات کو دیکھکر اونکے کسی پورانے یار نے اونپر حسد نہ کیا اور اپنے فخر اور دل کی
ٹھنڈک کو اس مین نسمجھا کہ اون کے کامون مین جھوٹے سچے عیب نکالین جھوٹی سچی تہمتین اونکو لگائین اور
اسطرح دل کے جلے پھپھولے پھوڑین سبب خصوصیت اس حسد کا ساتھ سید احمد خان صاحب کے
مین نہین معلوم کرسکتا ہون ٭

جو لوگ تجویز مدرسۃ العلوم سے مخالف ہین اونمین سے بعض وجاہت دنیا مین جناب سید احمد خان صاحب
سے بمراتب فائق ہین اور بعضے ایسے ہین کہ اگرچہ اونکو جاہ دنیا بھی حاصل ہے لیکن قناعت کے سبب
اونکو کسی چیز کی تمنا نہین ٭

قول سید احمد خان صاحب

اونکے ساتھ ہمدردی کرنا کفر خیال کرتے ہین کافر سے سچی دوستی سچی محبت سچی ہمدردی اعلے
مسئلہ اسلام کا سمجھتا ہون ٭

اقول سید احمد خانصاحب بہادر اپنے آپ کو بذریعۂ اپنی تحریر کے وہابی مشتہر کر چکے ہین اور وہابی دو قسم کے ہین ایک نجدی وغیرہ دوسرے ہندوستان کے وہابی جو قیاسات کو ڈھکوسلا اور اصول فقہ کو شکنجہ سمجھتے ہین اول قسم کے وہابیون کا سلطان روم سے لڑنا سب لوگون پر مشہور و معروف ہی اور ان دوسرے قسم کے وہابیون کا شیوہ جھوٹ بولنے کا اور فساد کرنے کا پیش نظر عالم ہی ہمدردی کا لفظ زبان سے کہنا اور منہ سے بک ڈالنا ایسے وقت مین کہ جو وقت امتحان کا نہین ہی جناب سید احمد خانصاحب بہادر کو آسان ہی ہمدردی کے امتحان کا وقت گذر گیا وہ وقت غدر کا تھا کسیکی ہمدردی یہ ہی کہ بجنور سے اوٹھے راجہ پرتاب سنگہ کے پاس آئے وہان سے پھر اون ضلع مرادآباد مین آرام فرمایا دہلی وطن تھا جو باغیون اور مفسدون کا گھر تھا جب دیکھا کہ دہلی کی شکست ہوئی میرٹھ مین تشریف فرما ہو گئے دعوی بڑی ہمدردی کا ہی اور افسوس کہ کسی مقام پر کسی باغی کے مقابلے مین بھاگنے کے وقت بھی کوئی لاٹھی اپنی پشت مبارک پر کھائی زخم تلوار یا بندوق تو دیگر چیز ہی ؛؛

جس خیرخواہ سرکار کی نسبت حضرت سید احمد خان صاحب تحریر فرماتے ہین کہ ہمدردی کو کفر خیال کرتے ہین اس تحریر کا محاکمہ حکام وقت اور جملہ مسلمانان اور اہل ہنود پر چھوڑتا ہون کہ آیا جو شخص سینہ سپر ہو کر بنظر نمک حلالی اپنے آقا کے سینہ پر گولی باغیون کی کھاوے اور ہزار ہا روپیہ کا مال اون سے چھوڑا وے اور وہ گولی چھ مہینے بعد ڈاکٹر مری صاحب بہادر نکالین جس کا خون مسٹر لو صاحب داماد جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر اور مسٹر میسٹ صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ متھرا پونچھتے جاوین اور اوس گولی کا نشان ایک تمغا ہمدردی اور نمک حلالی ملکہ معظمہ کا جس بہادر کے سینہ پر موجود ہو تو انصاف فرمایا جاوے کہ وہ شخص ہمدردی کو کفر سمجھنے والا ہی یا جو اوسکو کہے ایسی لفظ وہ شخص تمام دنیا کا جھوٹا اور مفسد اور خبیث النفس ہی ؛؛

ہمدردی کے ثبوت مین ترجمہ چٹھی مسٹر وگرم منی صاحب کمشنر پرسٹ محررہ ۱۲ مئی ۱۸۶۱ عیسوی کو ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون ؛؛

ترجمہ چٹھی مسٹر وگرم منی صاحب

مجھکو نہایت خوشی ہی اوس خیرخواہی کی تصدیق کرنے مین جو امداد العلی نے شروع سے تا نہایت بر وقت اوس ایام تکلیف مین ظاہر کی مہینے جون ۱۸۵۷ء مین متھرا کے ضلع کوسی مین جہان کہ وہ تحصیلدار تھے ایسے وقت مین گیا تھا جب کہ بغاوت روز بروز پھیلتی تھی اور نہایت خوفناک کیفیتین روز

پہونچتی تھین اور جب باغیون کا پہلو نہایت زور مین تھا اور بند نہین ہو سکتے تھے اور جب روز بروز ہم لوگون کے کارخانہ کی صورت کی تیرگی ہوتی جاتی تھی اس نہایت آزمایش کے تمام ایام مین امداد العلی نے نہایت مستحکم اور بے ریا خیر خواہی سرکار کی قائم رکھی اور اپنے مقام پر جب تک کہ ایک عرصہ تک حفاظت چارون طرف کی نہین ہو گئی تھی موجود رہے واقع مین نہایت معلق خطرہ مین ایسے لوگون سے پڑے ہوئے تھے جو علانیہ اونکو مار ڈالنے کے لیے متلاشی تھے بسبب ہونے ایک دوست اور رفیق صادق سرکار کے ؀

ترجمہ فقرہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر

مین کسی شخص کو نہین جانتا جو ہم لوگون کا مستحق زیادہ ہی واسطے اپنی خیر خواہی اور ایمانداری اوس آزمایش کے ایام مین امداد علے سے ؀

انتخاب چٹھی نمبری ۱۲۷ مورخہ ۶ جولائی ۱۸۵۸ء منجانب مسٹر کلیفرڈ جنٹ مجسٹریٹ بنام مجسٹریٹ متھرا

اگر غلام حسین کو تیزی اور چالاکی امداد العلی کی سی ہوتی مجکو کچھ شک نہین کہ وہ خزانہ جو باغی بعد پہلے بلوہ کے چھوڑ گئے تھے کبھی لٹ نجاتا اور حصہ کثیر ہم لوگون کے مال کا فوراً شہر مین انتقال ہوتا اور بچ جاتا مین خیال کرتا ہون کہ غلام حسین چالاک اور تیز آدمی نہین ہی اوسکا مقابلہ یا اور کسی دوسرے حاکم کا مقابلہ امداد العلی کے وزن سے کرنا کبھی درست نہین کیونکہ امداد العلی بالکل یکتا ہی اور مجکو شبہہ ہی کہ کسی شخص نے ان ممالک مغربی و شمالی مین ایسی خیر خواہی سرکار کی کی ہو ؀

اور یہ صاحب اب کلکٹر اور مجسٹریٹ ضلع مراد آباد کے ہین ؀

میری ہمدردی ہزارون چٹھیات خانگی و سرکار سے ایسے وقت مین کہ جس وقت مین قبل از فتح دہلی کے بہت ہی تھوڑے آدمی دوست اور ہمدردی کرنے والے برٹش گورنمنٹ کے تھے ثابت ہی اور میری ہمدردی موافق پکے مسلمانون کے ہی صرف باتون اور زبان درازی اور جھوٹے جھوٹے مسئلہ خوشامد کے لیے چھاپ دینے اور ٹوسٹ کی مجلس جسکا منشا خاص شراب پینا اور پلانا ہی البتہ نہین ہی خدانخواستہ ہمدردی کا وقت اگر آویگا تو مین اپنے بھائی مسلمانون اور اور لوگون کو ہمراہ لیکر اول دشمن سلطنت برٹس انڈیا کے مقابل ہونگا جیسا کہ ایام غدر مین مجسے ظہور مین آیا ہی ؀

جناب سید احمد خانصاحب کہین آپ معنی اصلی وہابیت کے حامی بنتے ہین اور کہین دوسرون کو متعصب وہابی
قرار دیکر مانند اونکے جنکو خبیث النفس اور بدباطن فرماچکے ہین اونکے تمام افعال کو دکھا دے پر حمل کرتے ہین مین
حامی وہابیت اور متعصب وہابی دونون کی بحث کا تماشا دیکھتا ہون اور چھپی جھوٹی بات کے کھول دینے سے
اور سچی بات کے کہدینے سے درگذر نہین کرتا اگرچہ بعض لوگ اوسپر آزردہ ہوتے ہون اور مین کسی کے آزردہ کرنے
کا ارادہ نہین کرتا اور بالخصوص اپنے دوستون کے آزردہ کرنے پر افسوس کرتا ہون لیکن حق بات کہنے مین
مجبور ہون امید رکھتا ہون کہ معاف کیا جاؤن ؀

؎ پشیانی عفو ترا پرچین نساز د جرم ما ؀ آئینہ کی برہم خورد از زشتی تمثالہا ؀ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ
وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ جسمین مسلمان منع کیے گیے ہین اہل کتاب سے سلام کی ابتدا کرنے سے آیا فرمودہ
آنحضرت ہی جسکو مسلم نے اپنے صحیح مین اور بخاری نے ادب مفرد مین اور ترمذی نے اپنے جامع مین بروایت ابوہریرہ
نقل کیا ہی یا کسی متعصب وہابی بیہودہ ہذہ الامتہ کا قول ہی اور لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى
اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ جس سے کفر ہونا دوستی کا ساتھ
حربی کافرون کے ثابت ہی آیا قرآن مجید کی آیتین ہین یا کسی متعصب وہابی بیہودہ ہذہ الامتہ کا قول ہی
عیسائی سے صاحب سلامت ہو جائے تو جا کر اوس سے یہ کہنا کہ میرا سلام پھیر دے آیا سرگذشت عبداللہ بن
عمر صحابی ہی جسکو بخاری نے ادب مفرد مین روایت کیا ہی یا قصہ کسی متعصب وہابی بیہودہ ہذہ الامتہ کا ؀
بعض غیر مقلد بلکہ غیر مقید جنکو مین منافق ہذہ الامتہ سمجھتا ہون جنکے تمام افعال خود پسندی اور ہوا نفسانی
اور الحاد پر منحصر ہین اور قیاسات کو ڈھکوسلا جانتے ہین اور اصول فقہ کو شکنجہ سمجھتے ہین اسلامی امور کو جنکی کنہ
اونکی عقل خام نہین پا سکتی ہی ٹھٹھے مین اوڑاتے ہین اور ان افعال اور اقوال اور عقائد پر دعوی اسلام
کا کیے جاتے ہین اور جاکٹ پتلون انگریزی جوتا پہن لینے اور چھری کانٹے سے میز و کرسی پر بیٹھ کر حاضری مین
کھالینے اور دو ایک کتے اور پلے پال لینے گود مین بٹھا لینے اور لوگونکی تصویرین کھینچنے اور کھنچا لینے گھر مین رکھ لینے کو
جو اونکو اپنی بیہودہ عقل کے موافق یہ باتین دکھائی دیتی ہین ٹھیٹھ اسلام سمجھتے ہین اور آپ تو جیسے ہین ویسے
ہین لیکن خدا کی ساری مخلوق کے بہکانے کا ارادہ رکھتے ہین اور احکام و سنت جو دین اسلام سے واقف نہین
اونکو دھوکا دینے کا بھی ارادہ رکھتے ہین ؎ ازین بیرحم صیادان رہائی کی بود ما را ؀ کہ آتش میزند از بر

یک نخچیر صحرا را ؎ خداپرست حق بین صاف گو جب اپنی نیک نیتی سے ساتھ نہایت سچائی کے اونکی غلطی کھولتے
ہین تو مضطربانہ کبھی اون کو مسلمان متعصب اور کبھی متعصب وہابی کہہ بیٹھتے ہین مگر دانشمند منصف مزاج راست باز
اسکو سمجھتے ہین ؎ شگفتن غنچہ بی رنگ و بو را ایسکندر رسوا ؎ ہمان بہتر کہ دست بی کرم در آستین باشد ؎ کسی متعصب سے
متعصب وہابی یا بدعتی کو ہمنے نہین دیکھا کہ کسی قوم کی زبان انگریزی ہو یا سنسکرت سیکھنے کو عموماً حرام کہتا ہون
غیر مذہب والون کی مذہبی علوم پڑھنے کو بہ نسبت کسی شخص خاص کے کسی وقت خاص مین یا اون کے رنجون کے پڑھنے
کو جنمین متعصب غیر مذہب والون نے پیغمبرون اور بزرگون کو برا کہا ہو گو وہ انگریزی زبان مین ہون حرام کہا ہو تو وہ
دوسری بات ہی لیکن وہ کہنے والا کسی وہابی یا بدعتی کے نزدیک اس کہنے سے متعصب وہابی نہین ہو سکتا ہی ؎
کسیکو مسلمان ناخداترس اور کسیکو متعصب وہابی اور کسیکو خبیث النفس بد باطن اور کسیکو حاسد اور کسیکو خودغرض خودپرست
اور کسیکو بی تمیز اور کسیکو نادان مسلمان کہدینے سے کیا انجمن حقیقہ کی کچھ رونق بڑھ سکتی ہی یا سی ایس آئی پر کچھ ترقی مل سکتی
ہی یا وہابی حقیقی ہونے سے جسکا اقرار ہو چکا ہی انکار کا کچھ موقع مل سکتا ہی یا خودغرضی اور خودپرستی اور ناخداترسی
اور بے تمیزی اور نادانی اور خباثت نفس اور تعصب جسکا خیال آپ کی طرف سے مسلمانون کو ہی کچھ مٹ سکتا ہی ؎
اسلام کو نور خالص جاننا اور اوسکے ظاہر و باطن کو یکسان کہنا بہت صحیح اور درست ہی پس عین اسلام یا رکن
اسلام کا ظاہر و باطن مین یکسان ہونا ضرور ہی لیکن کوئی مسلمان کافر کے ساتھ دوستی رکھنے کو عین اسلام یا رکن
اسلام مانند خدا کے ایک ہونے پر یقین کرنے کو نہین سمجھ سکتا ہی اور اگر عین اسلام یا رکن اسلام ہونا اوسکا خیال کیا گیا
ہی اور اسی بنا پر کافر سے سچی دوستی اور سچی محبت اعلی مسئلہ اسلام سمجھا گیا ہی تو یہ عجب اسلام اور رکن اسلام ہی کہ قرآن
مین جسپر مدار اسلام ہی حرام کیا گیا ہی سورہ ممتحنہ مین ہی یَا اَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّی وَعَدُوَّکُم
اَوْلِیَاءَ تُلْقُونَ اِلَیْھِم بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوا بِمَا جَاءَکُمْ مِنَ الْحَقِّ یعنی ای ایمان والو نہ بناؤ تم میرے
دشمنون کو اور اپنے دشمنون کو دوست کہ پیغام بھیجو اونکی طرف ساتھ دوستی کے حالانکہ کافر اور منکر ہوئے ہین وہ ساتھ
اوس دین کے کہ آیا ہی تمہارے پاس ساتھ حق کے اور بھی سورہ ممتحنہ مین ہی یَا اَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَتَوَلَّوا
قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِم یعنی ای ایمان والو نہ دوستی کرو اوس قوم سے کہ غضب کیا ہی اللہ نے اونپر ؎
فلسفہ اور منطق اور طبیعیات کے حرام بتلانے سے اگر کوئی متعصب وہابی ہو سکتا ہو تو اول ممبران تجویز مدرستہ العلوم
کو متعصب وہابی کہنا چاہیے پھر اور کسیکو ممبران مذکورین خود فلسفہ اور منطق کے حرام بتلانے والے ہین صفحہ ۴۴ حصہ دوم
مدرستہ العلوم مین مسطور ہی سید احمد خان نے کہا کہ اب مجکو اپنی رای ظاہر کرنیکا موقع ملا ہی مولوی اشرف علی صاحب نے

جو تقریر لکھی اوسکو کامل طور سے اس طرح پر بیان کرنا چاہیے کہ سوا علم فقہ کے تمام علوم قدیمہ جو مسلمانون کے یہان رائج تھے محض بے فائدہ اور غیر مفید تھے الخ ؀

پھر مذکور ہے اور فلسفہ یونانی کا بہت حصہ جسکے سبب ہمارے یہان کے علما فخر کیا کرتے تھے اور مثل اوسکے اور بہت سے علوم جنکی تعداد ہمارے بعض مصنفین رسالہ نے ۲۶۷ لکھی ہے انسانون کے لیے کچھ بھی مفید نہ تھے ؀

پھر صفحہ ۳۰ حصہ دوم اسی کتاب مین مرقوم ہے ؀

مولوی سمیع اللہ خان صاحب نے اس باب مین اتفاق نہین کیا اور بیان کیا کہ میرے نزدیک مسلمانون نے بہ پابندی قول در مختار ہرگز علوم کو نہین چھوڑا نہ اون مین تنزل کیا بلکہ بعد تصنیف در و اوسکی شہرت کے بھی ان تمام علوم مین ترقی ہوتی رہی کہ سلسلۂ نظامیہ اوسپر گواہ ہے باقی اور سب ممبران کمیٹی نے اس امر کو صحیح تسلیم کیا اور یہ اظہار کیا کہ اکثر کتب معتبرہ فقہ مین ان علوم کے پڑھنے کو حرام لکھا ہے اور اسی سبب سے علماے معقول عام لوگون کے نزدیک مولوی نہین کہے جاتے ہین اور مقدس دیندار علما ان علوم کو نہین پڑھتے تھے یہان تک کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور خاندان مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور حضرات اہل خانقاہ دہلی ان علوم کی تعلیم و تعلم مین مصروف نہ تھے انتہی ؀

سائل بنارسی نے سوال مین حال اون بعض مسلمانون کا جنھون نے مدرسہ قائم کرنا تجویز کیا ہے نہین کھولا کہ وہ بعض مسلمان آیا مسلمان صرف اپنی زبان سے ہین اور اونکے بہت قول اور فعل اور عقائد مسلمانون سے مخالف اور مسلمان اونکے ٹھیک مسلمان ہونے مین شک رکھتے ہین اور مذہبی کامون مین اونکے قول و فعل کا اعتبار نہین کرتے یا در حقیقت مسلمان ہین کہ اونکے اقوال اور افعال اور عقائد مسلمانون سے مخالف نہین اور مسلمان اونکو ٹھیک مسلمان جانتے ہین اور مذہبی کامون مین اونکے قول اور فعل کو صحیح سمجھتے ہین ؀

اگر اوس عالم کو جسکے سامنے سوال سائل بنارسی کا بمراد حصول جواب پیش ہونے والا ہے معلوم ہو جاتا کہ یہ بعض مسلمان قسم اول کے مسلمان ہین نہ قسم دوم کے تو ہم یقین کرتے ہین کہ اوس عالم کو اس لکھنے مین کہ مسلمانونکو اس مدرسہ کے لیے چندہ دینا شرعا درست ہے ضرور تردد ہو جاتا اور اسکے لکھنے کو کبھی قلم نہ اوٹھاتا ؀

اسلیے کہ مسلمان سمجھتے ہین کہ ہرگاہ چندہ لینے والا بہت مسائل مین ساتھ مسلمانون کے مخالف ہے تفاسیر مین لکھنا علماے اسلام کا اقوال علماے یہود کو اور احادیث مین باطل ہونا اون احادیث کا جو نیچر کے مطابق نہین اور مجھکو مسلم ہونا قیاسات کا اور شکنجہ ہونا اصول فقہ کا جسپر مدار فقہ ہے بیان کرتا ہے تو اس سے کیونکر امید ہو سکتی ہے کہ اس مدرسۂ مجوزہ مین انتظام تعلیم اوس تفسیر اور حدیث اور فقہ کا جسکو مسلمان لوگ مذہبی طور پر صحیح اور درست سمجھتے ہین

بدون تبدیل و تغییر کے اس مدرسہ مین گوارا کرے بلکہ گمان قوی اسکا ہی کہ یہ چندہ لینے والا اس مدرسے کے ذریعے سے اپنے الحاد کی باتون کا رواج دینا چاہتا ہوگا پس اس چندہ دینے مین اندیشہ ہی امداد کا اوپر الحاد کے پس کیونکر جائز ہوسکتا ہی کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مین جنکو مسلمان دینی مدارس سمجھتے ہین اور یہ چندہ لینے والا نام کا مسلمان اونکو لغو اور بُرا جانتا ہی مسلمان چندہ نہ دین اور اس مدرسئہ مجوزہ مین جسمین یہ خدشات پیدا ہین چندہ دینے کا قصد رکھین اور دین ؛

ہر چند پڑھانے والا اور سبق دینے والا چندہ لینے والا نہو لیکن پڑھانے اور سبق دینے والے کا چندہ لینے والے کے مذہب پر ہونا بہت ضرور ہی تاکہ تعلیم اور تربیت اوسی طریقے پر ہوسکے جس سے آزادگی حاصل ہو اور طالب العلم اس مدرسہ کا انگریزی جوتا الپکہ کا چغہ لال ٹوپی پہن کر میز و کرسی پر بیٹھکر چھری کانٹے سے طیور منخنقہ اور بقرہ موقوذہ کھاکر کھڑے ہوکر پیشاب کر کے مہذب بن سکے اور اوس صورت مین کہ چندہ لینے والا بھوت بنکے مدرس صاحب بنے چارے کے سر پر کھیلنے والا ہو تو مدرس اگرچہ بظاہر چندہ لینے والا نہو مگر درحقیقت چندہ لینے ہی والا ہی ؛

اگر سید احمد خانصاحب مع مولوی خواجہ ضیاء الدین صاحب اور مولوی بشیر الدین صاحب کا مدرسئہ مجوزہ مین مدرس مقرر کرنا خیال کرتے ہون تو خواجہ ضیاء الدین صاحب کے ساتھ احسان کرنے کے سبب سے صلہ رحم کے ثواب ملنے کی توقع ہی اور مولوی بشیر الدین بیچارہ کہ اونھین احادیث کی کتابون کو جنکی کوئی حدیث بقول سید احمد خانصاحب بقین کے لائق نہیں اور اونھین تفاسیر کو جو یہودیون کے قصے سے بھری ہین اور اونھین فقہ کی کتابون کو جو بقول سید احمد خانصاحب قیاسات کے ڈھکوسلون اور غلط خیال اجماع سے ماخوذ ہین جانتے ہین اور وہی اصول فقہ مختصر جو شکنجہ ہی اور وہی علوم قدیمہ جنمین ہر بیہودہ بات کہی جاتی ہی اور اونسے ہر بات مین نون مرچ لگا دینا آتا ہی پڑھے ہین اور مدرسئہ مجوزہ مین ان سب علوم کا بحیثیت موجودہ متروک ہونا اور علوم جدیدہ کی نئے طریقے سے تعلیم ہونا ضرور ہی اس مدرسے کے لائق کیونکر ہوسکتے ہین گو سید احمد خانصاحب اپنے اخلاص باطنی سے اونکا مدرس اعلی ہونا چاہتے ہون سه ہمرہ اگر شتاب کند ہمرہ تو نیست ٭ دل در کسی مبند کہ دل بستہ تو نیست ٭ ہان مولوی عماد الدین صاحب اور مولوی صفدر علی صاحب اس مدرسے کی مدرسی کے قابل ہین اور اگر یہ نہون تو مولوی محمد ہاشم صاحب اور مولوی مشتاق حسین صاحب اسکے لائق ہین ؛

اب دونو استفتا یعنی استفتاے سائل بنارسی اور استفتاے مطبوعہ اخبار کانپور بجنسہما اس مقام پر ہم نقل کرتے ہین پھر ہم ممبران کمیٹی تجویز مدرسۃ العلوم پر جو ذرا بھی سمجھ رکھتے ہین اسبات کا تصفیہ چھوڑتے ہین کہ آیا بنارسی کا

استفتا نیک نیتی اور ایمانداری سے لکھا گیا ہی یا بالکل واسطے فریب دینے مسلمانون کے او مغالطہ دہی علما کے تحریر ہوا ہی اور کانپور کا استفتا صحیح اور واقعی طور پر لکھا گیا ہی یا کذب و اتہام سے بھرا گیا ہی سید احمد خانصاحب مدارس موجودہ اسلامیہ کو کیا لغو اور بیفائدہ اور ہمیشہ غلامی کی حالت مین رکھنے والا اور تکبر اور اسباب تہذیبی کے پیدا ہونیکا باعث نہین جانتے ہین اور مدارس موجودہ مین کچھہ فایدہ کے حاصل ہونے کی توقع نرکھکے مخالف مدارس موجودہ کے ایک نیا مدرسہ کہ جسکی تعلیم سے آزادگی اور تہذیب جو سید احمد خانصاحب کو پسند ہی حاصل ہو کیا تجویز کرنا نہین چاہتے ہین اور صدہا امور کو جو بموجب آیات اور احادیث اور روایات فقہیہ کے باتفاق اہل اسلام ناجائز ہین کیا دین کے پیرایہ مین رواج نہین دیتے ہین اور اونکے افعال اور اعتقادات پر کیا مسلمان اعتماد رکھتے ہین اور مدرسۂ مجوزہ مین علوم دنیاویہ اور کچھہ علوم مذہبی کا تعلیم کرانا اپنے طریقے پر نہ اورون کے طریقہ پر کیا منظور نہین رکھتے ہین ؛

نقل استفتاے بنارس

کیا فرماتے ہین علماے شرع شریف کے کہ اندنون مین بعض مسلمانون نے واسطے تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی مسلمانونکے ایک مدرسہ قائم کرنا تجویز کیا ہی اور جو جو علوم اسمین پڑہائے جاوینگے اور جسطرح کہ مدرسون اور طالبعلمونکو تنخواہ ملیگی اوسکی تجویز اونھون نے چھاپی ہی جو بجنسہ اس سوال کے ساتھہ مرسل ہی پس پہلا سوال یہ ہی کہ ایسے مدرسے کے قائم و جاری ہونیکے لیئے عموماً چندہ دینا یا اسطرحپر خاص کر کے چندہ دینا کہ ہمارا روپیہ خاص فلان علم کی تعلیم مین صرف ہو اور فلان علم کی تعلیم مین صرف نکیا جاوے شرعاً درست ہی یا نہین دوسرا سوال یہ ہی کہ اوس تجویز مین جو علوم پڑہانے مندرج ہین اون مین سے کون سے علوم ایسے ہین جنکے پڑھانے کے لیے مسلمانون کو چندہ دینا جائز ہی اور کون سے ایسے ہین جنکے لیے جائز نہین ہی بینوا توجروا ؛

نقل استفتاے کانپور

کیا فرماتے ہین علماے دین اسمین کہ اندنون ایک شخص اون مدارس کو جن مین علوم دینی اور اون علوم کی جو علوم دینی کی تائید مین ہین تعلیم ہوتی ہی جیسے مدرسہ اسلامیہ دیوبند اور مدرسہ اسلامیہ علیگڑھہ اور مدرسہ اسلامیہ کانپور لغو اور برا کہتا ہی اور ان مدارس کی ضد مین ایک مدرسہ اپنے طور پر تجویز کرنا چاہتا ہی اور اوس شخص کا حال یہ ہی کہ صدہا امور کو جو بموجب آیات اور احادیث اور روایات فقہیہ باتفاق اہل اسلام ناجائز ہین دین کے پیرایہ مین رواج دیتا ہی اس لیے مسلمانون کو اس شخص کے افعال اور اعتقادات پر اعتماد نہین ہی پس اس مدرسہ کے لیے جو ایسا شخص کہ اہل اسلام سلف اور حال کے امور مذہبی مین مخالف ہی اپنے طور پر ایک مدرسہ ضد مین مدارس اسلامیہ قدیم اور حال کے تجویز کرنا چاہتا ہی اور اون مین کچھہ

علوم دنیاویہ اور کچھ علوم مذہبی اپنے طور پر تعلیم کرانا اوسکو منظور ہے مسلمانون کو ایسے مدرسے مین چندہ دینا درست ہے یا نہین بینوا توجروا ؛

سید احمد خانصاحب بلکہ اکثر ممبر کمیٹی تجویز مدرسۃ العلوم کے نہ علوم قدیمہ سے واقف ہین نہ علوم جدیدہ سے ماہر نہ اونھون نے کسی سے ان مین کبھی پڑھا اور نہ کسی اہل علم کے سامنے کسی علم کی کتاب کو رکھا مفید یا غیر مفید ہونا کسی علم یا کسی کتاب کا اونکو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے طریقہ تعلیم کا حسن و قبح اونکو کس طرح دریافت ہو سکتا ہے طریقہ تعلیم مین تغییر و تبدیل کرنا اہل علم کا منصب ہے نہ کسی جاہل صدر الصدور لا مذہب کا جاہل جب علم کی بات نہین سمجھتے اوسکو بیہودہ بات کہتے ہین سید بھی سادہی باتین جاہلانہ جس سے آزادی کی راہ ملتی ہو ڈھونڈھتے ہین اور اسکی تلاش مین رہتے ہین کہ کوئی ایسی تدبیر نکلے کہ ہم جاہلون مین نہ شمار کیے جائین ہمارا جہان ہم سے بدتر جہالت مین ہو جائے تاکہ ہم اندھون مین کانے راجہ ہو کر عالم شمار کیے جائین سو یہ تدبیر سوا اسکے اور نہین کہ ایک مدرسہ ایسا مقرر ہو جسمین کسی علم کی اسطرح تعلیم نہو جس سے طالبعلمون کو کچھ استعداد علمی حاصل ہونے کی توقع ہو اوسوقت ہم اون طالبعلمون کی نظر مین عالم معلوم ہون ؎ بیگمان از پی صحبت چو خودی میخواہد ؛ چون زن زشت کہ در ہمدمی کور خوش ست ؛ مدرسہ مجوزہ کا ڈھنگ ایسا ہی نظر آتا ہے چھوٹے چھوٹے مدارس اسلامیہ مانند مدرسہ خورجہ اور امروہہ اور سہسوان وغیرہم مین اور چھوٹے چھوٹے اسکولون مانند اسکول مرادآباد اور فرخ آباد اور علیگڈھ مین جسقدر علوم مذہبی اور غیر مذہبی کے حاصل ہونے کی امید ہے اوسقدر بھی اس مدرسہ مین توقع نہین اس مدرسہ کی تعلیم کا خیالی نتیجہ سوائے اسکے اور کچھ خیال مین نہین آتا ہے کہ اسکے طالبعلم ایک کتاب انگریزی پھٹی پرانی بغل مین دابے ہوئے خیراتی فنڈون مین ٹکٹ مانگتے پھرین یا تصویر مہر علی کی گلے مین ڈالے ہوئے پلے کو گود مین لیے منہ اوسکا چومتے چاٹتے ہوئے مسلمانون کی پھٹکار اور دھتکار سنتے ہوئے علیگڈھ کی گلی کوچے مین جوتیان چٹکاتے پھرین اور سکھائی ہوئی بات کہتے پھرین کہ مدرسۃ العلوم کی تعلیم گورنمنٹ کالجون سے بہتر ہے مسلمانون کچھ دو اگر ندوگے تو سید احمد خانصاحب تمسے سمجھ لینگے اور بقول خود وہ بھوت بن گئے ہین سر پر کھیلینگے اور دکھ دینگے ؛

نئے دار العلوم خیالی کے لیے جس فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر اور کلام اور منطق اور طبعیات اور فلسفہ کا تعلیم ہونا تجویز کیا ہے آیا وہ ہی فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر اور کلام اور منطق اور طبعیات اور فلسفہ ہے جسکی تعلیم قدیمی اور مروج ہے اور جن کتابون کا منتخب ہونا پسند کیا گیا ہے آیا وہی کتابین ہین جسکے اختیار پر مسلمانون کی سعی مقصور رہی ہے تو بالفعل یہ نیا دار العلوم بھی مانند مدارس موجودہ جونپور علیگڈھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور کے محض بیفائدہ اور لغو ہو گا کچھ بھی قومی فائدہ ہونے کی اس سے توقع نہین اور اگر وہ اور ہے فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر

اور کلام اور منطق اور طبعیات اور فلسفہ ہے کہ نئے مدرسۃ العلوم کی تعلیم کے لیے تجویز ہوا ہے جو سید احمد خانصاحب کی رائے
کے موافق مدون ہونگے اور وہ اور ہی کتابین ہین کہ اس مدرسہ کے لیے انتخاب ہونا خیال مین ہے جنکا نیا تصنیف
ہونا سید احمد خانصاحب چاہتے ہین تو عام مسلمان سید احمد خانصاحب کو ایک شخص ناخواندہ و ناکارآزمودہ حقائق
علوم اور دقائق فنون سے جانتے ہین کہ کسی علم مین کسی مسئلہ کے صحیح طور پر سمجھنے کی بھی کچھہ قدرت نہین امور دینی مین اونکی
رائے ملحدانہ ہے غیر امور دینی مین اونکی تقریر اور تحریر جاہلانہ کسی علم کے صحیح طور پر مدون ہو سکنے کی اور کسی کتاب کے
درست اسلوبی کے ساتھہ تصنیف ہو سکنے کی سید احمد خانصاحب کی رائے کے موافق ہرگز کچھہ توقع نہین ہے پس کوئی
مسلمان اس نئے مدرسے کی تعلیم اور طریقۂ تعلیم سے امید نہین رکھہ سکتا ہے کہ مدرسۃ العلوم مجوزہ مین کسیکو علوم مذہبی
مین کچھہ لیاقت حاصل ہونے کا امکان ہو بلکہ سب مسلمان اہل علم یقین کرتے ہین کہ طالب العلم اس مدرسہ خیالی کے
سوا عمر ضائع کرنیکے ہرگز کچھہ کامیاب نہو سکینگے میانجیون کی طرح کہ عمر بھر کی پڑھائی مین کچھہ عبارتین غلط کچھہ ترجمے
خانہ ساز یاد کر رکھتے ہین اور ڈھپالیون کے مانند کہ عمر بھر کے گانے بجانے مین دو ایک سوہلی خواجہ صاحب کے چھٹی
کھرکھری آواز سے بے سُر و تال و آہنگ کے بجا لیتے ہین دو چار چھوٹے مسئلے دو ایک تہذیب الاخلاق کی ملحدانہ باتین یاد
کر لینا سکینگے کیونکہ اس مدرسہ مین علوم قدیمہ جنکو سید احمد خانصاحب اس زمانہ مین کچھہ مفید نہین سمجھتے ہین پڑھائے
نجائینگے اور علوم جدیدہ جنکو سید احمد خانصاحب اس زمانہ مین مفید سمجھتے ہین سکھائے جائینگے حال آنکہ علوم قدیمہ کو جو
مدارس اسلامیہ موجودہ مین پڑھے جاتے ہین اونکا پڑھنا انسان کو دنیا مین انسان بننے کے لیے بہت ضرور ہے اور ہر زمانے
مین یہ علوم نہایت مفید ہین جو تیزی ذہن اور سرعت فہم اور ہر بات کی کنہ کو پہونچ جانا اور ہر قسم کے علوم کے
دقائق کو باسانی معلوم کر لینا اور مشکل سے مشکل بات کو دریافت کر لینا اور افکار کا سلیم و آرا کا صائب ہو جانا اور گمراہی
اور بیدینی عقل کا جاتا رہنا اور حق و باطل مین جلد امتیاز کر لینا ان علوم سے حاصل ہے وہ اور کسی علم سے حاصل ہونا ممکن نہین اور سوا اسکے
بہت نتائج ان علوم کے ہین جنکو اہل علم خوب جانتے ہین اور جسنے کچھہ بھی وقت اپنا اکتساب علوم مین صرف کیا ہے
وہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ جو طریقۂ تعلیم کا فی الحال مدارس اسلامیہ موجودہ مین جاری ہے اسوقت کے مناسب
ہے اس زمانہ مین استعداد اور لیاقت کسی علم مین بدون اس طریقہ کے عادۃً ممکن نہین اگرچہ کسی کتاب کا متروک کر دینا
اور کسی دوسرے کتاب کا داخل درس کر دینا بنظر حال بعض طلبہ کے کچھہ مناسب سمجھا جاتا ہو سید احمد خانصاحب
اس کوچہ مین کبھی آئے نہین ہین کچھہ سنی سنائی جھوٹ سچ باتین غلط و صحیح حکایتین شاید جانتے ہون لیکن حقیقۃ الامر
کو نہین سمجھتے ہین ؎ بی غنچہ ولی رائحہ ور وندانی ÷ بی سیلی غم حال رخ زرد ندانی ÷ عام مسلمان ہندوستان

کے علوم انگریزی کا تعلیم ہوناکسی ہندوستانی کے مدرسہ مین گورنمنٹ کا بجون سے بہتر نہین خیال کرتے ہین اسلیے کہ ہندوستانی کامل طور پر لیاقت علوم انگریزی مین نہین رکھتے ہین جو اونکی سمجھ اور لیاقت پر انتظام طریقہ تعلیم کے مستحکم اور عمدہ طور پر انجام پاسکنے کی توقع ہوسکے اور نہ اونکو اسقدر دست قدرت ہی کہ سب اسباب اور وسائل علوم کے جنکے ذریعے سے ترقی تعلیم اور کامیابی کا بھروسا ہوتا ہی مہیا ہوسکین بخلاف گورنمنٹ کے کہ اوسکو اور اوسکے ملازمین کو دنیوی علوم مین وہ قوت اور لیاقت اور استعداد اور دست قدرت حاصل ہی کہ دوسرا اونکو نہین پہنچ سکتا اوسکی ہمسری کیا چہ جائیکہ اوس پر فائق ہوجانیکا کسطرح دعوی کرسکتا ہی ؏ خشک زاہد برنخیز ز مست شیر جنگ ؏ تیغ چوبین کی تواند کرد با شمشیر جنگ ؏ اور جبکہ ترقی تعلیم علوم انگریزی کی جسقدر توقع گورنمنٹ کا بجون سے ہی مدرسہ خیالی سے نہو بحالت موجودگی گورنمنٹ کا بجون کے مدرسہ خیالی کو تعلیم علوم انگریزی کے لیے وجود مین لانا اور اپنے اس فعل پر جوش ہونا ایسا ہی کہ جیسے نادان لڑکے لوگون کو گھوڑے پر سوار دیکھکر لاٹھی کو گھوڑا بناکر اوسپر سوار ہوکے دل اپنا بہلاتے ہین ؏ زندگی چہ بہ کرگس سد بجز مردار ؏ چہ لذت ست زعمر دراز نادان را ؏ ای ممبر کمیٹی تجویز مدرسۃ العلوم کی صفائی اور سچائی اور ایمانداری سے کہو کہ مدرسۃ العلوم کا تجویز کرنا آیا قوم کی بھلائی اور بہتری اور علم کی روشنی پھیلانے اور روشن ضمیر بنانے اور اعلی درجہ کی لیاقت اور تہذیب اور شایستگی بخشنے کے لیے ہی یا واسطے نام آوری اور فخر اور خواہش ہمسری گورنمنٹ اور اقتضائے ہوائے نفس اور مسلمانون کو سیدھی راہ بھلانے اور قوم کو جہالت مین ڈالنے اور دنیوی اور اخروی منافع سے محروم رکھنے کے لیے ہی ؏

ای حامیو مدرسۃ العلوم کے وقت اور زمانہ کو دیکھو اور قوم کی حالت موجودہ پر لحاظ رکھو اور سید احمد خانصاحب کی چکنی چپڑی باتون مین نہ آؤ کہ مسلمان بیچارون کا روپیہ لیکر ایک فضول کام مین خرچ کرو اور مدارس اسلامیہ موجودہ کو جن مین فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر اور کلام اور ریاضی اور منطق اور طبعی اور الہی اور صرف اور نحو اور بلاغت پڑھایا جاتا ہی چندہ دینا بند کر کے منہدم کرو اور دنیاوی علوم سیکھنے والونکو گورنمنٹ ہی کا بجون مین علم پڑھنے دو کہ جو دنیا کی عزت اور بہبودگی اور آسودگی اور تمول کے گورنمنٹ کا بجون کی کامیابی سے توقع ہی وہ کسی اور ہندوستانی کے مدرسہ کی کامیابی سے نہین ؏

ای سید احمد خانصاحب ہم فرض کرتے ہین کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مین پورانا موروثی طریقہ تعلیم اور درس کتب سلسلہ نظامیہ کا لغو اور غیر مفید اور برا ہی سہی اور گورنمنٹ کا بجون کے تعلیم ناقص ہی سہی مگر یہ بتاؤ کہ لغو اور غیر مفید کو فائدہ بخش اور برے کو اچھا اور ناقص کو کامل بنانا کیا اسی مین منحصر ہی کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مٹا دیئے جائین اور گورنمنٹ

کالج چھوڑ دیے جائین جو عرق ریزی مدرسۃ العلوم کے لیے چندہ حاصل کرنے مین ہو رہی ہی وہ اگر اسمین ہوئی ہوتی کہ روبرو علماے زمان اور مدرسین اور مہتممین مدارس اسلامیہ موجودہ بلدان کی بحث ناقص اور غیر مفید ہونے طریقہ تعلیم قدیم کے اور کامل اور مفید ہونے طریقہ تعلیم جدید کے پیش کی جاتی تو ہم یقین کرتے ہین کہ علما اور مدرسین اور مہتممین باحسن اسلوبی تعلیم قدیم اور فائدہ بخش ہونا اوسکا ذہن نشین حامیان مدرسۃ العلوم کرتے یا اپنے مدارس کی اصلاح کر دیتے بہر تقدیر مسلمانون کے مذہبی اور غیر مذہبی علوم کی تعلیم کے لیے کوئی مد مقرر رکہنی مدرسۃ العلوم مجوزہ مین کچھہ ضرورت نتھی اور گورنمنٹ کو ہم ناسمجھ اور ناتمیز اور خود پسند اور ہوا پرست اور نقصان دوست اور ناکمال شناس اور غلط بات پر اڑ جانے والا اور صحیح بات کو قبول نکرنے والا نہین سمجھتے ہین کہ جب اونکے کالجون اور اسکولونکا نقصان تعلیم سید احمد خانصاحب ثابت کر دیتے اور درخواست اصلاح گذرانتے تو یہ درخواست ساتھہ تسلیم نقصان کے وہان منظور ہوتی اور اس نقصان کے رفع کی کچھہ تدبیر نکی جاتی ہان اگر سید احمد خانصاحب کا خیال واقع اور نفس الامر کے مطابق نہوتا تو گورنمنٹ کا اوسپر التفات ہرگز نہوتا بہر حال تکمیل علوم دنیاوی کے لیے بھی مدرسۃ العلوم قائم کرنیکی کچھہ حاجت نتھی بس مدارس اسلامیہ اور گورنمنٹ کالجون سے سارے مقاصد تعلیم کے حاصل ہونیکی توقع ہی اور سید احمد خان صاحب جب تمام مقاصد تعلیم کا گورنمنٹ سے حاصل ہونا غیر ممکن اور ممتنع بالذات یقین کرتے ہین تو اسصورت مین تمام مقاصد تعلیم کے انجام کو صرف گورنمنٹ ہی پر منحصر نہین رکھا گیا ہی ؛

بلکہ حاصل ہونے مقاصد تعلیم علوم دنیاوی کا گورنمنٹ کالجون سے اور مقاصد علوم مذہبی اور دانشمندی اور زبان دانی کا مدارس اسلامیہ موجودہ سے تجویز کیا گیا ہی اگرچہ سید احمد خانصاحب کے نام کا مدرسۃ العلوم جدا قائم ہونیکا مقصد اور کالے الپکے کا اور لال ٹوپی اور انگریزی جوتا اور موزہ پہننے اور میز و کرسی پر بیٹھکے چھری کانٹے سے کھانیکا مطلب سب سے ہمسری گورنمنٹ کی اور فوقیت اوسپر پیدا ہو سکے اور مدرسہ کے حامیون کی روغنی تصویرین سنہرے چوکھٹون مین رکھے جانیکی آرزو اسمین حاصل ہو

؎ محو فرت اگر چون مور نخواہی سر خود را ؛ مکن متعرض عمر خویشتن بال و پر خود را ؛

اگرچہ مجکو یقین ہی کہ میرے دوست سید احمد خانصاحب اس میری راے سے جسسے اونکی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بن نہین سکتی اور اونکے خیالات ہمسری حکام وقت عالم واقع مین صورت پذیر نہین ہو سکتی بہت ناخوش ہونگے ؎ از کدو بوے شراب آید بخواری بجزن ؛ از سر مغز نتوان بردحب جاہ را ؛ لیکن مین سیدھی سچی راے دینے مین کسی شخص کی خوشی ناخوشی کی کچھہ پروا نہین کرتا اور مقصود میرا خدا نخواستہ اونکا ناخوش کرنا نہین بلکہ مین بہت افسوس کرتا ہون ایسی سچی راے پر اونکے ناخوش ہونے سے ؛

کانپور مین بسبب آواز آنے اور عجیب عجیب رسالہ نکلنے کا سبب تقصیر کا ہوجانا جناب کانپور کے ٹریوٹ سکرٹری کی خدمت مین اور ذاتی رنجشون کا ظاہر ہونا ان صورتون مین جو سید احمد خانصاحب کا خیال ہی سو کوئی اوسکو داستان فارابی اور قصہ

قاضی فیض علی فرید آبادی پر قیاس کرتا ہی اور کوئی کچھ اور کہتا ہی مین کہتا ہون جو تقصیر اونھون نے پرایوٹ سکرٹری کی
خدمت مین کی ہوگی اونکو معلوم ہوگی اوسکے کسی پرایوٹ سکرٹری کو خبر نہین جس سے کسی ذاتی رنجش پیدا ہو سکنے کا خیال
ہو اور کوئی ایماندار سچا مسلمان کسی مسلمان کو ایسا خیال نہین کر سکتا ہی کہ ذاتی رنجش کے سبب سے دینی باتون مین کوئی
جھوٹی بات زبان سے نکال سکے اور مذہبی مسائل مین کوئی غلط مسئلہ کسی رسالہ یا کتاب مین لکھ سکے ہان جنکو اسلام کا کچھ
پاس نہین ہی ایسے کام اونکے حب جاہ پر مقصور ہین جو کام وقت کی برابری کرنے پر مقتضی ہین انبیا کی آداب اور اخلاق کے مٹانیکو پھرتے
ہین آیات کی تحریف اور احادیث کے انکار مین کچھ مبالات نہین رکھتے اونسے اگر یہ ہو تو کچھ عجب نہین سچ جامع ان اوصاف
کا سوا ذات شریف کے کوئی دوسرا میرے خیال مین نہین ہی ؎ در دسر کیفیت پیمانہ فرزانگیست
نشہ آلودگی در بادہ دیوانگیست

جب یہ سچ ہوا کہ سید احمد خانصاحب کو متعدد مسائل مین مسلمانون سے اختلاف ہی تو سید احمد خانصاحب سے کسی کام مین نفعتا
اتفاق کرنا مسلمانونکا ممکن نہین مسلمان جبتک یقین نہ کر لین کہ اس کام کے ذریعے سے سید احمد خانصاحب اپنے معتقدات
خلافیہ کو رونق نہ دے سکین گے اونکے ساتھ اتفاق ہرگز نہین کر سکتے ہین تجویز مدرسۃ العلوم مین جس تمہید اور عنوان سے کہ ہم اس مین یقین نہین کے
حاصل ہونے کا تو کیا ذکر ہی بر خلاف اوسکے مسلمانون کو گمان قوی ہی کہ وہ اسکے ذریعے سے اپنی الحادی باتونکو قوت دینا
چاہتے ہین اسلیے کہ مدرسۃ العلوم ساختہ و پرداختہ اونکا ہوگا ممبر اوسکے اونکے پیرو ہین جو تہذیب کے کام اونکی رائے مین اچھے مسائل
اونکے نزدیک ڈھینٹ اسلام قرار پائے ہین اونہین کی تربیت اور تعلیم مدرسۃ العلوم مین جاری رکھینگے نہ تربیت و تعلیم با تہذیب باتون
اور جھوٹے مسئلون کی جو اونکی دانست مین ہین سید احمد خانصاحب نے جو ارشاد کیا کہ ہم تقلید کو تسلیم نہین کرتے مذہب کو تقلید کا
قبول کرنے سے تحقیقات اوسپر پانی لانا بہتر جانتے ہین سو ہم نہین سمجھتے کہ مراد اونکی تقلید سے کیا ہی اگر مراد تقلید سے عمل ہی کسیکے قول
پر جسکا قول حجج شرعیہ مین سے نہین ہی بدون دلیل شرعی کے جیسا کہ تحریر ابن ہمام مین قوم ہی اَلتَّقْلِیْدُ اَلْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ
لَیْسَ قَوْلُہٗ اِحْدَی الْحُجَجِ بِلَا حُجَّۃٍ مِنْھَا تو کوئی مسلمان اس قسم کی تقلید نہین کرتا ہی یہان تک کہ عامی جو قول
مفتی کو اخذ کرتا ہی وہ بھی اس قسم کا مقلد نہین بلکہ شرع مین اس قسم کی تقلید متصور نہین جیسا کہ تقریر شرح تحریر مین مذکور ہی
بَلْ عَلٰی ھٰذَا لَا یُتَصَوَّرُ تَقْلِیْدٌ فِی الشَّرْعِ لَا فِی الْاُصُوْلِ وَلَا فِی الْفُرُوْعِ پس تسلیم کرنا اس تقلید
کا مسلمانون سے اختلاف کا موجب نہین ہو سکتا ہی اور اگر مراد تقلید سے عمل ہی ساتھ قول غیر کے مطلقا تو جیسے عامی جو
تمسک کرتا ہی ساتھ فتوی مفتی کے ویسے ہی عمل کرنے والا ساتھ قول اللہ تعالی اور قول رسول اللہ صلعم اور قول اہل
اجماع کے بھی مقلد ہی پس تسلیم نکرنے مطلق تقلید سے جو شامل ہی عمل کو ساتھ قول خدا اور رسول خدا صلعم کے تسلیم نکرنا

عمل کو ساتھ قول خدا اور رسول خدا کے لازم آنا ظاہر ہی پہر سید احمد خانصاحب اگر عمل کرنا ساتھ قول خدا و رسول خدا صلعم کے بھی تسلیم نہین کرتے ہین تو ہم ممبران کمیٹی تجویز مدرستہ العلوم پر جنہین اونکے بہت حواری بھی داخل ہین تصفیہ اس بات کا چھوڑتے ہین کہ آیا سید احمد خانصاحب بر تقدیر تسلیم نکرنے اس تقلید کے بھی بحیثیت مسلمان بنے ہوے ہین یا اسلام کی تقلید سے باہر آکر کچھہ اور ہوگئے ہین ؛

سید احمد خانصاحب جو یہ کہتے ہین کہ ہم مذہب کو تقلیداً قبول کرنے سے تحقیقاً او سپر ایمان لانا بہتر جانتے ہین سو کیا تحقیق کو منافی تقلید سمجھتے ہین تحقیق کے مراتب ہین جو مقلد کو لایق ہی وہ مقلد اور جو مجتہد کو سزاوار ہی وہ مجتہد تحقیق کرتا ہی پس مذہب کو تقلیداً قبول کرنا تحقیقاً او سپر ایمان لانے کے ساتھہ جمع ہو سکتا ہی ؛

ہم یقین کرتے ہین کہ سید احمد خانصاحب کا مجتہد ہونا بلکہ عالم غیر مجتہد ہونا شاید کوئی مسلمان بلکہ کوئی شخص اور کوئی ممبر ممبران کمیٹی تجویز مدرستہ العلوم سے خیال نکرتا ہوگا اور مسلمان جانتے ہین عالم غیر مجتہد چہ جا عامی صرف کو تقلید مجتہدین سے چارہ نہین اور عامی تسلیم نکرنیوالا تقلید مجتہدین کا منکر ہی آیہ کریمہ فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون کا فروغ شرعیہ اجتہادیہ مین عامی صرف پر تقلید مجتہدین باتفاق اہل اسلام واجب ہی اور جو عالم رتبہ اجتہاد کو نہین پونہچا وہ بھی جمہور اہل اسلام کے نزدیک حکم عامی صرف مین ہی ؛

سید احمد خانصاحب صفحہ ۱ تہذیب الاخلاق نمبر ۶۹ مورخہ ۱۰ محرم سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین اگرچہ لکھتے ہین کہ مذہب شیعہ امامیہ کا نہایت صحیح اور سچا مسئلہ ہی کہ ہر زمانہ مین مجتہد کا ہونا ضرور ہی سو صحیح اور سچا ہونا اس مسئلہ کا اگر اس وجہ سے ہی کہ یہ مذہب شیعہ ہی اور جمہور اہل سنت اسکے مخالف گو جنابلہ یا بعض علما اور مذہب کے بھی بطریق شذوذ اسطرف گئے ہون اور مخالف ہی حدیث صحیح ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء کی جو دلالت کرتی ہی اسپر کہ ایک زمانہ خالی ہونیوالا ہی علما سے اور علما عام او رشامل ہی مجتہدین کو اور نفی عام مستلزم ہوتی ہی نفی خاص کو تو اس وجہ سے صحیح اور سچا ہونا اس مسئلہ کا سوا حواریین سید احمد خانصاحب کے کوئی مسلمان قبول نہین کر سکتا ہی ورنہ کوئی دلیل صحت اور سچائی اس مسئلہ کی مستقیم نہین ہی ؛

سید احمد خانصاحب پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ ۱۰ محرم سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین لکھتے ہین کہ ہمکو بعض کتابون سے معلوم ہوتا ہی کہ اکثر علما کا یہ مذہب ہی کہ زمانہ مین مجتہد کا ہونا ضرور ہی سو غلط ہی تقریر شرح تحریر ابن ہمام مین مرقوم ہی يجوز خلو الزمان عن مجتهد كما هو المختار عند الاكثر منهم الآمدي وابن الحاجب

بیان ہر زمانہ مین مجتہد ہونیکا ؛

اور حدیث لایزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق حتی یاتی امر اللہ کا مدلول وجود مجتہدین بھی نہین ہی چہ جائیکہ ضرورت اور وجوب وجود مجتہد ہو اسلیئے کہ ظہور علی الحق جو حدیث مین ہی دلالت اوسکی صرف اعتقاد حق پر ہوسکتی ہی نہ علم اور اجتہاد پر اور بھی ظہور علی الحق عام ہی اجتہاد سے یا جتہاد ہو یا تقلید کسی مجتہد کی گو وہ مجتہد کسی زمانے مین ہو عضدی مین مرقوم ہی والو سلم الدلالة علی نفی الجواز فالظہور علی الحق یدل علی اعتقاد الحق لا علی العلم والاجتہاد

اور تقریر شرح تحریر مین مسطور ہی بخلاف الظہور علی الحق فانہ لا یستلزم وجود المجتہد لان الظہور علی الحق اعم من الاجتہاد اور اجتہاد کا فرض کفایہ ہونا اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو ہر زمانہ مین فرض کفایہ ہونا اوسکا ہرگز لائق تسلیم نہین ہوسکتا ہی اس لیئے کہ جب موت علما فرض کی جاوے تو اجتہاد کا مقدور ہونا باقی نہین رہ سکتا ہی اس لیے کہ مبادی علمیہ واسطے اجتہاد کے بالاتفاق شرط ہین اور جو چیز مقدور نہو وہ فرض نہین ہوسکتی ہی اور نہ ترک اوسکا باطل اور ضلالت قرار پا سکتا ہی کیونکہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا علاوہ اسکے عدم اجتماع امت سے ضلالت پر مراد عدم اجتماع ہی ضلالت پر باعتبار اعتقاد کے نہ باعتبار عمل کے پس ممکن ہی عملاً متروک ہوجاتا ایک فرض کا کسی زمانے مین اور بھی اجتہاد کے فرض کفایہ ہونے سے ایک یا دو مجتہد کا قائم ہونا ہر ناحیہ مین لازم نہین آتا ہی بلکہ ایک یا دو مجتہد کا قائم ہونا تمام عالم مین اسقاط فرض کے لیے کافی سمجھا جاتا ہی اور ہمارے تمہارے نجاننے سے کسی چیز کو نفی وجود اوس چیز کی لازم نہین آتی ہی کہ محکی عنہ تابع حکایت کا نہین ہی زمین خدا تعالے کی وسیع ہی ہر شہر کو ہر جگہہ کا ہر حال معلوم ہونا دشوار ہی اور ہم نہین سمجھتے کہ زمانے کے حادث باقدم ہونیکو اسکے ثبوت مین کہ ہر زمانہ مین ایک مجتہد کا ہونا ضرور ہی کیا دخل ہی اور نئے نئے امور اور نئی نئی حاجتین جو پیش آتی ہین ضرور نہین کہ اونہین امور اور حاجتون مین سے ہون جنکو مجتہدون گذشتہ نے اجمالاً بھی بیان نکیا ہو یا اونہین امور اور حاجتون مین سے ہون جنکا حکم اون امور اور حاجتون سے جو مجتہدون نے بیان کی ہین بسبب اشتراک کے کسی وصف مین مستفاد نہو سکتا ہو یا اونہین امور اور حاجتون مین سے ہون کہ جنکا حکم نہ معلوم ہونے سے کچھہ دین مین حرج واقع ہو سکتا ہو یا اونہین امور اور حاجتون مین سے ہون جنکی نسبت کچھہ حکم صریح نہ معلوم ہونیکی صورت مین شارع اور مجتہدین سے کوئی کلیہ جسکی افراد موضوع مین یہ امور اور حاجتین داخل ہون قرار دیا نہو ہوسکتا ہی کہ بعد انقضا اجتہاد کے وقوع مین نہ آنا کسی ایسے حادثہ کا دین مین جو قبیل اون حوادث سے ہو جسکے لیئے نئے مجتہد کا موجود ہونا ضرور سمجھا جاتا ہو خدا تعالی کے علم مین قرار پاچکا ہو بہر حال ہم فرض کرتے ہین کہ کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہ ہی اور اکثر عالمون کا بھی یہی مذہب

سہی لیکن کسی عالم کے نزدیک بڈھا جتما مجتہد نہین ہوسکتا ہی بالاتفاق ارکان اور شرائط اجتہاد کا جو کچھ
کہ ہون مجتہد مین پایا جانا ضروری ہی سو جناب سید احمد خانصاحب کہ قطع نظر استجماع ارکان اور شرائط اجتہاد سے علم
ضروری سے بھی بے نصیب ہین اور حکم مین عامی صرف کے بحالت موجودہ کس طرح کسیکے نزدیک مجتہد بن سکتے ہین
مضامین متعلقہ حدیث مین تشبہ بقوم فہو منہم کو جنکو سید احمد خانصاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ ۱۵
ربیع الاول ۱۲۹۰ھ ہجری مین درج کرایا ہی جو دیکھتا ہون اور اونکے دعوی اجتہاد کو اوسکے ساتھ خیال کرتا ہون تو نہایت
متحیر ہوتا ہون اور کمال تعجب سے کہتا ہون کہ کیا ایسا بیعلم بھی مجتہد ہو سکتا ہی اور کیا کوئی مجتہد بھی ایسی جاہلانہ باتین زبان پر لا سکتا
ہی سبحان اللہ یہ علم و فضل اور دعوی اجتہاد و نازم برین اجتہاد ؎ زشت باشد دیبقی و دیبا ؎ کہ بود بر عروس نازیبا ؎
کیا وجوہ ملحدانہ سے کسی حدیث کا غیر معتبر ہونا ثابت ہو سکتا ہی یا کوئی وہم فاسد مورد حدیث ہو سکتا ہی یا جن امور کے
کفر ہونے پر سلف اور خلف کا اتفاق ہی انکار اونکے کفر ہونے سے کچھ مفید ہو سکتا ہی یا اسلام کو مثل اژدہا کے سمجھ لینا
کسی مسلمان سے ہو سکتا ہی کہ کسی فعل سے اوسمین کچھ خلل نہین آسکتا جب اسلام اژدہا ہو گیا ہو تو بکری کی جان کو خیر منانے
کی کیا ضرورت رہی ذبح ہونا اوسکا کسی طور نہین ہو سکتا سید احمد خانصاحب کا اسلام کیا ہی بے تمیز کا وضو ہی کہ
کسی حدث سے نہین جاتا اور کوئی ناقض اور مفسد اوسکو توڑ نہین سکتا شاید سید احمد خانصاحب کو موافق اعتقاد
نصاری کے روح القدس نے سارے گناہون سے پاک کر دیا ہو گا ؎ کفر در کعبہ اسلام بہ یورپ گویند ؎ این سخنہاست
کہ از گرگس و بطی شنوم ؎ مرجیہ کا مذہب جو ایک فرقہ ہی اہل بدعت مین سے اگرچہ یہ ہی کہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ کچھ ضرر نہین
کرتا لیکن اون گناہون سے جو امارات تکذیب ہین اسلام کے جاتے رہنے کا کوئی اون مین سے بھی انکار نہین کرتا ؎
پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم ذیحجہ ۱۲۸۸ھ ہجری مین جو سید احمد خانصاحب نے لکھا ہی کہ یازدہم معنعن یعنے وہ حدیث
جسکو راوی نے عن فلان عن فلان کر کے بیان کیا ہو یہ ایک ایسی قسم کی حدیث ہی جس سے تمام حدیث کی کتابین بھری
پڑی ہین اور اس قسم کی حدیثین بہت زیادہ غور کرنے کے لائق ہین ؎

واضح ہو کہ علماے حدیث مین حدیث کی روایت مین چار لفظ مستعمل ہین حدثنا اخبرنا انبأنا ان تینون لفظ جب بولے
جاتے ہین تو سمجھا جاتا ہی کہ پچھلے راوی نے اوپر کے راوی سے یہ حدیث سنی یا سیکھی ہی مگر چوتھا لفظ عن کا مشتبہ لفظ
ہی اس لفظ سے دونو احتمال ہین کہ پچھلے راوی نے اوپر کے راوی سے یہ حدیث سنی ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ اوس سے سنی
ہو بلکہ جس سے سنی ہو اوسکا نام چھوڑ کر اوس سے اوپر کے راوی کا نام لے دیا ہو ؎

پس اس بات کے قرار دینے مین کہ ایسی حدیث کا کیا حال ہی اختلاف ہی شاید اس بات پر سب متفق ہین کہ اگر اوس

مین کوئی راوی کا نام چھپایا کرتا ہو جس سے درحقیقت اوسنے حدیث سنی ہی تب یہ حدیث معتبر نہوگی اور اگر ایسا نہین ہی تو معتبر ہوگی اوسکے بعد علما مین اختلاف ہی بعض عالمون کا یہ قول ہی کہ ایسی حدیث کے معتبر ہونیکے لیے یہ بھی ضرور ہی کہ جس شخص نے بلفظ عن کسی سے روایت کی ہی اون دونون کا آپسمین ملاقات ہونا اور حدیث سیکھنے کا اونکو موقع بھی ہونا ثابت ہو چنانچہ بخاری کا مذہب یہی ہی مگر مسلم ان باتون کو قبول نہین کرتا اور کسی شرط کو ضرور نہین سمجھتا بہرحال ہمکو ان مذہبون مین بحث نہین ہی ہمکو صرف یہ بات دکھانی ہی کہ جس حدیث مین بلفظ عن روایت ہوئی ہی اوسمین برابر رسول مقبول صلعم تک راویون کے نہونیکا احتمال ہی اور اسی سبب سے یہ بھی احتمال ہی کہ وہ حدیث رسول خدا صلعم کی حدیث نہو جن لوگون نے کہ مختلف شرطون سے اوسکو حدیث نبوی سمجھا ہی صرف قیاس و تخمین و حسن ظن کے سبب سمجھا ہی کوئی ثبوت یا کوئی نص اوس پر اونکے پاس نہین ہی پس ایسی حدیث پر جزم و یقین اس بات کا کہ بلاشبہہ وہ حدیث پیغمبر خدا صلعم کی ہی نہین ہوسکتا انتہی بلفظہ (حدیث معنعن مین جو سید احمد خانصاحب نے لکھا کسی قدر صحیح ہی اور کسی قدر غلط اوس سب کو غلط کرنا میرا مقصد نہین مین اس بات کو دکھانا چاہتا ہون کہ اس تحریر مین بہت باتین جھوٹی اور غلط اور باطل ہین جنکا رد کرنا واجب ہی ؛؛

اگرچہ مین تسلیم کرتا ہون کہ لفظ عن مین دونون احتمال ہین یہ بھی احتمال ہی کہ پچھلے راوی نے اوپر کے راوی سے یہ حدیث سنی ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ پچھلے راوی نے اوپر کے راوی سے یہ حدیث نہ سنی ہو لیکن پایا جانا اون دونون احتمالون کا اسکے منافی نہین کہ ساتھہ کسی شرط کے بسبب کسی وجہ کے احتمال اول کو ترجیح ہو اور حدیث معنعن اسی احتمال اول پر محمول ہو اور احتمال ثانی پر کچھہ خیال نہو سو وہ وجہ ہم یہ سمجھتے ہین کہ حدثنا اور اخبرنا اور انبانا اور عن یہ سب الفاظ حدیث کے راویون کے ہین کہ اونکو حدیث کی اسنادون مین استعمال کرتے ہین سو جس لفظ مین دو احتمال پیدا ہون اور ایک احتمال کے معین کرنے مین خلاف ہو تو تصفیہ اسکا اونھین پر چھوڑنا چاہیے جو ان لفظونکو استعمال کرتے ہین سو بہت تلاش سے یہ بات ثابت ہی کہ باستثناء مدلسین حدیث کے راویون کی عادت اسطرح ہی کہ لفظ عن کو اوسی حدیث کی اسناد مین اطلاق کرتے ہین جنکو نیچے والے راوی نے اوپر والے راوی سے خود سنا ہوگا پس جسمین یہ لفظ ہو اوسکو احتمال اول ہی پر حمل کرنا ضرور ہی بشرطیکہ کوئی مانع نہو جسکے سبب سے اسکی صحت مین کہ نیچے والے راوی نے اوپر والے راوی سے خود سنا ہی کچھہ خلل آسکتا ہو پس اس مانع کے رفع کرنیکے لیے کچھہ شرطون کا معتبر ہونا مناسب ہی سو اول لفظ عن کے ساتھہ روایت کرنے والے کا مدلس نہونا یعنی ایسا راوی نہونا جو چھپاتا ہو نام اوس راوی کا جس سے درحقیقت اوسنے حدیث سنی ہو اور دوم ممکن ہونا ملاقات

کا درمیان مین نیچے والے اور اوپر والے راویون کے اوس صورت مین کہ عدم ملاقات اور عدم سماع معلوم نہو بالاتفاق
شرط ہی اور سماعات کا حکم کرنے کے لئے کہ نیچے والے راوی نے اوپر والے راوی سے اس حدیث کو جو عن کے ساتھ نقل ہوئی ہی
سنکر روایت کیا ہی مستقید شرط ہونے پر مسلم نے اکتفا کیا ہی بلکہ محدثین متقدمین اور متاخرین کے اتفاق کا اسپر دعوی کیا ہی اور اکتفا
ذکر نیکو اسپر اور ثبوت ملاقات گو گو عمر بھر مین ایک ہی بار ہو شرط کرنیکو قول مخترع اور مستحدث یعنی باعث باطل
اور ساقط اعتبار سے ٹھہرایا ہی چنانچہ مسلم نے مقدمہ صحیح مین بعد بیان کرنے اوسکے قول کے جسنے اس شرط کو کہ نیچے والے
اور اوپر والے راوی کے درمیان مین ملاقات ثابت ہو زائد کیا ہی لکھا وہذا القول یرحمک اللہ فی الطعن فی الاسانید قول
مخترع مستحدث غیر مسبوق صاحبہ الیہ ولا مساعد لہ من اہل العلم علیہ وذلک ان القول الشائع المتفق علیہ بین اہل
العلم بالاخبار والروایات قدیما وحدیثا ان کل رجل ثقة روی عن مثلہ حدیثا وجائز وممکن لہ لقاءہ والسماع عنہ لکونہما جمیعا فی عصر
واحد وان لم یأت فی خبر قط انہما اجتمعا ولا تشافہا بکلام فالروایة ثابتة والحجة بہا لازمة الا ان تکون ہناک دلالة بینة
ان ہذا الراوی لم یلق من روی عنہ اولم یسمع منہ شیئا اور اور شرطون مین اختلاف ہی بخاری اور ابن مدینی نے کہا کہ ملاقات
کا ثابت ہونا بھی شرط ہی صرف امکان ملاقات کافی نہین ہو سکتا اور بس یہی قول ہی جماہیر محدثین اور فقہا اور اصولیین
کا اور یہی صحیح اور مختار اور معمول بہ کہا جا سکتا ہی

تقریب نووی مین مرقوم ہی الاسناد المعنعن وہو قول الراوی فلان عن فلان قیل انہ مرسل حتی یتبین اتصالہ والصحیح الذی علیہ
العمل وقالہ الجماہیر من اصحاب الحدیث والفقہ والاصول انہ متصل بشرط ان لا یکون المعنعن مدلسا وبشرط امکان
لقاء بعضہم بعضا وفی اشتراط ثبوت اللقاء وطول الصحبة ومعرفتہ بالروایة عنہ خلاف منہم من لم یشترط شیئا من ذلک
وہو مذہب مسلم بن الحجاج ادعی الاجماع فیہ فی خطبة صحیحہ ومنہم من شرط اللقاء وحدہ وہو قول البخاری وابن المدینی والمحققین
ومنہم من شرط طول الصحبة ومنہم من شرط معرفتہ بالروایة عنہ ابو ابراہیم بن محمد ابو زید نے تنقیح مین ذکر کیا ہی وحکی ابن
عبد البر فی التمہید عن الجمہور انہ لا اعتبار بالحروف والالفاظ وانما ہو باللقاء والمجالسة والمشاہدة قال الزین مع السلامة
من التدلیس اور بھی ذکر کیا ہی وحکی ابن عبد البر عن بعضہم ان حرف عن محمول علی الانقطاع حتی یتبین السماع من
جہة اخری وضعفہ ابن عبد البر محتجا بالاجماع علی ان مثل ذلک یفید الاتصال اور ابن الصلاح نے علوم حدیث مین حدیث
معنعن کے باب مین ذکر کیا ہی عدہ بعض الناس من قبیل المرسل والمنقطع حتی یتبین اتصالہ بغیرہ والصحیح والذی علیہ العمل
انہ من قبیل الاسناد المتصل والی ہذا ذہب الجماہیر من ائمة الحدیث وغیرہم واودعہ المشترطون للصحیح فی تصانیفہم فیہ و
قبلوہ وکاد ابو عمر بن عبد البر الحافظ یدعی اجماع ائمة الحدیث علی ذلک وادعی ابو عمرو الدانی المقری الحافظ

اجماع اہل النقل علی ذلک وہذا بشرط ان یکون الذین ضعیفت العنعنة الیہم قد ثبت ملاقاة بعضہم بعضا مع
برائتہم من سمة التدلیس فحینئذ یحمل علی ظاہر الاتصال الا ان یظہر فیہ خلاف ذلک اور سیوطی نے تدریب الراوی
مین ذکر کیا ہی قال شیخ الاسلام من حکم بالانقطاع مطلقا شدد ویلیہ من شرط طول الصحبة ومن اکتفی بالمعاصرة
سہل والوسط الذی لیس غیرہ الا التعنت مذہب البخاری ومن وافقہ کوئی شخص کمیٹی تجویز مدرسة العلوم خیالی
کا ممبر بنجانے سے اور اردو فارسی فتوے اور رسالہ دیکھکر مختلف مسائل مین بے سمجھے بوجھے دخل دینے سے
اور ادہر اودہر کے مطلب کچھ سنکر یا عمرو دے کے طور پر کسی کتاب سے جوڑ کر اوسکے ساتھ ایک دو اپنی شامل کرکے پرچہ خانہ
ساز تہذیب الاخلاق مین چھپوا دینے سے عالم اور مجتہد نہین بن سکتا ہی اور ان وجوہ سے اپنے جہل جبلی پر کسیطرح پردہ نہین
ڈال سکتا ہی بلکہ سوا رسوائی کے کچھ اوسکا نتیجہ سمجھ مین نہین آسکتا ہی ۵ نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند
نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند ۝ نہ ہر کہ طرف کلہ کج نہاد و تند نشست ۝ کلاہ داری و آئین سروری داند
سید احمد خانصاحب سے جسقدر ان سطور مین بے اعتدالی کہ ہوئی ہی اونکی بے علمی کے بے پردہ کرنے کے لیے کافی ہی اور
اونکے الحاد کے ظاہر کرنیکو جسکو وہ اجتہاد کے صورت مین چھپانا چاہتے ہین نہایت وافی ہی چند اغلاط اونکے
متعلق اس تحریر سے ہم یہان ظاہر کرنا چاہتے ہین پہلے یہ کہ سید احمد خانصاحب نے لکہا کہ شاید اس بات پر سب متفق
ہین کہ اگر اوس مین کوئی راوی کا نام چھپایا کرتا ہو جس سے درحقیقت اوسنے حدیث سنی ہی تب تو یہ حدیث معتبر ہوگی
اور اگر ایسا نہین ہی تو معتبر ہوگی مین کہتا ہون کہ ان دونون شقون پر سب کا اتفاق نہین اس لیے کہ بقول جماہیر علما
جس حدیث معنعن مین کوئی راوی ایسا ہو کہ وہ نام اوسکا جس سے درحقیقت اوسنے حدیث سنی ہی چھپایا کرتا ہو وہ
حدیث مرسل ہی اور مرسل کے معتبر ہونے مین اگرچہ محدثین کو کلام ہی لیکن فقہا کے نزدیک معتبر ہونا اوسکا ثابت ہی نووی نے
مقدمہ شرح صحیح مسلم مین ذکر کیا ہی قال فریق من العلماء من عرف منہ ہذا التدلیس صار مجروحا لا تقبل لہ روایة فی شیء ابدا وان
بین السماع والصحیح ما قالہ الجماہیر من الطوائف ان ما رواہ بلفظ محتمل لم یبین فیہ السماع فہو مرسل اور یہی ذکر کیا ہی
ومذہب مالک وابو حنیفة واحمد واکثر الفقہاء الی جواز الاحتجاج بالمرسل اور اسیطرح حدیث معنعن راوی غیر مدلس کا بھی باوجود ان
اعتبار بعض اور شروط کے سب کے نزدیک معتبر ہونا ثابت نہین ہان جنکے نزدیک مرسل معتبر ہی اونکے نزدیک حدیث معنعن بھی
معتبر ہی اور جنکے نزدیک حدیث مرسل معتبر نہین اونکے نزدیک حدیث معنعن بھی معتبر نہین دوسرے سید احمد خانصاحب نے
بخاری کے مذہب مین حدیث معنعن کے معتبر ہونے مین ثابت ہونا اوسکا کہ نیچے والے راوی کو اوپر والے راوی سے حدیث سیکھنے کا موقع
ہوا ہو ضروری قرار دیا ہی حالانکہ بخاری کے مذہب مین حدیث معنعن کے متصل قرار پانے مین ثابت ہونا ملاقات کا نیچے والے راوی اور

اوپر والے راوی مین اگرچہ ضرور ہی لیکن ثابت ہونا اسکا کہ نیچے والے راوی نے سیکھنا حدیث کا اوپر والے راوی سے واقع ہوا ہو ضرور نہین ہی نووی نے مقدمہ شرح صحیح مسلم مین ذکر کیا ہی ومنہم من شرط

اللقاء وحدہ وہو مذہب علی بن المدینی والبخاری وابی بکر بن الصیرفی والشافعی والمحققین وہو الصحیح تیسرے سید احمد خانصاحب نے لکھا کہ مسلم کسی شرط کو ضرور نہین سمجھتا سو یہ غلط ہی اس لیے کہ مسلم اگرچہ ثبوت ملاقات کی شرط کو قبول نہین کرتا ہی لیکن عدم تدلیس و معاصرت یعنی امکان ملاقات کی شرط کو ضرور سمجھتا ہی جیسا کہ عبارت مقدمہ مسلم سے اوپر معلوم ہو چکا چوتھے سید احمد خانصاحب نے لکھا کہ ہمکو ان مذہبون مین بحث نہین ہمکو صرف یہ بات دکھانی ہی کہ جس حدیث مین بلفظ عن روایت ہوئی ہی اوس مین برابر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک راویون کے نہونے کا احتمال ہی اور اسی سبب سے یہ بھی احتمال ہی کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی حدیث نہو ہم پوچھتے ہین کہ مراد احتمال سے کیا ہی احتمال مقبول جسکے سبب سے حدیث معتبر نہین ٹھہرتی یا احتمال مردود جسکی تاثیر حدیث کی بے اعتباری ہو اگر مراد احتمال مقبول ہی تو یہ قول کہ ہمکو ان مذہبون مین بحث نہین سچائی سے نہین ہی اسلیے کہ اس قسم کا احتمال ہونا حدیث معنعن مین عموما بدون تقلید مذہب مردود

کے جس مین مطلقا حجت نہین کوئی نہین سمجھ سکتا ہی نووی نے شرح مقدمہ صحیح مسلم مین ذکر کیا ہی

وذہب بعض اہل العلم الی انہ لا یحتج بالمعنعن مطلقا لاحتمال الانقطاع وہذا المذہب مردود باجماع السلف

اور جمہور نے جو حدیث معنعن کو مختلف شرطون کے ساتھ متصل سمجھا ہی تو صرف قیاس اور تخمین اور مجرد ظن کے سبب نہین سمجھا ہی بلکہ حدیث معنعن کے راویون کی عادات کو محل استعمال عنعنہ مین معلوم کرکے اسکو سمجھا ہی اور اسقدر ثبوت ملاقات کے ثابت ہونیکے وقت ظن غالب اتصال کا حاصل ہونے کے لیے کافی سمجھا جاتا ہی اور ظن غالب ہی پر اخبار احاد کے معتبر ہونیکا مدار ہی نہ جزم اور یقین پر جس مین کوئی احتمال خلاف پیدا نہو سکے اور اگر مراد احتمال مردود ہی تو اس احتمال کا ہونا کیا مضر ہی کس حدیث مین جو متواتر نہین یہ احتمال کہ شاید رسول خدا صلعم کی حدیث نہو پیدا نہین بہرحال حدیث معنعن کو کوئی شخص اہل اسلام مین سے یہ نہین کہہ سکتا ہی کہ بالیقین یہ حدیث رسول خدا صلعم کی نہین ہی بحث اس مین ہی کہ یہ حدیث متصل ہی یا منقطع سو جمہور کے نزدیک مختلف شرطون سے متصل ہی گو یقول مردود مطلقا منقطع ہی ہم فرض کرتے ہین کہ یہ حدیث متصل نہ سہی منقطع سہی لیکن منقطع شامل ہی مرسل کو پس معتبر ہونا اس حدیث کا حسب تقدیر

ف ذکر حدیث مرسل کا

مرسل ہوا فنکے نزدیک جنکے نزدیک مرسل حجت ہی یقینی ہی سو جسکا مذہب حجت ہونا مرسل کا ہی وہ غیر معتبر ہونا اوس حدیث
کا کیونکر تسلیم کر سکے گا مرسل حدیث مرسل کا اگر صحابی ہی تو سوا ابی اسحق اسفرائنی کے سب متفق ہین حدیث
مرسل کے مقبول ہونے پر مگر جبکہ انقطاع کا یقین اور جزم ہو جاے تو شافعی کے نزدیک غیر مقبول ہی اور
اگر غیر صحابی ہی تو اکثر کے نزدیک کہ اونھین مین سے امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل ہین
مقبول ہی اور نزدیک ظاہر یہ اور اکثر اہل حدیث کے شروع زمانہ امام شافعی سے نامقبول ہی اور نزدیک
امام شافعی کے حدیث مرسل اگر قوی ہو گئی ہو باسناد یا بارسال ساتھ اختلاف شیوخ کے دوسرے طریق
سے یا بقول صحابی یا بقول اکثر علما یا معلوم ہو گیا ہو کہ مرسل اوسکا وہ شخص ہی جو غیر ثقہ سے ارسال نہین
کرتا ہی مقبول ہی اور درصورت منتفی ہونے ان پانچ باتون کے مقبول ہی اور بھی شافعی نے حدیث
مرسل کے مقبول ہونے مین یہ بھی قید لگائی ہی کہ مرسل اوسکا کبار تابعین مین سے ہو اور حفاظ کی مخالفت
نکرتا ہو اور عیسے بن ابان کے نزدیک حدیث مرسل قرون ثلثہ کی مقبول ہی اور غیر قرون ثلثہ کی اوس وقت
کہ مرسل اوسکا آئمہ نقل مین سے ہو تحریر ابن ہمام مین مذکور ہی مسئلہ المرسل قول الامام الثقۃ قال علیہ السلام
مع حذف السند وتقییدہ بالتابعی او الکبیر منہم اصطلاح فدخل المنقطع والمعضل وتسمیۃ قول التابعی منقطعا
خلاف الاصطلاح المشہور وہو المقطوع فان کان صحابیا فحکی الاتفاق علی قبولہ لعدم الاعتداد بقول
الاسفرائنی وما عن الشافعی من نفیہ ان علم ارسالہ او کان غیرہ فالاکثر منہم الائمۃ الثلثۃ اطلاق القبول
والظاہریۃ واکثر اہل الحدیث من عہد الشافعی اطلاق المنع والشافعی ان عضد باسناد او ارسال مع
اختلاف الشیوخ او قول صحابی او اکثر العلماء او عرف انہ لا یرسل الا عن ثقۃ قبل والا لا وقیدہ ایضا
بکونہ من کبار التابعین ولو خالف الحفاظ فبالنقص وابن ابان فی القرون الثلثۃ وفیما بعدہا اذا کان
من ایمۃ النقل مطلقا اور ابن حاجب نے مختصر الاصول مین لکھا ہی مسئلہ المرسل قول غیر الصحابی قال
صلی اللہ علیہ وسلم ثالثہا قول الشافعی لا الا ان اسندہ غیرہ او ارسلہ وشیوخہما مختلفۃ او عضدہ قول
صحابی او اکثر العلماء او عرف انہ لا یرسل الا عن عدل قبل ورابعہا ان کان من ائمۃ النقل قبل والا فلا
وہو المختار اور قاضی عضد نے شرح مختصر مین ذکر کیا ہی ورابعہا انہ ان کان الراوی من آئمۃ نقل الحدیث
قبل والا لم یقبل وہذا ہو المختار ؁
اور سید احمد خانصاحب نے جنکا منتہا علم اصول حدیث مین مقدمہ فارسی ترجمہ مشکوۃ اور عجالۂ نافعہ

مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی ہی جو جمہور علما کا مذہب حدیث مرسل مین توقف کرنا لکھا ہی حالانکہ اکثر فقہا کے نزدیک حدیث مرسل مقبول ہی اور یہی مختار ہی امدی اور ابن حاجب اور قاضی عضد وغیرہم کا سو منشا اس تحریر کا سوائے تقلید شیخ عبد الحق دہلوی کے اور کچھ مین نہین سمجھتا ہون کہ اونھون نے بجائے جمہور محدثین کے جمہور علما لکھدیا ہی جیسا کہ تقلید شیخ صاحب کے لکھدیا کہ حضرت امام احمد حنبل کی رائے اس باب مین یکسو نہین حالانکہ عدم قبول مرسل قول غیر مشہور ہی اور قول مشہور جسکو علمانے مذہب امام احمد بن حنبل قرار دیا ہی وہ قبول کرنا حدیث مرسل کا ہی وجیہ الدین علوی نے شرح نخبۃ الفکر کی شرح مین لکھا ہی قال مالک فی المشہور عنہ انہ ای المرسل صحیح وابو حنیفہ وطائفۃ من اصحابہما وغیرہم من ائمۃ العلماء کاحمد فی المشہور عنہ انہ صحیح محتج بہ بل حکی ابن جریر اجماع التابعین باسرہم علی قبولہ وانہ لم یات عنہم انکارہ ولا عن احد من الائمۃ بعدہم الی راس المائتین الذین ہم من القرون الفاضلۃ المشہود لہا من الشارع صلی اللہ علیہ وسلم بالخیریۃ وبالغ بعض القائلین بقبولہ فقواہ علی المسند اور اسنوی نے شرح منہاج مین ذکر کیا ہی وقد اختلفوا فی قولہ فذہب الشافعی الی المنع منہ الا فی مسایل ستعرفہا واختار الامام والمصنف ونقلہ ابن الصلاح عن جمہور المحدثین وذہب الجمہور من المعتزلۃ کما قالہ فی المحصول الی قبولہ ونقلہ الامدی عن الائمۃ الثلثۃ واختارہ حتی بالغ بعضہم فجعلہ اقوی من المسند لانہ اذا اسند فقد وکل امرہ الی الناظر ثم یلتزم صحتہ وذہب ابن الحاجب الی قبولہ من ائمۃ النقل من غیرہم وذہب عیسے بن ابان الی قبول مراسیل الصحابۃ والتابعین وتابعی التابعین وائمۃ النقل مطلقا اور سبکی نے جمع الجوامع مین لکھا ہی واحتج بالمرسل ابو حنیفۃ ومالک واحمد والامدی مطلقا۔

اب مین کہتا ہون کہ حدیث مرسل کا قبول کرنا صحیح اور درست معلوم ہوتا ہی اس لیے کہ وجہ قوی نہ قبول کرنے حدیث مرسل کی سید احمد خانصاحب کی رائے مین یہ ہی کہ اوسکے حدیث نبوی ہونے پر یقین نہین جسکے کہ حدیث نبوی نہونے کا احتمال بالکل رفع ہوتا ہو سو اوسکے حدیث نبوی ہونے پر اسطرح یقین نہونے سے قبول نکرنا اوسکا لازم نہین آتا ہی ورنہ سب حدیثون کا جو بخبر احاد منقول ہین قبول نکرنا لازم ہوگا اس لیے کہ اون سب احادیث کے حدیث نبوی ہونے پر یقین نہین ہی باقی یہ شک کہ جو راوی چھوٹ گیا ہی ثقہ ہی یا نہین اسطرح رفع ہو سکتا ہی کہ بحث اوس شخص کی ارسال مین ہی جسکے اسناد کو اگرچہ کسی راوی کی طرف ہو ہم جھوٹ نہین کہہ سکتے ہین بلکہ

اوسکو سچ اور صحیح سمجھتے ہین پس اسناد اوس شخص کیطرف جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اوسنے بیچ کے راوی چھوڑ کر کے ہی جھوٹ اور غیر صحیح کسطرح کہہ سکتے ہین لیکن سچ اور صحیح نہونا اسناد کا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بدون ثقہ ہونے اون راویون کے جو درمیان سے چھوڑ دیئے گئے ہم نہین معلوم کر سکتے ہین لہذا اون راویون کو کہ جنکو اس شخص نے چھوڑ دیا ہی ثقہ خیال کرنا ضرور ہوگا اور ظن غالب ہمارا یہ ہوگا کہ اگر ہم ان راویون کو اس شخص سے پوچھتے تو سوا ثقہ کہنے کے اونکو کچھ نہ کہتا غایت ما فی الباب سید احمد خانصاحب بنا اسکے حسن ظن پر قرار دینگے سو ہم اس مین کچھ مضائقہ نہین جانتے ہین اسلیے کہ دیکھتے ہین کہ مدار ساری حدیثون کا جو بجز احاد منقول ہین حسن ظن ہی پر ہی ورنہ ممکن ہی جھوٹ بولنا ثقہ کا پس سچا سمجھنا ثقہ کو بدون حسن ظن کے نہین ہو سکتا علاوہ اسکے مشہور ہونا ارسال آئمہ تابعین مانند سعید بن المسیب اور شعبی اور ابراہیم نخعی اور حسن بصری وغیرہم کا اور مقبول ہونا اوسکا اونکے آپس مین بدون انکار کے معلوم ہی پس اجماع ائمہ تابعین ہوا حدیث مرسل کے قبول کرنے پر پس کسی احتمال سے کہ جسکی صحت کی ہمکو ہنوز تصدیق نہین خرق اس اجماع کا ہم جائز نہین رکھہ سکتے ہین ۱۲

سید احمد خانصاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۰ ہجری مین حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم سے متعلق جو لکھا ہی مین اس وقت اوسکی حقیقت ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہون اور سید احمد خانصاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم ذی حجہ ۱۲۹۰ ہجری مین نقل بالمعنی اور موضوع حکمی ہونے احادیث مین جو رائین دی ہین یا کسی قسم حدیث کی شرح مین کچھ لغزش کی ہی یا اون اصول مین جو ان احادیث کے حدیث نبوی ہونے کے لیے ٹھہرائے ہین کوئی غلط اصل قرار دیا ہی ان سب مین دوسرے موقع پر بحث کرنا چاہتا ہون ۱۲

جواب روایۃً نہ ثابت ہونے حدیث من تشبہ کا بسبب عدم تیقن اتصال کے

سید احمد خانصاحب حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کا روایۃً نہ ثابت ہونا جو اسطرح فرماتے ہین کہ جو سند اس حدیث کی بیان ہوئی ہی اوس سے اتصال سند کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک ثبوت نہین ہی کیونکہ جو الفاظ روایت کے ہین اونسے یہ بات لازم نہین ہی کہ حسان اور ابی منیب اور ابن عمر کے درمیان مین اور کوئی راوی نہو انتہی سوا اس سے ہمکو بوجوہ خلاف ہی اول یہ کہ حسان اور ابی منیب دونون ایک طبقہ کے راوی ثقات تابعین مین سے ہین اور باہم اونکے ملاقات بلکہ سماع بھی ثابت ہی اسیطرح ملاقات ابی منیب کی ابن عمرؓ سے اور سماع اونسے ثابت ہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے

صراط مستقیم مین ذکر کیا ہی واما ابو منیب الجرشی فقال فیہ احمد بن عبد اللہ العجلی ہو ثقہ وما علمت احدا
ذکرہ بسوء وقد سمع منہ حسان بن عطیہ اور عبد الغنی مقدسی نے کمال مین لکھا ہی ابو المنیب الجرشی
الدمشقی من ثقات التابعین سمع من ابن عمر وارسل عن معاذ وسمع منہ مسلم بن زیاد وحسان بن عطیہ
وثور بن یزید وبینہ وبین عاصم الاحول انقطاع اور کسی کا حسان اور ابی منیب مین سے مدلس ہونا کہین
ثابت نہین ہی اور اوپر ہم ثابت کر چکے ہین کہ جو حدیث بلفظ عن روایت ہو اور روایت کرنے والے
مین اور اوس مین کہ جن سے روایت کرتا ہی ملاقات ثابت ہو اس شرط سے کہ روایت کرنے والا
چھپاتا نہو اوسکو جس سے درحقیقت حدیث سنی ہو بقول جمہور اہل حدیث اور فقہ اور اصول کے متصل
ہی اور یہی قول صحیح اور معمول بہ محدثین کا ہی اور استقرا سے بھی ایسا ہی ثابت ہی پس منفصل کہنا اس
حدیث کا سوائے تقلید مذہب معہود کے جس سے اکثر احادیث مثبتہ احکام کا انقطاع ثابت ہوتا ہی
اور درصورت عدم قبول انقطاع کے مطلقا یہ سب حدیثین قابل اعتبار نہین قرار پا سکتی ہین اس
حالت مین الحاد کا دروازہ کھلنے کا خوب موقع ملتا ہی۔

دوم حدیث معنعن کا مرسل ہونا جسکے نزدیک ہی اوسکے نزدیک اوس وقت تک ہی کہ اتصال اوسکا کسی
اور طریق سے ظاہر نہوا ہو اور جب اتصال اوسکا اور طریق سے ظاہر ہو تو حدیث معنعن بالاتفاق متصل
ہی نخبۃ الفکر کی شرح الشرح مین مرقوم ہی وذہب بعضہم الی ان الاسناد المعنعن من قبیل المنقطع والمرسل
حتی یتبین اتصالہ اور حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کو سوائے ابی داؤد کے امام احمد اور ابو یعلی نے اپنے
مسانید مین ابن عمر رض سے اور طبرانی نے معجم اوسط مین اور بزار نے اپنے مسند مین حذیفہ بن الیمان سے
اور ابو نعیم نے تاریخ اصفہان مین حضرت انس رض سے بطرق متعددہ روایت کیا ہی اور بعض طرق مین لفظ عن نہین ہی

سوم ہم فرض کرتے ہین متصل نہونا اس حدیث کا اور کہتے ہین کہ اس تقدیر پر مرسل ہوگی اور حدیث
مرسل نزدیک امام مالک اور امام ابی حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے مقبول ہی اگرچہ شافعی اوسکو مقبول
نرکھتے ہون پس عموما اس حدیث کو غیر مقبول کہدینا کیونکر صحیح ہوسکتا ہی گو سید احمد خانصاحب
مقلد اوسی کے ہون جو مرسل کو قبول نہین کرتا لیکن یہ تقلید تمام مسلمانون پر حجت نہین ہوسکتی ہی

چہارم ہم فرض کرتے ہین کہ حدیث مرسل ضعیف ہی صحیح لیکن جو حدیث کہ ضعیف بسبب ارسال
کے ہو ضعف اوسکا تعدد طرق سے رفع ہوسکتا ہی اور یہ حدیث متعدد طرق سے روایت ہوئی

ہی جیسا کہ وجہ دوم مین ابھی ہم بیان کر چکے ہین ابن الصلاح نے علوم حدیث مین ذکر کیا ہی لیس
کل ضعیف فی الحدیث یزول بمجیئہ من وجوہ بل ذلک یتفاوت فمنہ ضعف یزیلہ ذلک بان یکون ضعفہ
ناشیاً من ضعف حفظ راویہ مع کونہ من اہل الصدق والدیانۃ فاذا راینا ما رواہ قد جاء من وجہ اخر
عرفنا انہ مما قد حفظہ ولم یختل فیہ ضبطہ لہ وکذلک اذا کان ضعفہ من حیث الارسال زال بنحو ذلک
اور نووی نے تقریب مین لکھا ہی اذا روی الحدیث من وجوہ ضعیفۃ لا یلزم ان یحصل من مجموعہا انہ حسن
بل ما کان ضعفہ لضعف راویہ الصدوق الامین زال بمجیئہ من وجہ اخر وکذا اذا کان ضعفہ لارسال
زال بمجیئہ من وجہ آخر الخ

پنجم ہم فرض کرتے ہین کہ اسناد اس حدیث کی بروایت ابی داؤد ضعیف ہی صحیح لیکن صرف اس اسناد کے
ضعیف ہونے سے حکم کرنا اس حدیث کے ضعیف اور غیر مقبول ہونے پر صحیح نہین ہو سکتا ہی تقریب نووی
مین مذکور ہی اذا رایت حدیثا باسناد ضعیف فلک ان تقول ہو ضعیف بہذا ولا تقل ضعیف المتن بمجرد ضعف
ذلک الاسناد اور تنقیح ابراہیم بن محمد الوزیر مین مسطور ہی اذا وقف احد علی اسناد ضعیف لم یکن لہ
ان یحکم بضعف الحدیث بل یحکم بضعف الاسناد ویقف فی تضعیف الحدیث علی نص امام علی انہ ضعیف
لا یصح لہ اسناد ویبین سبب التضعیف۔

سید احمد خانصاحب نے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کی درایتہ نہ ثابت ہونے پر پانچ دلیلین قائم کی ہین
سو پہلی دلیل مین جو لکھا کہ راوی نے مورد حدیث بیان نہین کیا اور لفظ تشبہ کا جو حدیث مین واقع ہی
مورد حدیث کے نہ معلوم ہونے سے کسی حکم مدلولی یا استنباطی یا قیاسی کا فائدہ نہین دیتا پس مقصد اس
حدیث کا تحقیقاً معلوم نہین ہی اور نہ معلوم ہو سکتا ہی ہان اگر اس حدیث کو ثابت تسلیم کیا جاوے
تو قیاساً اوسکا مورد قرار پا سکتا ہی جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا انتہی۔
سو اسمین محکو تین وجہ سے اعتراض ہی اول یہ کہ مورد نہ بیان ہونے سے کوئی حدیث ثابت غیر ثابت نہین
قرار پا سکتی ہی ورنہ ہزارہا حدیثین ہین اون مین مورد کا کچھہ بیان نہین اور بہت آیتین قران کی ہین
اون مین محل نزول کا کچھہ ذکر نہین بقول سید احمد خانصاحب چاہئے کہ یہ سب حدیثین اور آیتین
ثابت نہون اور مورد اس حدیث کا متعین نہونے سے لازم نہین آتا ہی کہ لفظ تشبہ کا کسی حکم کا مفید نہو من
صیغہ عموم ہی اور تشبہ کے معنی معلوم ہین اور وہ شامل ہی جمیع اقسام تشبہ کو غایۃ الامر وہ قسم جسکا

ف
جواب پہلی دلیل
نہ ثابت ہونے
حدیث من تشبہ
کا

جواز یا کفر ہونا کسی اور دلیل سے ثابت ہوا ہو مخصوص اور مستثنیٰ اس حدیث سے بہ دلالت اوس دلیل کے ہو اور اس مین کچھہ مضائقہ نہین کہ غیر مفید ہونا اس سے ثابت نہین ہو سکتا ہی ورنہ لازم ہی کہ عمومات مخصوصہ مفید نہون ؁

دوم یہ قول سید احمد خان صاحب کا کہ راوی نے مورد اس حدیث کا بیان نہین کیا اور مورد اس حدیث کا تحقیقاً معلوم نہین ہی اور نہ معلوم ہو سکتا ہی بالکل غلط ہی کسی حدیث مین بذریعہ ایک اسناد کے مورد بیان نہونے سے لازم نہین ہی کہ دوسری اسناد کے ذریعہ سے مورد اس حدیث کا بیان نہوا ور معلوم نہو سکے ابو یعلی نے اپنی مسند مین ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی عن التشبہ بالاعاجم وقال من تشبہ بقوم فہو منہم اور ابو بکر خلال نے اپنی صحیح مین محمد بن سیرین سے روایت کیا ہی کہ ان حذیفۃ بن الیمان اتی بیتا فرای فی مارسان وفیہ اباریق الصفر والرصاص فلم یدخلہ وقال من تشبہ بقوم فہو منہم وفی لفظ اخر فرای شیئا من زی العجم فخرج وقال من تشبہ بقوم فہو منہم ان روایات سے ظاہر ہی کہ مورد حدیث تشبہ ہی ساتھہ زی عجم کے اور زی شامل ہی پوشش اور ہیئت کو ؁

سوم مورد کسی کلام کا بدون ذریعہ خبر کے نہین معلوم ہو سکتا ہی پس قیاساً مورد قرار پا سکنے کے کچھہ معنی نہین ہو سکتے اگر ایک احتمال کو بدون منشا صحیح کے اختراع کر دینے کو سید احمد خان صاحب مورد کہتے ہین جسکو آیندہ بیان فرمائینگے تو وہ درحقیقت مورد نہین ہو سکتا ہی اور نہ اوسکے مورد ہونے پر کوئی یقین کر سکتا ہی بلکہ ہر شخص اپنی رای کے موافق اوسکے مورد مین اسطرح اور احتمال بھی بیان کر سکتا ہی سید احمد خان صاحب نے درایتہ نہ ثابت ہونے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کی دوسری دلیل مین جو لکھا کہ لفظ قوم کا جو اس حدیث مین ہی وہ بھی کسی نتیجہ کا فائدہ نہین دیتا کسی قوم کا ہونا یا کسی قوم کے مشابہ بننا کسی نتیجہ شرعی کو مفید نہین ہی ؁

ایک انگریز نے ایرانی یا افغانی لباس پہنکر اپنے تئین قوم ایران اور قوم پٹھان کے مشابہ کر لیا اور یہ بھی تسلیم کیا کہ لوگون نے اوسکو ایرانی یا پٹھان سمجھا مگر پھر اوس سے نتیجہ کیا علی ہذا القیاس ایک ہندوستانی مسلمان نے عربی یا ایرانی یا پنجابی یا روسی یا انگریزی پوشاک پہنکر اپنے تئین مشابہ اون قومون کے بنایا اور لوگون نے بھی اوسکو اوسی قوم کا سمجھا تو پھر اوس سے نتیجہ شرعی کیا نکلا ؁

ف جواب تیسری دلیل نہ ثابت ہونے حدیث تشبہ کا

اس دلیل پر ہمکو یہ اعتراض ہی کہ اگرچہ اوسوقت کہ کسی ہندوستانی مسلمان نے عربی یا ایرانی یا پٹھانی
لباس پہنکر آپ کو مشابہ عربی یا ایرانی یا پٹھان کے بنایا ہو اور لوگون نے بھی اوسکو انھین قومون مین
سے سمجھا ہو حاصل ہونا نتیجہ شرعی کا ہم فرض کر لیں مستلزم اسکو نہین کہ کسی قوم کا ہونا یا کسی قوم
کے مشابہ بنانا عموماً کسی نتیجہ شرعی کا مفید نہین جب ایک انگریز نے ایرانی یا افغانی لباس پہنکر اپنے
آپ کو قوم ایرانی اور قوم پٹھان کے مشابہ کر لیا اور لوگون نے اوسکو ایرانی یا پٹھان سمجھ لیا تو اس سے
یہ نتیجہ شرعی ضرور حاصل ہوگا کہ ان لوگون کو جنھون نے اوسکو ایرانی یا پٹھان کہ منجملہ اقوام مسلمانان
ہین سمجھا ہی اوسکے ساتھ حقوق اسلامی کا برتاؤ کرنا ہوگا اور اسیطرح جب ایک ہندوستانی نے اگرچہ وہ
دلمین مسلمان ہی ہو روسی یا انگریزی پوشاک پہنکر آپکو مشابہ قوم روس یا قوم انگریز کے بنایا ہو
اور لوگون نے اوسکو روسی یا انگریز سمجھ لیا ہو تو اس سے یہ نتیجہ شرعی ضرور حاصل ہوگا کہ ان لوگون کو جنھون
نے اوس ہندوستانی کو روسی یا انگریز سمجھا ہی اوسکے ساتھ کافرون کے احکام کا برتاؤ کرنا ہوگا جیسے
بدون اقرار ضروریات دین کے کسی پر مسلمان ہونے کا ہم حکم نہین کر سکتے ہین ویسے ہی ساتھ التزام
شعار کفار کے باختیار بدون اکراہ و اجبار کے کسیکو ہم مسلمان نہین کہہ سکتے ہین ۞

ف جواب تیسری دلیل اثبات حدیث من تشبہ کا

سید احمد خان صاحب نے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کے درایۃً ثابت نہونیکی تیسری دلیل مین جو
لکھا کہ تشابہ ایک قوم کا دوسری قوم سے بلا شبہ زیادہ تر لباس پر منحصر ہوتا ہی مگر خود رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یورپ کی قوم کا اور خاص رومن کیتھلک مین جو مروج تھا وہ لباس پہنا ہی مشکوۃ مین
بخاری و مسلم سے یہ حدیث موجود ہی کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین جبہ رومیہ
بطور عبا یا چغہ کے ایک قسم کا لباس ہی تنگ آستینون کا جو اب بھی رومن کیتھلک کے پادری پہنتے ہین
اور خاص پادریون کی پوشاک ہی ۞

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تمام یورپ اور شام مین رومی عیسائیون کی سلطنت تھی
جو پوپ کے تابع تھی اسلیے تمام یورپ کی قومون کو زبان عرب مین رومی کہتے ہین جیسا کہ قران مجید
مین بھی ہی الم غلبت الروم اور وہ سب رومن کیتھلک تھے اور جبہ رومیہ خاص اونکی پوشاک تھی ۞

بخاری کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون کی پوشاک بھی پہنی
ہی جیسا کہ حدیث مغیرہ مین ہی فتوضأ وعلیہ جبۃ شامیۃ (صفحہ ۳۰۶۳) اور جبہ شامیہ خاص یہود کا

لباس تھا جواب تک اونکی رہبون کا لباس ہی مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ رسول خدا صلعم نے
خاص آتش پرستونکا بھی لباس پہنا ہی جیسا کہ حدیث عبد اللہ مولی اسماء بنت ابی بکر مین ہی فاخرجت
الی جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ (ص ۱۹۰ جلد ۲) اور یہ وہ جبہ کسروانی ہی جو بروقت وفات آپ پہنے ہوئے تھے
ہم اس دلیل مین آٹھ وجہ سے بحث کرسکتے ہین ؛

اول ہم تسلیم نہین کرسکتے ہین کہ جبہ رومیہ یا شامیہ جو آنحضرت نے پہنا وہ لباس اور پوشاک روم یا
یا شام والون کا تھا بلکہ اوسکو روم یا شام والے بنا کر دوسرے ملکون مین بطور تجارت لیجاتے تھے جیسے
فردین مشابہ فردون لکھنو کے ولایت سے چھپکر اس ملک مین آتے ہین حالانکہ وہ پوشاک اہل ولایت نہین ہین
اور اگر فرض کیا جائے کہ روم یا شام والون کا بھی یہ جبہ لباس اور پوشاک ہو لیکن اس سے یہ لازم نہین
ہی کہ خاص اونھین کا لباس اور پوشاک ہو بلکہ ہم خیال کرتے ہین کہ اصل مین یہ لباس اور پوشاک
مسلمانون ہی کا ہی گو کافر بھی کسی زمانہ مین اوسکو پہننے لگے ہون بہر حال مستلزم تشبہ ممنوع خاص
کفار کا لباس ہی نہ لباس مشترک پس رومی یا شامی کہنا اوس جبہ کو اس وجہ سے ہی کہ روم یا شام
والے اوسکو بناتے تھے یا بُنتے تھے یا سیتے تھے نہ اسوجہ سے کہ یہ جبہ خاص اونکا لباس اور پوشاک تھا

دوم جبہ کو رومی یا شامی کہنا اسوجہ سے بھی ہوسکتا ہی کہ وہ جبہ اوس کپڑے کا ہو جو روم یا شام
مین بنایا جاتا تھا جیسے جبہ کو کسروانی اسوجہ سے کہا گیا ہی کہ اوس مین دیبائے کسروانی کے ٹکڑے جیب و
گریبان مین ٹکے ہوئے تھے چنانچہ حدیث مسند امام احمد اسکی مفسر ہی عن اسماء اخرجت جبۃ طیالسۃ علیہا
لبنۃ شبر من دیباج کسروانی وفرجیہا مکفوفین بہ فقالت ہذہ جبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبسہا
کانت عند عائشۃ فلما قبضت عائشۃ قبضتہا الی ونحن نغسلہا للمریض نستشفی بہا ـ

سوم ہم فرض کرتے ہین کہ یہ جبہ لباس اور پوشاک کفار ہی سہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے لباس اور پوشاک کفار پہنا ہی سہی لیکن اس سے نہ ثابت ہونا حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم
کا لازم نہین آتا ممکن ہی کہ یہ پہننا قبل تحریم تشبہ بالکفار ہو جیسے قبای حریر کا پہننا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی لیکن پہننا اوسکا قبل تحریم حریر کے خیال کیا جاتا ہی ؛

چہارم اوس تقدیر پر کہ پہننا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس اور پوشاک کفار کو ہم تسلیم
کرلین اسیقدر لازم ہی کہ یہ فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہو حدیث من تشبہ بقوم

فہو منہم کی سو یہ ظاہر ہین مخالفت فعل کی ہے ساتھہ قول کے اور مخالفت فعل سے ساتھہ قول کے
باطل ہونا قول کا اور نہ ثابت ہونا اوسکا لازم نہین آتا ہے جمع اس فعل اور قول مین اسطرح ہو سکتا ہے
کہ فعل کو خصوصیات آنحضرتؐ سے قرار دین اور حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کو اس فعل سے
مخصوص کہین اور اس مین کچھہ مضائقہ نہین ہے عضدی شرح مختصر مین مرقوم ہے فعل الرسول صلے
اللہ علیہ وسلم بخلاف العموم مثل ان یقول الوصال فی الصوم واستقبال القبلۃ عند قضاء الحاجۃ و
کشف الفخذ حرام علی کل مسلم ثم یفعل ذلک فانہ یخصص العموم بناء علی کونہ حجۃ فیعلم انہ لم یدخل فی حکم العموم
فان لم یثبت وجوب اتباع الامۃ فہو تخصیص لہ فقط

پنجم اگر ہم فرض کر لین کہ جمع درمیان اس فعل اور قول کے ساتھہ تخصیص وغیرہ کی بھی ممکن نہین جب
بھی جمہور کے نزدیک ترجیح قول ہی کو ہے اسنوی نے شرح منہاج بیضاوی مین پہلے ذکر کیا ہے الثالث
وہو ان یکون المتاخر من القول والفعل مجہولا فان امکن الجمع بینہما بالتخصیص او غیرہ فلا کلام وان لم
یمکن الجمع ففیہ ثلثۃ مذاہب پھر لکھا احدہا وہو المختار فی الاحکام والمحصول ومختصراتہ یقدم القول لکونہ
مستقلا بالدلالۃ موضوعا لہ بخلاف الفعل فانہ لم یوضع للدلالۃ وان دل فانما یدل بواسطۃ القول اور بعد
ذکر تیسرے مذہب کے کہا واختار ابن الحاجب الوقف بالنسبۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخذ بالقول
بالنسبۃ الی الامۃ اور ابن ہمام نے تحریر مین ذکر کیا ہے وان جہل فالثلثۃ والمختار القول انتہی

ششم حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم قول محرم لباس کفار ہے اور فعل مبیح اوسکا اور جب قول محرم
معارض فعل ہوا اوسوقت ترجیح قول کو ہونا چاہیے پس اس فعل سے حدیث مذکور باطل نہین قرار پا سکتی
ہے تقریر شرح تحریر مین مرقوم ہے وکذا القول حال کونہ محرما مع الفعل مطلقا یقدم علی الفعل مطلقا وقول کراہتہ
مع فعل اباحۃ یقدم الاول علی الثانی وقس علی ہذا امثالہا۔

ہفتم ہم کہہ سکتے ہین کہ حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم مین مراد تشبہ سے فرد کامل تشبہ کا ہو اور
فرد کامل تشبہ کا تشبہ تام ہے خواہ لباس مین ہو یا کسی اور چیز مین جسکی سبب سے متشبہ متشبہ بہ سے بظاہر ممتاز نہ
ہوتا ہو اور صرف جبہ پہننے سے گو وہ ہیئت جبہ کفار ہی سہی تشبہ تام ساتھہ کافرون کے حاصل نہین
ہو سکتا ہے پس حدیث مذکور اس فعل کی وجہ سے باطل نہین قرار پا سکتی ہے

ہشتم حدیث صحیح مسلم کی جو بروایت عبد اللہ مولی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان ہوئی اسناد

اوسکی یہ ہی حدثنا یحیی بن یحیی قال انا خالد بن عبداللہ عن عبدالملک عن عبداللہ مولی اسماء بنت ابی بکر
اور مطابق قول سید احمد خانصاحب کے اس اسناد سے اتصال سند کا عبداللہ مولی اسماء بنت ابی بکر تک
ثبوت نہین ہی کیونکہ جو الفاظ روایت کے ہین اون سے یہ بات لازم نہین ہی کہ خالد بن عبداللہ اور عبدالملک
اور عبداللہ مولی اسماء کے درمیان مین اور کوئی راوی نہو پس جب سلسلہ رُواۃ غیر ثابت ہی تو یہ حدیث
فی نفسہ ثابت نہین ہی۔

سید احمد خانصاحب نے تیسری دلیل کے تتمہ مین جو لکھا پہر جب بخاری کھولتے ہین تو بسم اللہ کے بعد
یہ عبارت پڑھتے ہین کتاب اللباس باب قول اللہ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ قال النبی
صلے اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا والبسوا (ای ماطاب لکم) وتصدقوا فی غیر اسراف ولا مخیلۃ وقال ابن عباس
کل ما شئت والبس ما شئت ما اخطاتک اثنتان سرف او مخیلۃ پس ہم ان روایتون سے کسی قسم کی پوشاک
پہننے سے ممنوع نہین معلوم ہوتے تو لفظ تشابہ کو مشابہت زی ولباس پر بھی حمل نہین کرسکتے اوس پر
(اسمین ہکو یہ کلام ہی کہ اس بات سے کہ ہم ان روایتون سے کسی قسم کی پوشاک پہننے سے ممنوع نہین معلوم
ہوتے) کیا مراد ہی آیا یہ مراد ہی کہ ان روایتون سے ہر قسم کے لباس پہننے کو ہم جائز سمجھتے ہین گو اوسکی حرمت
کسی دوسری دلیل سے ثابت ہو اوس دلیل کو ہم قبول نہین کرتے یا یہ مراد ہی کہ ان روایتون سے ہر قسم کا لباس
پہننا جسکی حرمت کسی دوسری دلیل سے ثابت نہو ہم جائز سمجھتے ہین شق اول پر حریر وغیرہ کا پہننا جسکی
حرمت اور حدیثون سے ثابت ہی بھی جائز سمجھنا ہوگا اور جس طرح ان روایتون سے کسی قسم کی پوشاک
پہننے سے ہم ممنوع نہین معلوم ہوتے ہین ویسے ہی ہم انہین روایتون سے کسی قسم کا کھانا کھانے اور کسی قسم
کی چیز پینے کی پینے سے ممنوع نہین معلوم ہوتے ہین پس مطابق شق اول گوشت خنزیر کھانیکو اور شراب
پینے کو بھی جائز سمجھنا ہوگا۔

اور شق ثانی پر اوس قسم کی پوشاک پہننے کو جس مین کافرون سے تشبہ ہو جائز سمجھ نہ سکینگے جیسے حریر و دیبا
پہننے کو اور حدیث سے جس مین اوسکی حرمت ہی ناجائز سمجھتے ہین ویسے ہی اوس پوشاک کے پہننے کو
جس مین کافرون کے ساتھ تشبہ ہو حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم سے ناجائز سمجھ لینگے اور لفظ تشبہ کی مشابہت
زی اور لباس پر حمل نہ کرسکنے کی کوئی وجہ خیال نکر سکینگے۔

سید احمد خانصاحب نے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کے درایۃً نہ ثابت ہونیکی چوتھی دلیل مین

ف جواب تیسری دلیل کے تتمہ کا

جواب [illegible] چوتھی دلیل [illegible]

جو لکھا کہ تمام مسلمان اور صحابہ اور خود جناب رسول خدا صلعم اور کفار عرب ایک سا ہی زی و لباس رکھتے تھے اور دونون قومین جو باعتبار مذہب کے دو تھین بالکل ایک دوسرے کے مشابہ تھین اور کوئی تفرقہ کفار اور اہل اسلام مین تمیز کا قائم نہین کیا گیا تھا تو پھر من تشبہ بقوم فہو منہم کے کیا معنی کیا عقل سلیم اس بات کو قبول نہین کرتی کہ اگر جناب رسول خدا صلعم لندن مین یا جرمن و ایشیا مین پیدا ہوے ہوتے تو اونکا لباس ویسا ہی ہوتا جیسا کہ اون ملکون کے لوگون کا ہی پس تشابہ قومی سے کیا نتیجہ شرعی پیدا ہو سکتا ہی اوسمین تین وجہ سے ہمکو بحث ہی

اول ہم کہہ سکتے ہین کہ کفار عرب کا وہی لباس تھا جو قدیم مسلمانون کا لباس تھا نہ خاص کافرون کا اور موجب تشبہ کا ساتھ کسی قوم کے وہی لباس ہو سکتا ہی جو لباس مخصوص اوس قوم کا ہو —

دوم ہم فرض کرتے ہین کہ لباس جناب رسول خدا صلعم کا لباس کفار ہی سہی لیکن ہم کہہ سکتے ہین کہ تشبہ اوس لباس مین جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہو حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم سے مخصوص ہی اگر جناب رسول خدا صلعم لندن یا جرمن و ایشیا مین پیدا ہوے ہوتے اور لباس آپکا ویسا ہی ہوتا جیسا کہ اون ملکون کے لوگون کا ہی تو تشبہ اوس لباس مین بھی حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم سے مخصوص ہوتا یا وقت ارشاد اس حدیث سے درمیان مین اپنے لباس اور کافرون کے لباس مین کچھ تفرقہ واسطے تمیز کے قائم فرما دیتے —

سوم اہل اسلام اور کفار عرب کا بالکل مشابہ ہونا اور کوئی تفرقہ واسطے تمیز کے اون مین قائم نکیا جانا اوس وقت سے کہ من تشبہ بقوم فہو منہم کا حکم ہوا ہم تسلیم نہین کر سکتے ہین بلکہ حدیثون کو جو دیکھتے ہین تو اون مین حکم مخالفت کا ساتھ مشرکین کے امر انکے زی اور لباس مین نہایت زور و شور سے پاتے ہین

صحیحین مین روایت ہی ابن عمرؓ سے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین و اوفروا اللحی واحفوا الشوارب یعنے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مخالفت کرو تم مشرکون کی اور بڑھاؤ تم ڈاڑہیون کو اور پست کرو تم لبونکو یعنی مشرک ڈاڑھیون کو نہین بڑھاتے ہین اور لبونکو پست نہین کرتے ہین تم اونکی اسمین مخالفت کرو پس اس حدیث مین مشرکین کے زی مین مخالفت رکھنے کا اور اونکے زی مین تشبہ نکرنے کا صریح حکم ہی —

اور سنن ابی داؤد مین رکانہ بن عبد یزید سے روایت ہی کہ قال سمعتُ رسول اللہ صلعم یقول فرق

بیناو بین المشرکین العمائم علے القلانس یعنے کہا رکانہ نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے تھے فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکون کے عمامے ہین ٹوپیون پر کہ مشرکین ٹوپیون پر عمامہ نہین باندھتے ہین اس حدیث مین بیان ہی تفرقہ قائم ہونے کا درمیان لباس اہل اسلام اور لباس کفار کے جیسے عقل سلیم کا اس بات کو قبول کرنا کہ اگر جناب رسول خدا صلعم لندن مین یا جرمن یا ایشیا مین پیدا ہوے ہوتے تو اونکا لباس ویسا ہی ہوتا جیسا کہ اون ملکون کے لوگون کا ہی سید احمد خانصاحب سمجھتے ہین ایسی ہی کیا عقل سلیم اس بات کو قبول نہین کرتی کہ رسول خدا صلعم بعد پہننے اوس لباس کے جو ان ملکون کے لوگون کا ہی وقت منع ہو جانے تشبہ کے اوسکو ترک کر دیتے یا دونون لباسون مین واسطے تمیز کے اہل اسلام اور کفار مین کچھہ تفرقہ قائم کر دیتے بالجملہ تشابہ قومی سے نتیجہ شرعی احکام ظاہری کفر اور اسلام کا پیدا ہوتا ہی —

ف
جواب پانچوین دلیل نہ ثابت ہونے حدیث من تشبہ کا

سید احمد خانصاحب نے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم درایۃً نہ ثابت ہونے کی پانچوین دلیل مین جو لکھا کہ لفظ تشبہ اور منہم سے خواہ اونکے کامل معنی مراد لو یا ناقص اور قوم کے معنی حقیقی بھی چھوڑ کر اوسکے فرضی معنی یعنی ایک مذہب کے لوگ تو بھی حدیث کے معنی درست نہین ہو سکتے کیا ادنی مشابہت سے مثلاً دھوتی یا گبھی و بپرٹ پر چڑھنے سے یا بالکل پوری ظاہری مشابہت کر لینے سے باوجود اقرار توحید و رسالت کے آدمی کافر ہو جاتا ہی حاشا وکلا پس اصل یہ ہی کہ یہ حدیث روایۃً اور درایۃً دونون طرح پر مردود ہی — ہمکو اس مین دو وجہ سے بحث ہی —

اول اوس تقدیر پر کہ قوم کے معنی ایک مذہب کے لوگ لیئے گئے ہون یہ سمجھنا کہ حقیقی معنی اوسکے چھوڑ دیے گئے ہین غلط ہی اس لیے کہ قوم جماعت نسا اور رجال کو کہتے ہین یا جماعت خاص رجال کو اور عورتین اوسمین بالتبع داخل ہین بہرحال یہ جماعت عام ہی کہ ایک مذہب کی وجہ سے ہو یا ایک جد اور قبیلہ کی وجہ سے قاموس مین مرقوم ہی القوم الجماعۃ من الرجال والنساء معاً او الرجال خاصۃ وتدخلہا النساء علے التبعیۃ —

دوم ہر قسم کی مشابہت سے ساتھہ کافرون کے اگرچہ آدمی کا کافر ہونا لازم نہین ہی لیکن مشابہت ساتھہ کافرون کے اسطرح کہ امتیاز مسلمان کی کافر سے ظاہر مین نہو سکے ضرور کفر ہی ظاہری احکام شرع مین اور یہ مشابہت عام ہی کہ زی اور لباس مخصوص مین ہو یا کسی اور چیز مین پس اس قسم کے

ظاہری مشابہت کر لینے سے باوجود اقرار توحید و رسالت کے آدمی کا کافر احکام ظاہری شرع مین
ہوجانا کچھ بعید نہین جس سے حاشا و کلا کہنے کا موقع مل سکے اور اسی قسم کی مشابہت پر حدیث محمول
ہی بدلالت اور ادلہ شرعیہ کے اونکے نزدیک جو عام مشابہت کو ساتھ کافرون کے جو اس
حدیث مین مراد ہی کفر سمجھتے ہین اس حدیث سے ۞

کیا سید احمد خانصاحب کے نزدیک بت کو یا آفتاب کو نہر لگا اور بدون اعتقاد الوہیت کے سجدہ کرنیوالا
باوجود اقرار توحید و رسالت کے کافر نہین ہوسکتا اور مسلمان رہ سکتا ہی اقرار رسالت مین پرہیز کرنا
اون چیزون سے جنکا کفر ہونا شریعت رسول خدا صلعم مین ثابت ہی داخل ہی بدون اجتناب کے اون چیزون سے
فی الحقیقت اقرار رسالت نہین ہی اسی لیے قاضی عیاض مالکی نے اپنی کتاب شفا مین ذکر کیا ہی وکذالک نکفر
بکل فعل اجمع المسلمون علی انہ لا یصدر الا من کافر وان کان صاحبہ مصرحا بالاسلام مع فعلہ ذلک
الفعل کالسجود للصنم او للشمس والقمر والصلیب والنار والسعی الی الکنائس والبیع مع اہلہا والتزیی بزیہم من شد
الزنانیر وفحص الرؤس فقد اجمع المسلمون علی ان ہذا الفعل لا یوجد الا من کافر وان ہذہ الافعال علامۃ علی
الکفر وان صرح فاعلہا بالاسلام یعنی اور مانند اسیکے تکفیر کرتے ہین ہم ساتھ ہر فعل کے کہ اجماع کیا ہی مسلمانون نے
اسپر کہ یہ فعل نہین صادر ہوتا ہی مگر کافر سے اگرچہ ہو صاحب اس فعل کا تصریح کرنیوالا ساتھ اسلام کے
باوصف کرنے اس فعل کے مانند سجدہ کرنیکے واسطے بت کے یا واسطے آفتاب کے اور ماہتاب کے اور صلیب
کے اور آتش کے اور جانیکی طرف گرجاؤن نصاری اور یہود کے اور مانند اختیار کرنے زی کافرون کے
جیسے باندھ لینا زنارون کا اور ننگا کر لینا سرون کا عبادت خانون مین پس تحقیق اجماع کیا ہی مسلمانون
نے اس پر کہ یہ فعل نہین پایا جاتا ہی مگر کافر سے اور تحقیق یہ افعال علامت اور نشان
ہین کفر پر اگرچہ تصریح کرتا ہو کرنے والا ان فعلون کا ساتھ اسلام کے یعنی
کہتا ہو کہ مین مسلمان ہون) ۔

بالجملہ اصل یہ ہی کہ اس حدیث کو روایۃً یا درایۃً مردود کہنا مردود ہی اور باعث اس قول کا
جہالت اور گمراہی اور الحاد ہی ۔

پھر سید احمد خانصاحب نے بعد تمام ہوجانے اون پانچ دلیلون کے کہ درایۃً نہ ثابت ہو حدیث
من تشبہ بقوم فہو منہم پر قائم کی ہین جو لکھا با این ہمہ اگر ہم اسکو صحیح مان لین تو ہمکو ضرور اسکا مورد قرار

کرنا ہوگا کیونکہ بغیر مورد تحقیق کیے اور ما بہ التشبہ قرار دیے اسکے معنی قائم نہین ہوسکتے مگر چونکہ خود
حدیث مین ان دونون مین سے کوئی بھی مذکور نہین ہی تو جو کچھ قرار دیا جایگا وہ صرف قیاسی ہوگا جو شخص
اپنی سمجھ کے موافق اوسکا مورد یا ما بہ التشبہ جو درحقیقت دونون ایک ہین قرار دیگا) اس
مین تین وجہ سے مجکو بحث ہی ۞

اول یہ حدیث عام ظاہر المعنی ہی اور کسی عام ظاہر المعنی کے معنی قائم ہوسکنے کے لیئے مورد تلاش
کرنیکی کچھ ضرورت نہین معلوم ہوتی ہی اور ما بہ التشبہ معین کو جو اس حدیث مین کسی نے علما مین سے نسمجھا ہی تو
قیاس اور تخمین مانند قیاس اور تخمین سید احمد خانصاحب سے نہین سمجھا ہی بلکہ بدلالت اور ادلہ شرعیہ کے سمجھا ہی ۞

دوم مذکور ہنونا مورد اور ما بہ التشبہ کا خود حدیث مین بالکل غلط ہی چنانچہ وجہ دوم اعتراض مین جو دلیل
اول پر بیان ہوچکا مذکور ہونا مورد کا خود اس حدیث مین کئی طرق سے ہم ثابت کرچکے ہین الفاظ
حدیث سے ساتھہ اون طرق کے جو وہان بیان ہین ظاہر کہ مورد اسکا تشبہ ہی ساتھہ زی عجم
کے اور ما بہ التشبہ زی یعنی لباس اور ہیئت ہی ۞

سوم مورد اور ما بہ التشبہ دونون کا درحقیقت ایک ہونا قابل تسلیم نہین ہی ممکن ہی کہ مورد خاص ہو
اور ما بہ التشبہ عام باعتبار عموم مفہوم لفظ کے خود سید احمد خانصاحب پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ
یکم ذیقعدہ ۱۲۸۹ ہجری مین تسلیم کرچکے ہین کہ خصوص محل عموم مفہوم لفظ کو قدح نہین کرسکتا ہی ۞

پھر اسکے بعد سید احمد خانصاحب بہادر نے جو لکھا کہ (بعض عالمون نے مشابہت سے مشابہت فی خصوصیات
الدین مراد لی ہی مثلاً زنار پہننا یا صلیب رکھنا یا ٹیکہ لگانا یا اعیاد کفار کو بطور عید اختیار کرنا یا اوس مین
شریک ہونا اگرچہ یہ رائین کسیقدر عمدہ معلوم ہوتی ہین مگر مین اونکو پسند نہین کرتا اور نہ حدیث کی
یہ مراد قرار دیتا ہون اسلیے کہ میرے نزدیک قطعیات سے یہ بات ثابت ہی کہ جو شخص لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی اوسکا کوئی فعل مع یقین مذکور کے اوسکو کافر نہین کرسکتا بر
اوس قول پر جسپر ابوجہل کی نجات منحصر تھی اوسکو یقین ہی تو گو وہ کسی قوم کے ساتھہ تشابہ کرے
ولو فی خصوصیات الدین وشعائر الکفر کالزنار والصلیب والاعیاد وہ کافر نہین ہوسکتا کیا ہم
دیوالی دسہرہ مین اپنے ہندو دوستون سے اور نوروز مین اپنے پارسی دوستون سے اور بڑے دن
مین اپنے عیسائی دوستون سے ملکر اور معاشرت و تمدن کے خوشی حاصل کرکر کافر ہوجائینگے

ف ذکر مورد اور ما بہ التشبہ حدیث مین نہ ہونیکا

نعوذ باللہ منہا اگر درحقیقت ہمارا مذہب اسلام ایسا ہی بودا ہی تو بکری کی مان کب تک خیر منائیگی آئندہ ایک دن اوسکو ذبح ہونا ہی ہی

اس مین مجکو دو وجہ سے بحث ہی اول قطعیات سے ثابت ہونا اسکا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی کوئی فعل اگرچہ امارت تکذیب مین سے ہو مع یقین مذکور کے اوسکو کافر نہین کرسکتا مین تسلیم نہین کرتا بلکہ میرے نزدیک قطعیات سے ثابت ہی کہ بہت افعال اس قسم کے ہین کہ اونکی وجہ سے آدمی باوجود یقین مذکور کے کافر ہوجاتا ہی منجملہ اون افعال کے ایک فعل انکار زبانی ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے ساتھ دل سے یقین رکھنے کے اسپر کہ صحیح ہے کافر کرتا ہی آدمی کو مع یقین مذکور کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لیکر آج تک کافرونکو کافر اس انکار زبانی یا اور افعال امارات تکذیب یا مثل بت پرستی وغیرہ ہی کی وجہ سے کہا گیا ہی ورنہ دل سے یقین نہ رکھنے کا بدون خدا تعالی کے جتائے کسکو علم ہوسکتا ہی اگر ابوجہل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین ہی رکھکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے زبانی انکار کرتا یا بتونکی پوجا کرنا نچھوڑتا تا کافر ہی رہتا اور کفر سے نجات نہ پاتا فی الظہیریۃ من وضع قلنسوۃ المجوس

علی راسہ فقیل لہ ای انکر علیہ فقال ینبغی ان یکون القلب سویا او مستقیما کفر لانہ ابطل حکم ظواہر الشریعۃ

دوم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھنے سے سید احمد خان صاحب کی کیا مراد ہی آیا دل سے صرف یقین کر لینا اسپر کہ مستحق عبادت سوا خدا تعالی کے کوئی نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے رسول ہین گو ساتھہ عدم تصدیق شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے جو قرآن اور حدیث یا اون دلیلون سے جنکا دلیل ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہوا ہی ثابت ہی یا ساتھہ اون افعال کے جو امارات تکذیب ہین مانند بت پرستی اور زنار بندی وغیرہما کے ہو —

یا دل سے یقین کرنا اسپر کہ مستحق عبادت سوائے خدا تعالے کے کوئی نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے رسول ہین ساتھہ تصدیق شریعت محمدیہ کے جو قرآن اور حدیث سے یا اون دلائل سے جنکا دلیل ہونا قرآن اور حدیث سے معلوم ہوا ہو ثابت ہی اور ساتھہ اجتناب کے اون افعال سے جو امارات تکذیب ہین) یعنی اس دعوی کے کہ مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہون جھوٹلانے کے نشان ہین) شق اول پر کسی شخص کو اگرچہ وہ دین اور شریعت محمدیہ علے صاحبہا الصلوۃ والسلام کو سچ سمجھتا ہو اور قرآن وحدیث سے انکار رکھتا ہو یا شراب وخنزیر کو حلال کہتا ہو یا حضرت نوح اور حضرت

ف کفر لازم آئیگا بعض افعال سے

ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسے بلکہ سوے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سارے پیغمبرون کی پیغمبری سے منکر ہو
یا سارے پیغمبرون کی اہانت کرتا ہو اور اونکو گالیان دیتا ہو اور برا کہتا ہو یا قرآن مجید کو
گھورون مین اور نجاستون مین پھینکتا ہو یا بتون کی پوجا کرتا ہو بلکہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول کا بھی
انکار کرتا ہو سید احمد خانصاحب ان افعال کی وجہ سے کافر نہین کہہ سکتے ہین اسلیے کہ کسطرح
معلوم ہوا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر وہ دل سے یقین نہین رکھتا ممکن ہی کہ وہ دل سے یقین
رکھتا ہو اور زبان سے اوسکا انکار کرتا ہو اور بقول سید احمد خانصاحب کوئی شخص مع یقین مذکور کافر
نہین ہوسکتا اور جو کافر نہو اوسکو کافر کہنا روا نہین ہوسکتا مسلمان لوگ سید احمد خانصاحب کی
اس بات کو تسلیم نہین کرتے ہین بلکہ اسکو الحاد اور باطل سمجھتے ہین سید احمد خانصاحب اسلام کو اگرچہ
ایک لوہے کا قلعہ یا اژدہاد کا پہاڑ فرض کرین لیکن افعال مذکورہ کے ایسے صدمات نہین جنسے یہ لوہے
کا قلعہ ٹوٹ نسکے یا یہ اژدہاد کا پہاڑ ہل نسکے بکری کی خیر جبھی تک ہی کہ چھری اوسکے گلے پر نہ پھری
ہو اور جب چھری گلے پر پھر گئی بکری کی مان کی خیر منانے سے کیا ہوتا ہی بکرا ذبح ہوچکا۔
سید احمد خانصاحب کے نزدیک یہ بات اونکی جو مسلمانون کے نزدیک قطعیات سے باطل ہی اگر قطعیات
سے ثابت ہی تو اون پر فرض ہی کہ اس بات کو مسلمانونکے نزدیک قطعیات سے ثابت کرین صرف اونکا یہ قول کہ میرے نزدیک قطعیات
سے ثابت ہی درحقیقت قطعیات سے ثابت ہونے کے لیے کچھ کافی نہین ہوسکتا۔

اس حدیث کو جو سنن ابی داود مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہوئی ہی کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل والجہاد
ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل اخر ہذہ الامۃ الدجال لا یبطلہ جور جائر و عدل عادل والایمان بالاقدار

یعنی تین چیز اصول ایمان سے ہین ایک چیز رک جانا ہی اوس سے جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ کافر نہ کہنا اوسکو
بسبب کسی گناہ کے اور نہ خارج کر تو اوسکو اسلام سے بسبب کسی عمل کے۔
اور دوسری چیز جہاد ہی وہ ہمیشہ رہنے والا ہی اوس وقت سے کہ مبعوث کیا ہی مجکو اللہ تعالی نے
ساتھ جہاد کے یہان تک کہ لڑیگا اخر اس امت کا یعنی حضرت مہدی دجال سے اور نہین باطل کرتا
ہی جہاد کو جور امام جائر کا اور نہ عدل امام عادل کا۔
اور تیسری چیز ایمان ہی ساتھ تقدیرات الٰہیہ کے (اگر سید احمد خانصاحب دیکھتے ضرور کہتے کہ

ساتھ کہنے لاالٰہ الا اللہ کے اگرچہ بدون دل سے یقین کرنے کے ہو لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پر اور بدون اقرار کے ہو ساتھ محمد رسول اللہ کے کوئی فعل کسیکو کافر نہین کر سکتا)
حالانکہ حدیث مین لاالٰہ الا اللہ کہنا کنایہ ہی مسلمان ہونے سے جن ارکان اور شرائط سے کہ حاصل ہو
اور مراد ذنب سے وہ گناہ ہی اور مراد فعل سے وہ فعل ہی جو کفر نہ ٹھہرایا گیا ہو پس مجرد کہہ لینا لاالٰہ الا اللہ
کا مدار اسلام نہین ہو سکتا۔ اور شق ثانی کی تقدیر پر اس بات کو مین تسلیم کرتا ہون کہ جو شخص لاالٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی اوسکا کوئی فعل بشرطیکہ وہ فعل کفر اور نشان
دل سے سچ نجاننے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نہو مع یقین مذکور کے اوسکو کافر نہین کر سکتا
لیکن سید احمد خانصاحب کا دعوی اس بات سے ثابت نہین ہو سکتا اور اوس رای کا جو عمدہ معلوم
ہوتی ہی اس سے ناپسند ہونا نہین ہو سکتا جن افعال کی وجہ سے جو کسیکو کافر کہا جاتا ہی اونکا کفر ہونا
یا حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم سے ثابت ہی یا اس سے کہ یہ افعال نشان ہین دل سے سچ نجاننے
لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور اس قسم کے افعال بالاجماع کفر ہین اگر سید احمد خانصاحب دیوالی
دسہرہ مین اپنے ہندو دوستون سے اور نوروز مین اپنے پارسی دوستون سے اور بڑے دن مین اپنے
عیسائی دوستون سے ملکر اور معاشرت اور تمدن کے خوشی حاصل کر کے اسلام سے ہاتھ دہو بیٹھین
اور آپکو مسلمان اوس قوم کی طرح جسکی خبر اس آیت مین ہی۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ
وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ یعنی بعضے آدمیون مین سے وہ ہین جو کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم ساتھ
اللہ کے اور ساتھ دن آخرت کے حال یہ ہی کہ نہین ہین وہ ایمان والے۔ کہے جائین تو ہمکو اس سے
کچھ کام نہین اور اونکے حال سے ہمکو کچھ بحث نہین وہ جانین اسکا وبال ہمپر نہین ہمارا فرض مقدور
ہی کہ اس ملحدانہ بات جسکے قائل سید احمد خانصاحب ہین حقیقت عام مسلمانون پر جو مخفی ہی کھولدین
اور کیفیت اوسکی بیان کردین سو ہم اوس سے کچھ ادا ہو چکے اور انشاء اللہ تعالے
آیندہ کچھ ادا ہونے والے ہین +
واضح ہو کہ جن عالمون نے مشابہت سے مشابہت فی خصوصیات الدین مراد لی ہی خصوصیات الدین سے
اونکی کیا مراد ہی آیا عبادات مخصوصہ اونکے دین کی یا امارات ممیزہ اونکے دین کی جسے دیکھنے والا
اوسکو جسمین یہ امارت پائی جاتی ہو اوس دین کا آدمی جس دین کی وہ امارت ہی خیال کرتا ہو۔ یا عام

دونون قسم سے - مین سمجھتا ہون کہ مراد اونکی عام ہی دونون قسم سے اس لیے کہ عالمون نے جیسے صلیب رکھنے کو یا اعیاد کفار کو بطور عید اختیار کرنے کو کہ قسم اول کی جنس سے ہین کفر کہا ہی ویسے ہی مجوس کی ٹوپی اور غیار پہننے کو جو قسم ثانی کی جنس سے ہی بھی کفر کہا ہی تمہید مین مرقوم ہی وکذلک المسلم لو سجد للصنم او تابع الکفار بفعل من افعالهم التی تکون دینا عندهم فانه یصیر کافرا وکذلک لو ظهر من نفسه علامة الکفار کلبس القلنسوة المجوسیة او شد الزنار او نحو ذلک فانه یصیر کافرا سواء فعل من غیر اعتقاد او سخریة او من اعتقاد اور ایسے ہی مسلمان اگر سجدہ کرے بت کو یا متابعت کرے کافرون کے ساتھ کسی فعل کی اونکے افعال مین سے کہ دین ہون اونکے نزدیک تو وہ مسلمان ہوجاتا ہی کافر اور مانند اسی کے اگر ظاہر ہو اوسکے نفس سے علامت کافرون کی مانند پہننے ٹوپی مجوس کے یا باندہنے زنار کو یا مانند اسکے پس تحقیق وہی مسلمان ہوجاتا ہی کافر برابر ہی کہ کیا ہو اوسنے اسکو بدون اعتقاد کے یا مسخراپن سے یا اعتقاد سے ؛

اعیاد کفار مین شامل ہوکر خوشی حاصل کرنے سے کافر ہوجانا آثار صحابہ اور جمہور علما کے قول سے پایا جاتا ہی بیہقی نے سنن کبری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہی کہ کہا عبد اللہ بن عمر نے (من بنی ببلاد الاعاجم وصنع نیروزهم ومهرجانهم وتشبه بهم حتی یموت حشر معهم یوم القیامة) جسنے مکان بنایا عجمیون یعنے پارسیون کے شہرون مین اور کیا نیروز اور مہرجان اونکا اور مشابہت کی اونکی ساتھ حشر کیا جاویگا اور اوٹھایا جائیگا ساتھ عجمیون یعنے پارسیون کے دن قیامت کے - اور بھی بیہقی نے سنن کبری مین عمر بن الخطابؓ سے روایت کیا ہی کہ فرمایا عمر بن الخطابؓ نے اجتنبوا اعداء اللہ فی عیدهم یعنی پرہیز کرو تم دشمنان خدا سے اونکی عید مین شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مین مرقوم ہی من خرج الی السدة ای مجتمع اهل الکفر فی یوم النیروز کفر لان فیه اعلان الکفر وکانه اعانة علیه وعلی قیاس مسئلة السدة الخروج الی النیروز المجوسی والموافقة معهم فیما یفعلون فی ذلک الیوم یوجب الکفر یعنی جو نکلا طرف سدہ کے یعنی میلہ کافرونکے نوروز کے دن کافر ہوا اسلیئے کہ اسمین ظاہر کرنا کفر کا ہی اور گویا کہ یہ اعانت ہی کفر پر اور اوپر قیاس میلہ کے جانا ہی طرف نیروز مجوس کے اور موافقت ہی ساتھ کافرونکے اونکے افعال مین اس دن مین کہ موجب کفر ہی اور ایسا ہی ہی فتاوے عالمگیریہ اور یتیمہ وغیرہا مین خزانة الروایات مین مرقوم ہی ؛

قال الشیخ الامام ابو بکر بن طرخان من خرج الی السدة فقد کفر لان فیه اعلان الکفر فکانه اعانة علیه

ف ذکر کافرون کے میلہ مین جانیکا اور اونکے تیوہار دن مین شامل ہونیکا

وعلی قیاس مسئلة السدة الخروج الی نیروز المجوس والموافقة معهم فیما یفعلون فی ذلک الیوم ویوافقهم
فیصیر به کافرا ولا یشعر بذلک وفی دستور القضاة قال العبد الفقیر غفر الله تعالی وعلی هذا الخروج
الی اللعب یدعی بجنتیرا والموافقة معهم فیما یفعلون فی ذلک الیوم یلزم ان یکون کفرا لان فیه اعلان الکفر
فانه اعانة معلیه کذا الخروج فی اللیلة التی تلعب کفرة الهند فیما بینهم بالنیران الی لعبهم والموافقة معهم
فیما یفعلون فی تلک اللیلة یلزم ان یکون کفرا وکذا الخروج الی لعب کفرة الهند فی الیوم الذی یدعوه
اهل الکفر بدسهره والموافقة معهم فیما یفعلون فی ذلک الیوم من تنزیین البقور والافراس والذهاب
الی دور الاغنیاء یلزم ان یکون کفرا وفی عمدة الاسلام اگر مسلمانی در عید کافران چون پهاگ
ودوالی وجاترا حاضر شود اگر به نیت سودا یا برای تماشا حاضر شود که در حضور مسلمانان قوت در جهان عید
ایشان میشود کافر گردد — یعنی کہا شیخ امام ابو بکر بن طرحان نے جو گیا طرف کافرون کے میلے کے پس
تحقیق کافر ہوا اسلیے کہ اس جانے مین اعلان اور ظاہر کرنا کفر کا ہی پس یہ اعانت ہی کفر پر اور اوپر
قیاس مسئلہ میلہ کے جانا ہی طرف نیروز مجوس کے اور موافقت ساتھ مجوس کے اون افعال مین جو کرتے
ہین نیروز مین کفر ہی اور اکثر جو کرتے ہین اسکو وہ ہین جو اسلام لائے ہین مجوس مین سے پس جاتے ہین طرف
مجوس کے اوسدن مین اور موافقت کرتے ہین اونکی پس ہو جاتے ہین کافر اور نہین شعور رکھتے ہین ساتھ
اسکے اور دستور القضاة مین ہی کہا بندہ فقیر نے مغفرت کرے اوسکی اللہ تعالی اور اسی قیاس پر یہ ہی
جانا طرف اوس کھیل کے کہ نام رکھا جاتا ہی اوسکا جتیرا اور موافقت ہی ساتھ اونکے اون فعلون مین
جو کرتے ہین اسدن مین لازم ہی یہ کہ ہو کفر اسلیے کہ اس مین اعلان ہی کفر کا پس تحقیق یہ اعانت ہی
کفر پر اور ایسا ہی جانا ہی اوس رات مین کہ کھیلتے ہین کافر ہند کے آپسمین ساتھ آگون کے اونکے کھیل
کیطرف اور موافقت کرنا ساتھ اونکے اونکے افعال مین جو وہ کرتے ہین اس رات مین لازم ہی
کہ ہو کفر اور ایسا ہی جانا طرف کافرون ہند کے کھیل کیطرف اوسدن مین کہ نام رکھتے ہین اوسکا
دسہرہ اور موافقت اونکی ساتھ اون فعلون مین جو کرتے ہین دسہرہ مین جیسے آراستہ کرنا بیلون
کا اور گھوڑون کا اور لیجانا اوسکا طرف تو انگرون کے گھر کے لازم ہی یہ کہ ہو کفر اور عمدة الاسلام
مین ہی اگر ایک مسلمان عیدکافرون مین مانند پھاگ اور دیوالی اور ہولی اور جاترا کے حاضر ہو اگر
بہ نیت سودے کے یا واسطے تماشے کے حاضر ہو گیا پیچ حاضر ہونے مسلمانون کے قوت اور

رجحان عید کافرون کا ہوتا ہی کافر ہوا اور محیط مین مرقوم ہی ون شد المسلم الزنار ودخل دار الحرب
للتجارة کفر لانه تلبس بلباس کفر من غیر ضرورة ملجئة ولا فائدة مترتبة یعنی اگر باندھا مسلمان نے
زنار کو اور داخل ہوا دار الحرب مین واسطے تجارت کے کافر ہوا اسلیے کہ اوس مسلمان نے پہنا ہی
کفر کا لباس بدون ضرورت کے کہ ناچار کرنے والی ہو اور بدون فائدہ مرتبہ کے اور فتاوای صغری مین
مسطور ہی ولو شبه نفسه بالیهود والنصاری علی طریق المزاح والهزل کفر یعنے اگر مشابہ کیا اپنے آپ
کو ساتھ یہود اور نصاری کے اوپر طریقہ مزاح اور ہزل کے کافر ہوا شرح عقائد نسفی مین مرقوم ہی
ولا نزاع فی ان من المعاصی ما جعله الشارع امارة للتکذیب علم کونه کذلک بالادلة الشرعیة کسجود الصنم
والقاء المصحف فی القاذورات والتلفظ بکلمات الکفر ونحو ذلک مما ثبت بالادلة انه کفر یعنی نہین نزاع اور خلاف
ہی اس مین کہ گناہون مین سے وہ گناہ ہین کہ گردانا ہی اونکو شارع نے نشان واسطے تکذیب کے اور جانا گیا ہی
ہونا اونکا ایسا ساتھ ادلہ شرعیہ کے مانند سجدہ کرنے کے بت کو اور ڈالنے کے قرآن مجید کو نجاستون
مین اور تلفظ کے ساتھ کلمات کفر کے اور مانند اسکے جسکا کفر ہونا دلیلون سے ثابت ہی اور شرح مواقف مین مرقوم
ہی المقصد الثالث فی الکفر وهو خلاف الایمان فهو عندنا عدم التصدیق فی بعض ما علم مجیئه ضرورة فان
قیل فشد الزنار ولبس الغیار بالاختیار لا یکون کفرا اذا کان مصدقا فی الکل وهو باطل اجماعا قلنا جعلنا
الشیء الصادر عنه باختیاره علامة التکذیب فحکمنا علیه بذلک ای بکونه کافرا غیر مصدق یعنی مقصد تیسرا کفر
کے بیان مین ہی اور کفر ضد ایمان کا ہی پس کفر نزدیک ہمارے یعنی نزدیک اشاعرہ کے یقین نکرنا ہی بیچ بعض
اون چیزون کے جنکا معلوم ہی آنا دین مین ضرورة پھر اگر کہا جاوے پس زنار باندھنے والا اور غیار پہننے
والا ساتھ اختیار کے نہوگا کافر جبکہ ہو تصدیق کرنیوالا اوسکو جسکا معلوم ہی آنا دین مین ضرورة کل باتون
مین اور نہ کافر ہونا زنار باندھنے والے کا اور غیار پہننے والے کا ساتھ اختیار کے باطل ہی بالاجماع کہینگے
ہم اسکے جواب مین گردانا ہی ہمنے شی صادر کو اوس سے ساتھ اوسکے اختیار کے علامت تکذیب کی یعنی
نشانی عدم تصدیق کی پس حکم کیا ہمنے اوسپر ساتھ اسکے یعنی ساتھ کافر غیر مصدق ہونے اوسکے کے اور
شرح مقاصد مین مسطور ہی السادس لو کان الایمان نفس التصدیق لزم ان لا یکون بغض النبی والقاء
المصحف فی القاذورات وسجدة الصنم ونحو ذلک کفرا ما دام تصدیق القلب بجمیع ما جاء به النبی صلی الله
علیه وسلم باقیا واللازم منتف قطعا والجواب ان فی المعاصی ما جعله الشارع امارة عدم التصدیق

تنصیصاً علیہ او علی دلیلہ والامور المذکورۃ من ہذا القبیل) یعنی اگر ہوتا ایمان
نفس تصدیق کا لازم ہوتا یہ کہ نہو بغض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ڈال
دینا قران مجید کو نجاستون مین اور سجدہ کرنا بت کو اور مانند اسکے کفر جب تک کہ باقی ہو سچ جاننا
دل سے سب دین کی باتون کو جنکو لائے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور لازم یعنی کفر نہونا ان افعال
کا بالیقین منتفی ہی اسلیے کہ بالاجماع یہ افعال کفر ہین اور جواب دیا گیا ہی ساتھہ اسطرح کے کہ یہ
گناہون کے وہ گناہ ہین جنکو گردانا ہی شارع نے نشان عدم تصدیق کا ساتھہ تصریح کے اوپر یا
اونکی دلیل پر اور امور مذکورہ اسی قبیل سے ہین اور بھی شرح مقاصد مین مذکور ہی (والمصر علی عدم الاقرار
مع المطالبۃ بہ کافر وفاقاً لکون ذلک من امارات عدم التصدیق ولہذا اطبقوا علی کفر ابی طالب) یعنی اصرار
کرنے والا عدم اقرار پر باوجود مطالبہ اقرار کے کافر ہی اتفاقاً بسبب ہونے اس اصرار کے نشانیون عدم
تصدیق مین سے اور اسی لیے اتفاق کیا ہی اہل سنت نے کافر ہونے ابی طالب پر۔

مقصد ہمارا ان اقوال کے ذکر کرنے سے اسیقدر ہی کہ قطعیات سے ثابت ہونا اسکا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی اوسکا کوئی فعل مع یقین مذکور کے اوسکو کافر نہین کر سکتا بالکل
غلط ہی اگر قطعیات سے یہ ثابت ہوتا تو یہ علما جنکے اقوال ابھی مذکور ہوے کسی فعل پر اوسکے
جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی حکم کفر کا نکر سکتے حال آنکہ علماے مذکورین نے ان افعال
کو جو امارات تکذیب ہین باوجود یقین مذکور کے کفر قرار دیا ہی لطف یہ ہی کہ یہ علما ایمان مجرد تصدیق کو
کہتے ہین اور جو علما ایمان کو عبارت مجرد تصدیق سے نہین سمجھتے اونکے نزدیک نہونے یقین مذکور مین کفر
منحصر بدرجہ اولی نہین ہو سکتا ایمان کا مجرد تصدیق ہونا ہی ہنوز قطعیات سے ثابت نہین بہت محققین
اہل سنت اور اکثر فرق اسلامیہ غیر اہل سنت مین سے اسکے منکر ہین ہان اہل سنت ہر فعل معصیت سے
کفر لازم نہین کرتے ہین اگرچہ معتزلہ ہر کبیرہ سے اور خوارج ہر کبیرہ اور صغیرہ سے کفر لازم کرتے ہین اور یہ دونون
فریق اسکو اپنے نزدیک قطعیات سے ثابت کہتے ہین (ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون)
مین بیان ہی اوسکے کافر ہونے کا جو حکم نہین کرتا بموجب حکم خدا تعالی کے اور آیہ کریمہ (ومن کفر فان
اللہ غنی عن العالمین) مین حج کے ترک کرنے والے کو کافر کہا گیا ہی اور آیہ کریمہ (ومن یقتل مومناً متعمداً فجزاؤہ
جہنم خالداً فیہا) مین مسلمان کے قاتل کے لیے خلود جہنم کا جزا جو کافر کے لیے مقرر ہی ثابت کیا ہی

ف ذکر ادن آیات کا جس سے معتزلہ اور خوارج گنہگار کے کافر ہونے پر دلیل لاتے ہین۔

اور آیۂ کریمہ (و من یعص اللّٰہ و رسولہ فان لہ نار جہنم خالدین فیہا ابدًا) مین گنہگار کے لیے خلود نار جہنم ارشاد ہوا ہی اور اوسی طرح آیت کریمہ (و من یعص اللّٰہ و رسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ نارًا خالدًا فیہا) مین اور آیت کریمہ (بلی من کسب سیئۃ و احاطت بہ خطیئتہ فاولٓئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون) مین اور آیت کریمہ (و ان الفجار لفی جحیم یصلونہا یوم الدین و ما ہم عنہا بغائبین) مین اور آیت کریمہ (و اما الذین فسقوا فماوٰہم النار کلما ارادوا ان یخرجوا منہا اعیدوا فیہا) مین اور یہ دونون فریق کسی تاویل کو جو علماے اہل سنت نے ان آیات مین بیان کین قبول نہین کرتے ہین لیکن تمام فرقے اہل بدعت کے اپنے دعاوی باطلہ پر قرآن اور حدیث سے دلائل لاتے ہین سید احمد خانصاحب کے مانند احادیث صحیحہ کو اوہام فاسدہ سے مردود نہین کہتے ہین۔

پھر سید احمد خانصاحب نے لکھا (حقیقت یہ ہی کہ اس حدیث کا جسکو مین آیندہ سے قول کہونگا کیونکہ میرے نزدیک اسکا حدیث ہونا ثابت نہین ہی کوئی صحیح مورد بجز ایک کے وہ بھی قیاسًا قرار نہین پاسکتا اور وہ مورد موت ازدہام ہی یعنے جس حالت مین موت ازدہام واقع ہو اور مختلف قومون کے مردے گڈ بڈ ہو جاوین تو حکم من تشبہ بقوم فہو منہم کا جاری ہوگا یعنی لاشون مین جو لاش جس قوم کے مشابہ ہوگی وہ اوسی قوم کی شمار ہوگی اور اوسکی تجہیز و تکفین اوسی طرح کیجاویگی در مختار مین لکھا ہی کہ مسلمانون کی لاش پہچاننے کی چار علامتین ہین خضاب اور سیاہ لباس اور حلق عانہ اور ختنہ مین سمجھتا ہون کہ موت ازدہام کے جسقدر احکام ہمارے یہان کے کتب فقہ مین مندرج ہین وہ اسی قول کی بنا پر ہین پس میری دانست مین یہی مورد اس قول کا اور یہی مراد اس قول کی ہی و ہٰذا اعتقادی و علی ہٰذا اعلی و السلام) اسمین مجکو چھہ وجہ سے کلام ہی اول جب روایۃً اور درایۃً اس حدیث کے نہ ثابت ہونے کی دلیلین جو بزعم سید احمد خانصاحب تھین قائم نہین جیسا کہ اوپر مین بیان کر چکا ہون پھر اسکا حدیث نہونا سید احمد خانصاحب کے نزدیک اور آیندہ سے اوسکو قول کہنا نہ حدیث کہنا بجز اتباع ہوا اور گمراہی کے اور کچھہ نہین ہی۔

دوم قطع نظر اس سے کہ مورد کسی حدیث کا قیاسًا قرار پاسکنا جائز ہو یا جائز نہو کوئی وجہ حصر مورد صحیح کی اس مورد مخترع یعنی موت ازدحام مین قیاسًا بھی مین خیال نہین کر سکتا ہون۔

سوم ایک مورد خاص اس حدیث کا کہ وہ تشبہ ہی زی عجم یعنی لباس اور ہیئت عجم مین اس احادیث

کے الفاظ ہی سے جو بعض طرق روایت اس حدیث مین پائی جاتی ہین مین اوپر بیان کر چکا ہون پس باوجود معلوم ہونے مورد مذکور کے خود حدیث ہی سے کوئی اور مورد موت ازدحام ہو یا غیر اوسکا قیاس کیونکر قرار پا سکتا ہی

چہارم اگر ہم فرض کرین کہ مورد اسکا موت ازدحام ہی سہی لیکن جب کہ مفہوم الفاظ حدیث عام ہی تو خصوص اس مورد کا عموم مفہوم لفظ کو مخصوص نہین کر سکتا تہذیب الاخلاق مین سید احمد خانصاحب خود اسکو تسلیم کر چکے ہین ؎

پنجم اس حدیث کے لیے یہ مورد تجویز کیا ہوا سید احمد خانصاحب کا بدون کسی دلیل کے ہی اور تخصیص کسی عام نص کی بدون دلیل کے درست نہین ہو سکتی ہی بہر حال یہ حدیث اس مورد تجویزی کی وجہ سے مخصوص بموت ازدحام نہین ہو سکتی ؎

ششم یہ جو ارشاد ہوا کہ درمختار مین لکھا ہی کہ مسلمانون کی لاش پہچاننے کی چار علامتین ہین خضاب اور سیاہ لباس اور حلق عانہ اور ختنہ سو درمختار مین اسکو مین نہین پاتا ہون ہان بدائع اور نہر الفائق وغیرہما مین یہ مرقوم ہی لیکن سیاہ لباس کے مسلمانون کی علامت ہونے مین حموی اور طحطاوی اور شامی نے بحث کی ہی کہ سیاہ لباس پہننا مسلمانون کی علامت نہین ہو سکتا ہی اس لیے کہ یہ لباس خاص مسلمانون کا نہین ہی عبارت حموی کی یہ ہی فی کون لبس السواد من العلامات نظر اذ لبسہ لا یختص المسلمین حتے یکون علامۃ یعنی پہننے سیاہ لباس کے علامت ہونے مین نظر ہی اسلیے کہ سیاہ لباس پہننا خاص نہین ہی ساتھ مسلمانون کے یہان تک کہ ہو سیاہ لباس پہننا علامت مسلمانون کی اور طحطاوی نے کہا قلت بل الغالب الآن لبسہ لغیر المسلمین یعنے مین کہتا ہون بلکہ غالب اسوقت مین پہننا سیاہ لباس کا کافرون مین ہی اور شامی نے کہا قلت و فی زماننا لبس السواد لم یبق علامۃ المسلمین یعنے مین کہتا ہون کہ ہمارے زمانے مین سیاہ لباس پہننا نہین رہا ہی علامت مسلمانون کی ؎

اب ہم چند حدیثین اسبات کی تائید مین کہ مشابہت کرنا ساتھ کافرون کے عموما اون کامون مین جنکا ترک ممکن ہی اور بالخصوص اونکے شارع سے اجازت نہین ممنوع ہی ذکر کرتے ہین اور اس حالت مین اگرچہ ہم فرض کرین کہ حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم ثابت نہ سہی اور مشابہت ساتھ کافرون کے کفر نہ سہی لیکن احادیث ذیل کی روسے ممنوع سمجھنا مشابہت کا ساتھ کافرون کے اونکے لباس اور پوشاک اور وضع اور اخلاق مین ضرور ہوگا۔

جامع ترمذی مین ابی ہریرہؓ سے اور سنن نسائی مین ابن عمرؓ اور زبیرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے غیروا الشیب ولا تشبھوا بالیھود یعنی متغیر کرو بڑھاپے کو یعنی خضاب سے اور نہ مشابہت کرو ساتھ
یہود کے اور جامع ترمذی مین عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاری فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری
الاشارۃ بالاکف یعنی نہین ہی ہم مین سے جسنے مشابہت کی ساتھ غیر ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہود
کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہود کا اشارہ ہی ساتھ اونگلیون کے اور سلام کرنا نصاریٰ
کا اشارہ ہی ساتھ ہتھیلیون کے اور مسند امام احمد مین ابی امامہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تسرولوا واتزروا وخالفوا اہل الکتاب یعنی پاےجامہ پہنو اور تہمد باندھو اور مخالفت کرو اہل کتاب
کی اور صحیحین مین ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالفوا المشرکین وفروا اللحی
واحفوا الشوارب یعنی مخالفت کرو مشرکون کی اور بڑھاؤ داڑھیون کو اور پست کرو لبون کو اور
صحیحین مین ابی ہریرہؓ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الیھود والنصاری لا یصبغون
فخالفوھم یعنی یہود اور نصاریٰ نہین رنگتے ہین بالون کو پس مخالفت کرو اونکی اور صحیح مسلم مین عبد اللہ بن
عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ دیکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر دو کپڑے کسنبے پس فرمایا
ہذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسہا یعنی یہ کفارون کے کپڑے ہین پس نہ پہن اونکو اور سنن ابی داؤد
مین رکانہ سے روایت ہی کہ کہا رکانہ نے سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرق بیننا و
بین المشرکین العمائم علی القلانس یعنی فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکون کے پگڑیان
ہین ٹوپیون پر —

اب ہم عبارت تفسیر فتح العزیز کی جسکے مصنف کے فتوے سے باآنکہ ہنوز صحت نقل اوس فتوی کی
مفتی سے نہین ہی سود کا جواز سید احمد خانصاحب سمجھے ہین اس مراد سے ذکر کرتے ہین کہ اونکے امام
معلم کے کلام سے بھی ہولی اور دوالی اور بسنت اور دسہرے مین اونکے ہندو دوستون سے ملکر
خوشی حاصل کرنے کا یا کافرون کی پوشاک پہننے کا حرام ہونا ثابت ہی —

عبارت تفسیر فتح العزیز کی یہ ہی ارے مشابہت کفار وقتی موجب حرمت فعل میشود کہ مرضی بودن آن
فعل بدلیل یقینی ثابت نشدہ باشد مانند تعظیم نیروز ومہرجان وتعید باعیاد ہنود مثل ہولی ودوالی

وبسنت ودسہرہ بالمبس لباس ایشان و رفتن بمعابد ایشان و قشقہ کشیدن وریش وبروت را در وقت

مصیبت صاف تراشیدن و زنار در گلو انداختن ودر وقت خوردن قصداً اسر ون رابرہنہ کردن)

ف ذکر انگریزی جوتہ پہننے کا

(سید احمد خانصاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر ۱۲۹۰ہجری مین جو لکھا) دوسرے تجویز ہماری یہ تھی کہ ہر طالب علم کو مدرسہ مین موزہ یعنی جراب اور انگریزی جوتہ پہنکر آنا ہوگا (مسلمانونکا اسپر یہ اعتراض ہی کہ اس مدرسہ مین جسکا واسطے تعلیم خاص مسلمانون کی بنا مقصود ہی انگریزی جوتہ پہنکر آنا شرط کرنا اول ہی مسلمان طالب علمونکو اسلامی لباس سے متنفر کرنا اور انگریزی لباس کی رغبت دلانا ہی حالانکہ احادیث صدر کی روسے مسلمان مامور ہین ساتھہ مخالفت کفار کے اونکے لباس اور پوشاک اور وضع اور اخلاق مین اور منع کیے گئے ہین اونکی مشابہت کرنیسے شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم نے صراط مستقیم مین امام احمدؒ سے نقل کیا ہی قال اکرہ النعل الصفراء لانہ من زی العجم یعنی کہا امام احمد نے مکروہ رکھتا ہون مین زرد جوتہ پہننے کو اسلیے کہ زرد جوتہ لباس عجم سے ہی پس جس مدرسہ مین فعل نامشروع کی اول تربیت ہو اور طالبعلمون پر ارتکاب امر ناجائز شرط کیا گیا ہو مسلمان اوس مین مدد دینا کیونکر جائز سمجھ سکتے ہین ؛

ف ذکر لال ٹوپی اور کالے الپکے کا چغہ پہننے کا

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر ۱۲۹۰ہجری مین جو لکھا (ہمنے اوسمین یہ رائے دی ہی کہ طالبعلمونکو اختیار ہوگا کہ جیسا لباس چاہین پہنین الا مدرسہ مین کالے الپکے کا چغہ اور لال ترکی ٹوپی جسکا رواج روم و عرب و شام مین ہی اور اب وہ ٹوپی خاص ترکون یعنی مسلمانون کی سمجھی جاتی ہی پہننی ہوگی) مسلمانون کا اسپر یہ اعتراض ہی کہ قطع نظر اسکے کہ ایسا لباس غربا کو میسر ہونا نہایت دشوار ہی اور اسصورت مین بنا اس مدرسہ کے امرا کے لیے ہوگی نہ واسطے غربا کے اور قطع نظر اسکے کہ لال ٹوپی اور کالے الپکے کا چغہ اسوقت مین لباس کافرون ہی کا ہی نہ مسلمانونکا صرف لال ٹوپی اگرچہ بعضے ترک پہنتے ہون لیکن اس سے وہ ٹوپی خاص ترکون کی نہین سمجھی جاسکتی ہی حنفی مذہب کے مسلمان جو ہندوستان مین اکثر وہی نظر آتے ہین سرخ کپڑا پہننا ناجائز سمجھتے ہین اور حدیثون سے اسکو ثابت کرتے ہین اونھین حدیثون مین سے ایک وہ حدیث ہی جو جامع ترمذی اور سنن ابی داود مین

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کی گئی ہی کہ مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ یعنی گذرا ایک مرد اوس حال مین کہ اوسپر دو کپڑے سرخ تھے پس سلام کیا

اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سونہ رد کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کو اوسپر یعنی جواب اوسکے سلام کا ندیا پس جو مدرسہ کہ معصیت مین ڈالنے مسلمانون کا ذریعہ ہونیوالا ہو اوس مدرسہ مین مسلمان مدد دینا کیونکر جائز سمجھ سکتے ہین —

کھانا کھانے کا طرز ترکی

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچۂ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو لکھا (تمری تجویز ہماری یہ تھی کہ سب طالبعلم ایک جگہہ کھانا کھاوین اور طرز کھانے کا یا تو مثل ترکون کے ہو جو میز کھاتے ہین یا مثل عربونکے ہو جو زمین پر بیٹھکر اور جوکی پر کھانا رکھکر کھاتے ہین) مسلمانونکو اسپر بھی اعتراض ہے کہ میز یا جوکی پر کہ وہ بھی ایک چھوٹی میز ہوگی رکھکر کھانا کھانے مین مشابہت ہے ساتھ نصاری کے کہ ہمارے ملک مین میز پر کھانا رکھکر کھانا شعار اونھین کا ہے اور دین اسلام مین مسلمان منع کیے گئے ہین مشابہت کرنے سے ساتھ کفار کے اور حکم کیے گئے ہین ساتھ اونکے مخالفت کرنیکے لیس جس مدرسہ مین جس فعل کرنا جس سے منع اور اوسکے مخالف کام کرنیکا حکم دین اسلام مین ہو طالبعلمو پر شرط کیا گیا ہو مسلمان مدد دینا کیونکر جائز خیال کر سکتے ہین؟ اور جوکی پر کھانا رکھکر کھانا عربون کا طرز نہین اسکو عربون کا طرز کہنا جھوٹ ہے —

اور میز پر کھانا رکھکر کھانا بھی عام ترکون کا طریقہ نہین بالفرض اگر ترک لوگ مشابہت کفار سے مبالات نرکھین اور کفار کا طریقہ اختیار کرلین تو مسلمان اونکے فعل کو حجت نہین سمجھ سکتے ہین ترک لوگ بہت محرمات اور افعال نامشروعہ کے مرتکب ہوتے ہین اونکے ارتکاب سے وہ افعال جائز نہین ہوسکتے ہین بہرحال جب ایک فعل ایک ملک مین شعار قوم کفار ہو تو اوس ملک کے مسلمانون کو اوس فعل کو اختیار کرنا جائز نہین ہوسکتا ہے —

اور جو کہ اکثر ممبران کمیٹی سید احمد خانصاحب کے پیرو اور ہم مذہب ہین سید احمد خانصاحب کی رائے بسر وچشم اونکو قبول ہے مخالفت کا اونکی طرف خیال نہین ہوسکتا اور مدار آمد و درآمد اکثر کی رائے ہی پر ہے چنانچہ خود سید احمد خانصاحب پرچۂ مذکورہ کے صفحہ ۱۲ مین لکھ چکے ہین جاری وہی چیز ہوگی جو کثرت رائے ممبران سے منظور ہوگی —

سود لینے کا جواز

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچۂ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ موخہ ۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو لکھا (تمام ہندوستان کے مسلمان جانتے ہین کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے پرامیسری نوٹ کا منافع لینے کے جواز پر فتوی دیا ہے ہندوستان ہی کے مسلمانون سے جو پوچھا گیا تو وہ کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے

کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے پرامیسری کا نوٹ کا منافع لینے کے جواز پر فتویٰ دیا ہے اور سیکڑون مسلمانون پاس پرامیسری نوٹ کا موجود ہونا اس بنیاد پر کہ فتویٰ شاہ عبد العزیز صاحب کا اسکے جواز پر ہے کوئی نہین خیال کرسکتا ہے اسلیے کہ جنکے پاس یہ نوٹ موجود ہین اور وہ منافع اسکے لیتے ہین اور شل شیر مادر سمجھتے ہین اونکی نظر کسی کام مین کسی فتوی پر نہین ہے اور نہ اونکو اس سے کچھ کام ہے بہت فعل اونکے مخالف شریعت محمدی ہین شاہجہان پور اور شمس آباد اور امروہہ اور مراد آباد مین بہت مسلمان اپنے بھائی مسلمانون سے بیڈھرک سود لیتے ہین اونکے اس فعل کی بنیاد کس فتوے پر ہے —

(ہرگز مین خیال نہین کرسکتا ہون کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے ایسا فتوی دیا ہو باوصف اسکے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک مسلمانون کو حربیون سے دار الحرب مین سود لینا جائز ہے متعصب سے متعصب حنفی بھی ابو حنیفہ کی اس رائے پر فتوی نہین دیتا اور یہی کہتا ہے کہ ابو حنیفہ کی دلیل اس رائے پر قوی نہین ہے حدیث لا ربوا بین المسلم والحربی فی دار الحرب جو ہدایہ مین مذکور ہے ثابت نہین ہے حدیث کی کتابون مین کہین نشان اسکا نہین ملتا اور بیہقی نے جو معرفہ مین بروایت شافعی نقل کیا ہے کہ لا ربوا بین اہل الحرب واہل الاسلام خود بیہقی نے اسکی نسبت ذکر کیا ہے کہ قال الشافعی ہذا لیس بثابت ولا حجۃ فیہ اور معہذا اگر یہ حدیث ثابت اور صحت بھی ہوتی تو خبر احاد ہوتی اور حنفیہ کے نزدیک تخصیص نص قطعی کی جو یہان آیت حرمت ربا ہے ساتھہ خبر احاد کے درست نہین ہے —

اور دلیل عقلی جس اصل کی بنیاد پر کہ قائم ہے وہ اصل ہی ہنوز قطعی نہین ہے اسلیے کہ کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے کہ کافرون کا مال بالخصوص دار الحرب مین نہ دار الاسلام مین عموماً غیر معصوم اور غیر متقوم ہے پس ایسی دلیل سے تخصیص نص قطعی جو یہان آیت حرمت ربو ہے کیونکر ہوسکتی ہے اصول حنفیہ پر اسی وجہ سے کہ ابو حنیفہ کی دلیل قوی نہین ہے ابو یوسف اور ائمۂ ثلثہ یعنی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اس مسئلہ مین مخالف ابی حنیفہ ہین چہ جائیکہ ملک ہندوستان ابو حنیفہ کی رائے پر ہنوز دار الحرب ہی نہین ہے تاکہ اونکی رائے قطع نظر اسکے کہ دلیل قوی سے ثابت ہویا ہو اس ملک مین جاری ہوسکتی ہو —

جناب شاہ صاحب نے اگر کسی لامذہب کا اعتراض جو ابو حنیفہ پر درباب تجویز ربا دار الحرب مین کرتا ہو رفع کیا ہو تو وہ فتوی جواز پرامیسری نوٹ کے منافع لینے کا ہندوستان مین نہین ہوسکتا ہے —

سید احمد خان صاحب اگرچہ وعدہ کرتے ہین کہ جس چندہ دینے والے نے اپنے زر چندہ سے جائداد خرید کر لی

شرط کیا ہو اوسکے روپے سے سود نہ لیا جائیگا لیکن جو کہ اونکی راے سود لینے کی ہی اگرچہ باستثناے اس عہد
کے ہو اور اونکا عقیدہ اور عمل مسلمانی طرز پر نہین لہذا مسلمان نہ اونکے قول پر یقین کر سکتے ہین اور نہ جمع
کر دینے روپیہ مین جسکے سبب سے مدرسہ چل سکے اور دروازہ سود لینے کا کشادہ ہو سکے گو خرید جائداد کی شرط
کرنے والیکے روپیہ سے سود نہ لیا جاوے مدد دے سکتے ہین کہ یہ مدد دینا اوسکام مین ہی جسکے سبب سے سود
لینے کی معصیت کا دروازہ کھلتا ہی کیونکہ درصورت مدد دینے کے اور مدرسہ قائم ہو جانیکے کہا جا سکیگا
نہ ہر قسم کا زر چندہ جمع ہوتا نہ یہ مدرسہ جاری ہوتا نہ سود لینے کی راہ نکلتی علاوہ اسکے خرید جائداد شرط کرنے
والے کے روپیہ کا حاصل بشمول سودی روپیہ کے جو حرام ہی بامید ثواب صرف ہوگا اور اوسکام سے جسکا
قوام صرف مال حرام اور مال حلال دونون سے ہو امید ثواب رکھنا بدون اسکے نہین ہو سکتا کہ صرف
مال حرام سے امید ثواب رکھی جاوے اور صرف مال حرام سے امید ثواب رکھنا سخت معصیت ہی پس مسلمان
اپنے روپیہ کو ایسے خطر کی جگہہ مین کیونکر خرچ کر سکتے ہین اگر اونکو مسلمانون کی تعلیم مین روپیہ خرچ
کرنا منظور ہوگا تو کیا ایسا اونکو کوئی مدرسہ نہین مل سکتا ہی کہ اوسمین کچھہ اس قسم کا اندیشہ نہو وہان
چندہ مین شامل ہو جائین اور بے دہشت ثواب حاصل کرین —

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو لکھا
(مین تصویرین طیار کر کے وہان لیجاؤنگا حامیان مدرسہ کے نہایت عمدہ و خوب صورت اور
مخالفان مدرسہ کی نہایت ہیبت ناک اور بدصورت) مسلمان تسلیم کرتے ہین کہ سید احمد خانصاحب
کو یہان اس سے کچھہ بحث نہین کہ تصویر کھینچنا اور کھچوانا اور تصویرون کو گھر مین رکھنا شرعًا جائز ہی یا نہین
اونکو تصویر سے شوق ہی وہ تصویرین کھچوا کر اپنے گھر مین رکھتے ہین تاکہ فرشتے اونکے گھر مین نہ اسکین گو یہ
شوق ملحدانہ ہو لیکن یہ شوق اونکا اونکے مدرسہ کو نہ لیے بیٹھتا ہی اسلیے کہ جب یہ مدرسہ باعث اس تصویر گستری کا جو معصیت
ہی ہو گا تو مسلمان مدد دینا اس مدرسہ مین کیونکر جائز خیال کر سکین گے صحیحین مین روایت ہی
کہ کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اشد الناس
عذابا عند اللہ المصورون یعنی سخت تر آدمیون کی ازرو عذاب کے نزدیک اللہ تعالے کے تصویر بنانے والے
ہین اور بھی صحیحین مین روایت ہی کہ ابن عباسؓ نے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورہا نفسًا فیعذبہ فی جہنم یعنی ہر تصویر بنانیوالا

ذکر تصویر بنانیکا

آتش دوزخ مین ہی پیدا کریگا اللہ تعالے اوسکے لیے بعوض ہر صورت کے کہ بنائی تھی اوسنے
ایک شخص کو پس عذاب کرتا رہیگا وہ شخص اوس تصویر بنانے والے پر جہنم مین —
اور صحیح بخاری مین روایت ہی کہ ابن عباس رضی نے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے من صوّر صورۃ عُذّب وکُلّف ان ینفخ فیہا ولیس بنافخ یعنے جسنے کھینچی کوئی صورت عذاب
کیا جاویگا اور تکلیف دیا جائیگا اسکی کہ روح پھونکے اوس صورت مین اور نہ روح پھونک سکنے والا ہوگا —
اور صحیحین مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ انہا اشترت نمرقۃ فیہا تصاویر فلما رآہا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہہ الکراہۃ قالت فقلت یا رسول اللہ اتوب الی
اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ہذہ النمرقۃ قالت قلت اشتریتہا لک
لتقعد علیہا وتوسدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ ویقال
لہم احیوا ما خلقتم قال ان البیت الذی فیہ الصورۃ لا تدخلہ الملائکۃ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
خریدا ایک تکیہ جس مین تصویرین تھین سو جب دیکھا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے رہے دروازے
پر پس نہ آئے گھر مین سو کہا عائشہ رضی نے کہ پہچانا مینے چہرہ مبارک مین ناخوشی کو اس تکیہ کی وجہ سے کہا عائشہ رضی
نے پس کہا مینے ای رسول خدا کے توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کے اور اوسکے رسول کے کیا گناہ کیا
مینے تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہی اس تکیہ کا کہا عائشہ رضی نے کہا مینے خریدا ہی اسکو
آپکے لیے تا کہ بیٹھین آپ اسپر اور تکیہ لگائین اسکا پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
اصحاب ان صورتون کے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کے اور کہا جائیگا اونسے زندہ کرو اوسکو
جو بنایا ہی تمنے اور فرمایا تحقیق وہ گھر جس مین تصویر ہی نہین داخل ہوتے ہین اوسمین فرشتے —
ان احادیث کی رو سے تصویر بنانا اور اوسکا گھر مین رکھنا ممنوع ہی اور فرق نہین ہی تصویر ذی ظل
اور غیر ذی ظل مین اسلیے کہ اوس تکیہ مین جسکی وجہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پر غصہ
ہوے تصویرین غیر ذی ظل تھین نہ ذی ظل پس قول اوسکا جو تصویر غیر ذی ظل رکھنے کو لا باس بہ کہتا ہی
باطل ہی جیسا کہ نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی اور حکم تصویر کھنچوانے والے کا حکم تصویر کھینچنے
والے کا ہی اسلیے کہ رضا اور امر ساتھ معصیت کے بھی معصیت ہی باقی اگر کسی مسلمان نے جسپر متقی ہونیکا
سید احمد خان صاحب تعریض کرتے ہین شیطان کے اغوا سے اپنی تصویر کھنچوائی ہو اور

پھر اس سے تائب ہوگیا ہو تو یہ فعل اوسکا قابل اعتبار اور لائق استناد نہین ہو سکتا ہی اور نہ نعوذ باللہ انکو اسپر خوش ہونا چاہیئے کہ میرے وسوسہ نے اس مین اثر کیا اس لیے کہ اوس مسلمان بیچارہ کو تو یہ نصیب ہو گئے اور پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین بھی سید احمد خانصاحب نے جو لکھا کہ (ہان بیشک دنیاوی علوم جو ہم پہلے پڑھتے تھے اون کو ہم اس زمانے مین کچھ مفید نہین سمجھتے بلکہ صحیح بھی نہین سمجھتے اسلیے بعوض اون دنیاوی علوم کے وہ دنیاوی علوم پڑھایا چاہتے ہین جو اس زمانہ مین مفید ہین اور جنکا جاننا انسان کو دنیا مین انسان بننے کے لیے نہایت ضرور ہی اور جنکے نجاننے سے ہماری قوم کا لکھا پڑھا شخص بھی محض کودن رہتا ہی ہماری رائے مین دنیا مین قومی عزت اور قومی بہبودی اور قومی آسودگی اور قومی تمول انھی علوم کے جاننے پر منحصر ہی اور ذریعہ حصول معاش بھی وہی علم ہین خواہ وہ ذریعہ سرکاری نوکری کا ہو یا تجارت کا یا اور کسی پیشہ کے اختیار کرنے کا اور اس لیے اونھین علوم کے رائج کرنے کے لیے اس دار العلوم کے قائم کرنے کی تجویز ہوئی ہی ---

اس مین مسلمانون کا یہ قول ہی کہ مراد سید احمد خانصاحب کی دنیاوی علوم سے جو پہلے پڑھے جاتے تھے کیا ہی آیا حساب اور ہندسہ اور ہیئت اور منطق اور طبعی اور آلہی یا کوئی اور علوم اگر مراد شق ثانی ہی تو اوسکا بیان کرنا اونکو لازم ہی اور اگر مراد شق اول ہی تو حساب اور ہندسہ اور ہیئت کو اس زمانے مین کچھ مفید نسمجھنا باوصف اسکے کہ جن دنیاوی علوم کو اس زمانے مین سید احمد خانصاحب مفید سمجھتے ہین اور اونکو پڑھانا چاہتے ہین اون مین حساب اور ہندسہ اور ہیئت کے کچھ مسائل اور مباحث معدود ہین گو وہ اب کمال وسعت ہو جانا حساب اور ہندسہ مین خیال کرتے ہین لیکن اصول سابق سے اصول حال کو کچھ مختلف نہین جانتے سو ہم اگرچہ اون کے اس خیال کو صحیح فرض کرلین مگر اسوجہ سے یہ علوم جو پہلے پڑھے جاتے تھے غیر مفید نہین ہو سکتے مقصود کسی علم کی تعلیم سے صرف اوسکے مسائل کا گو مختلف طور پر بسبب اختلاف مذاہب کے ہون ساتھ اون کے اصول کے معلوم کرا دینا ہی جس سے استعداد اور قوت اس قدر حاصل ہو سکے کہ اونکا جاننے والا موافق اپنے فہم اور ادراک کے اوسمین وسعت دے سکے اور جیسی کسی نے کچھ وسعت دی ہو اوسکو سمجھ سکے اور یہ علوم جو پہلے سے پڑھے جاتے ہین اسکے لیے کافی ہین ؛

علم ہیئت جو پہلے سے پڑھا جاتا ہی سید احمد خانصاحب اوسکو اور اوسکے اصول کو بالکل غلط کہتے ہین اونکے
اس قول کو اونکی بے علمی اور ناواقفی پر محمول کرتا ہون اگر اونھون نے علم ہیئت کی کتابین جو پہلے سے
پڑھی جاتی ہین دیکھی اور سمجھی ہوتین تو وہ ہرگز اسکے قائل نہوتے کتب علم ہیئت مین مذاہب مختلفہ ہر
مذہب کے دلائل کے ساتھہ مذکور ہین جاننے والا ان مذاہب اور دلائل کا اپنی استعداد کے موافق
ایک مذہب کو ساتھہ قائم کرسکنے دلائل کے اختیار کرسکتا ہی اور اور مذہب کو باطل کرسکتا ہی اور اس
اختیار اور ابطال کی وجہ سے نہ وہ علم ہیئت جو پہلے پڑھا جاتا ہی غیر صحیح ہوسکتا ہی اور نہ اوسکے اصول بالکل
غلط قرار پاسکتے ہین اور باوصف مفید سمجھنے علم ہیئت کے جو اب جاری ہی غیر مفید سمجھنا اوس علم ہیئت
کا جو پہلے سے پڑھا جاتا ہی قابل تسلیم نہین ہی کہ مقصود جو تعلیم علوم سے ہی وہ تعلیم اس علم ہیئت سے
جو پہلے سے پڑھا جاتا ہی حاصل ہی اور جسقدر استیعاب مسائل مذاہب مختلفہ کتب قدیمہ علم ہیئت مین
ہم پاتے ہین اوسقدر کتب جدیدہ علم ہیئت مین ہرگز نہین پاتے گو کسی مسئلہ مین ایک مذہب پر کچھہ
نئے دلائل قائم کیے گئے ہون مثلاً کتب قدیمہ مین جیسے مذہب ارض کے ساکن ہونیکا ساتھہ اوسکے
دلائل کے مذکور ہی ویسے ہی مذہب ارض کے متحرک بالاستدارۃ ہونیکا گرد مرکز کے مغرب سے مشرق
تک جو مذہب ایک قوم کا ہی قدماے یونانیین مین سے ساتھہ اوسکے دلائل کے بھی مذکور ہی اب اگر کسی
نے مذہب قدماے یونانیین اختیار کرکے کچھہ نئے دلائل سے اوسکو ثابت کیا ہو تو اس سے وہ کتب قدیمہ
جنمین یہ مذہب بھی مذکور تھا گو اثبات اس مذہب کے دلائل اون مین اور ہی ہون غیر صحیح او غلط
اور غیر مفید نہین ٹھہر سکتے ہین باقی منطق او طبعی اور الٰہی کا حال یہ ہی کہ منطق کے قواعد کلیہ یقینیہ
ہین اونمین کچھہ تغیر نہین ہوسکتا اور ہر علم مین وہ مفید ہی اور طبعیات اور الٰہیات کا جاننا واسطے
سمجھنے مسائل کلام کے جو علوم مذہبی مین سے ہی ضروری ہی اور قطع نظر اسکے کہ منطق او طبعی اور الٰہی
معدات علوم دینیہ مین سے ہین جو حدت ذہن اور سرعت ادراک اور تیزی فہم اور دقت نظر اور طلاقت
لسانی و فصاحت بیانی او خوش تقریری اور مذاق تحریری اور بال کی کھال نکالنا اور حق و باطل
مین جلد امتیاز کرلینا اور ایک دعوے کو مختلف طریقون سے بیان کرنا اور مختلف دلائل سے اوسکو ثابت
کرنا اور مقدمات دلیل کو حسن اسلوبی سے ترتیب دینا اور ہر بات کا نتیجہ صحیح نکال لینا جسکی ضرورت
ہم دنیاوی کامون مین بہت دیکھتے ہین انھین علوم سے حاصل ہونا متصور ہی پس ان علوم کو

مفید نہیں سمجھنا بلکہ ان علوم کو صحیح بھی نہ ماننا صرف نتیجہ بےعلمی کا ہی عنین لذت جماع کی نہیں جان سکتا ہی
کور با ورنہ اد کیفیت الوان نہیں دریافت کر سکتا ہی طفل امروزہ کو خذف اور زر اور سنگ و جواہر میں تمیز
نہیں ہو سکتی ہی دیوانہ اور بورے آدمی کو نفع اور نقصان کی سمجھ نہیں ہو سکتی ہی تیلی عطر نہیں بنا سکتا ہی
خوگیر دوز جبہ او قمیص نہیں سی سکتا ہی ٹاٹ بننے والا اطلس و کمخواب اور کمل بننے والا بانات اور دوشالہ
نہیں بن سکتا ہی ع بوریا باف گرچہ بافندہ است ٭ نہ برندش بکارگاہ حریر ٭ جاکٹ پتلون
گرگابی پہن لینے سے میز و کرسی پر بیٹھکر چھوری اور کانٹے سے کھانا کھا لینے سے کوئی ہندوستانی
شیخ ہو یا سید نامدار بھنگی ہو یا چمار یورپین نہیں بن سکتا ہی کسی مدرسہ کی کمیٹی کے ممبر بن جانے سے
کچھ علوم کے نام سنکر یاد کر لینے سے کوئی جاہل کندۂ ناتراش عالم نہیں ہو سکتا ہی ع ہزار نکتۂ باریک تر
ز مو اینجاست ٭ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ٭ ہاں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جو علوم مدارس گورنمنٹ میں تعلیم
ہوتے ہیں وہ اسواسطے حاصل ہونے نوکری سرکاری کے نہایت مفید ہیں اور تجارت اور پیشہ کے اختیار
کرنے میں اور انتظام ریاست اور زمینداری میں بھی کچھ فائدہ مند ہیں سو اسکے لیے مدارس گورنمنٹ
کافی ہیں کسی اور نئے مدرسے کی اسکے لیے کچھ ضرورت ہم نہیں دیکھتے ہیں لیکن یہ سب علوم دنیا میں
انسان کے پیٹ پالنے کے لیے ہیں دنیا میں انسان کے انسان بننے کے لیے یہ علوم کچھ ضرور
نہیں سمجھے جاتے ہیں بہت ان علوم کے جاننے والے لکھے پڑھے شخص ہماری قوم میں سے وحشی اور
کودن رہتے ہیں کچھ انسانیت اون میں نہیں آتی اور بہائم سیرتی اونکی طبیعت سے نہیں جاتی ہی بس
انسان کو انسانیت علوم قدیمہ مذہبی اور غیر مذہبی ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہی اور قومی
عزت اور انسانی وقعت انھیں علوم کے جاننے پر منحصر ہی اور قومی بہبودی اور قومی آسودگی
اور قومی تمول کسی علم اور فن کے جاننے میں ہم منحصر نہیں سمجھ سکتے ہیں بہت انگریزی دان اور علوم
اور فنون کے جاننے والے افلاس میں گرفتار اور ذلیل و خوار ہیں اور ہزارہا انگریزی نجاننے والے
بےعلم ناواقف ان فنون سے آسودہ اور متمول اور دنیا میں باوقار ہیں ع اگر بہر سر موئیت ہنر دو صد باشد
ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد ٭ لیکن اسکا ہمکو انکار نہیں کہ علوم و فنون کا جاننے والا شخص معزز
اور محترم ہوتا ہی اور ہمیشہ قدر و منزلت کے ساتھہ روٹی کھاتا ہی بخت آسودگی اور تمول میں ہی گو وہ
اسپر موقوف نہیں ع بخت و دولت بکاردانی نیست ٭ جز بتائید آسمانی نیست ٭

اور پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر ۱۲۹۰ ہجری مین بھی سید احمد خانصاحب نے جو لکھا) (بلا شبہہ میری رائے ہی اور اسپر نہایت مضبوط ہون کہ مسلمان لوگون کو تعلیم سے زیادہ تربیت کی حاجت ہی اونکے غچلے پنے کی عادت اونسے چھوڑانا اونکو صفائی و پاکیزگی کی عادت ڈالنا اونکی رفتار وگفتار و پوشاک کو درست کرنا نہایت ضرور ہی اور جب وہ وقت آویگا او منتظمان مدرسہ کی کمیٹی جمع ہو گی اور مین بھی اگر زندہ ہونگا اور اوس کمیٹی کا ممبر منتخب ہونگا تو نہایت فصیح اور بلیغ تقریر سے جو میرے ولمین ہی وہ اور ممبرون کے دل مین بھی ڈالنا چاہونگا اور جہانتک میرے بیان مین طاقت ہی مین اپنی رائے کی خوبی اور صحت اور سچائی اور مفید ثابت کرنے مین کوشش کرونگا اگر ممبران کمیٹی میری رائے کے موافق ہو گئے تو مین یقین کرونگا کہ مسلمانون کی بد اقبالی کے دن گئے اور بہتری کے دن آئے اور اگر میری رائے منظور نہوئی تو سمجھونگا کہ ابھی تھوڑی سی نحوست مسلمانون پر باقی ہی) سو مسلمان کہتے ہین کہ ہم مطابق اعتقاد سید احمد خانصاحب کے آپ مین غچلے پنے کی عادت سوا اسکے نہین پاتے ہین کہ بیٹھکر پیشاب کرتے ہین قدمچون سے سُرین کو علیحدہ رکھکر پاخانہ پھرتے ہین ڈھیلے اور پانی دونون سے استنجا کرتے ہین کھانا ہاتھ دھوکر کھاتے ہین حلال جانور ذبح کیے ہوؤنکا گوشت اور پاک چیزین تناول کرتے ہین اور پھر بعد کھانا کھانیکے ہاتھونکو مَل مَل کر دھوتے ہین اور مُنہہ کو کلی اور غرارے سے صاف کرتے ہین اور پھر ہاتھ اور مُنہہ کو رومال سے پوچھتے ہین اور جبہ و قمیص اور ازار اور پاجامہ اور مسلمانی جوتہ پہنتے ہین اور عمامہ سر پر رکھتے ہین اپنی جو زبان ہی ملکی بھائیون سے اوسمین کلام کرتے ہین کسی ایسے شخص کے بول چال کا جو ہماری زبان کے سنجاننے کی وجہ سے کچھہ غلط بولتا ہی تتبع نہین کرتے ہین اور کسی ایسے قول اور عقیدے کو جو کتاب و سنت اور اجماع امت سے باطل قرار پاچکا ہی اور سید احمد خانصاحب اوسکے موجد ہین غلط کہتے ہین ٭

اور صفائی اور پاکیزگی کی عادت جسکو سید احمد خانصاحب جانتے ہین کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرین قدمچہ پر سُرین جماکر پاخانہ پھرین پیشاب کے بعد بالکل استنجا نکرین براز کو صرف کاغذ سے پوچھہ ڈالین اوسکے بعد پانی نلین سُور اور گلا گھٹی مرغی کا گوشت چھوری کانٹے سے کھائین پانی کی جگہہ شراب پیین یا جسوقت میز پر سُور کا گوشت کھایا جاتا ہو شراب پی جاتی ہو بخوشی بیٹھکر کھانا تناول کرین اوس کھانے کو جو نجس پانی سے پکایا گیا ہو اور نجس برتنون مین یا جنکو بھنگیون نے نجس پانی سے دھویا ہو

رکھا گیا ہو خوب مزے لے لے کر کھائین پھر بعد کھانا کھا چکنے کے بدون کلّے اور غرارے کے رومال سے منہ پونچھ لین اور جاکٹ پتلون گرگابی جس سے ہندوستانی آدمی مانند جنٹلمینون کے معلوم ہوتا ہے پہنین غیر ملک کے لوگونکا تتبع کرکے اپنی زبان مین غلط طور پر کلام کرین اور اون اقوال اور عقائد کو جو مندرج تہذیب الاخلاق خانہ ساز سید احمد خانصاحب ہین اور بعض اونمین سے استفتا ہی ذیل مین مذکور مذہب بنائین سو ہم لوگ اس صفائی اور پاکیزگی کی عادت کرنے سے پناہ مانگتے ہین اور اپنی اوس غلیظ پنے کی عادت مین رہنا چاہتے ہین ۔ مصرع ۔ ترسم از خرابی ایمان کہ می برد ۔ محراب ابروی تو حضور نماز من ۔ اور جس مدرسہ مین اس صفائی اور پاکیزگی عادت ڈالنے کی اور اسلامی عادت جسکو غلیظ پنے کی عادت سید احمد خانصاحب کہتے ہین چھوڑانیکی تربیت منظور ہوا وسمین چندہ دینے کا استفتا علمای اسلام سے ہمنے کیا تو اونھون نے بالاتفاق چندہ دینا اوسمین مدد دینا معصیت مین قرار دیکر اس سے منع کیا ہی لہذا ہم استفتا اور عبارات جوابات علما ساتھہ اونکے مواہیر اور دستخطونکے مندرج ذیل کرتے ہین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتا

کیا فرماتے ہین علمای اسلام اسمین کہ علیگڈھہ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور وغیرہ بلاد مین مدارس اسلامیہ جنمین صرف نحو فقہ اصول حدیث تفسیر فرائض منطق حکمت پڑھی جاتی ہی مسلمانون کے چندے سے مقرر ہین اب ایک شخص جسکے یہ اقوال ہین کہ ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے اختلاف ہی جو مذہب نیچر یعنی اصلی حالات فطرات انسانی کے خلاف ہی وہ صحیح نہین اور جو نیچر کے مطابق ہی وہ صرف ایک مذہب ہی جسکو مین ٹھینٹ اسلام کہتا ہون جو بدعات محدثات اور غلط خیال اجماع سے اور خطائی اجتہادات سے اور ڈھکوسلہ قیاسات اور شکنجہ اصول فقہ مخترعہ سے مبرا ہو اور مین سمجھتا ہون کہ جو شخص تقلید سے علیحدہ ہو کر غور کریگا یقینی جانیگا کہ اکثر عالمون نے قرآن مجید کی حالت کی نسبت غلط فہمی کی ہی تفسیرین یہودیون کے قصون سے بھری ہوئی ہین اور رومن کیتھلک کے فرقہ سے اخذ کی گئی ہین اور احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث

قابل یقین نہین ہی — سیر کی کتابین مانند مہابھارت اور الف لیلہ کے قصہ کے ہین اور سوا اسکے اوسکو انکار ہی وجود شیطان اور وجود آسمان اور ملائکہ اور عموم طوفان نوح ع اور عموم بعثت حضرت نوح ع سے پرند منخنقہ کو جسکو نصاری نے گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو حلال کہتا ہی معراج کو ایک خواب قرار دیتا ہی تصویر کھینچنے پر اصرار کرتا ہی اور اوسکو جائز سمجھتا ہی اور اس قسم کے بہت سے امور اس شخص کی رائے مین موجب تہذیب ہین ایک نیا مدرسہ اس تمہید سے مقرر کرنا چاہتا ہی کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مانند مدرسۂ علیگڑھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور وغیرہ لغو اور بیفائدہ ہین کچھ اونسے فائدہ قومی اور تہذیب اور آزادگی حاصل نہین ہوتی ہی بلکہ عمر اون مین ضائع ہوتی ہی اور ہمیشہ آدمی اون مدارس مین پڑھنے سے غلامی کی حالت مین رہتا ہی مدرسۂ جدیدہ مین تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی اوس طریقے سے ہوگی جس سے تہذیب اور آزادگی حاصل ہو پس اس مدرسۂ جدیدہ مین جسکو ایسا شخص بدعقیدہ اس منشا سے کہ اس مین تربیت اور تعلیم مذہبی اور غیر مذہبی اوس طریقے سے ہو کہ جس سے وہ تہذیب جو میری رائے مین ہی حاصل ہو اور وہ بے تہذیبی اور قید جو تعلیم مدارس اسلامیہ موجودہ سے حاصل ہی رفع ہو بنانا چاہتا ہی مسلمانون کو ابتداءً یا بعد موقوف کرنے چندہ مدارس اسلامیہ موجودہ کے چندہ دینا باوجود خوف اعانت کے معصیت پر درست ہی یا نہین بینوا توجروا

جواب علمای لکھنؤ فرنگی محل وغیرہ

وجود ملائکہ قرآن اور احادیث سے ثابت ہی اور ایمان بالملائکہ ہر مسلمان پر فرض ہی اور جو شخص انکار کریگا وجود ملائکہ کا اگر عناداً انکار کرتا ہی اور نصوص قطعیہ شرعیہ کو رد کرتا ہی وہ کافر ہی اور اگر تاویلات باطلہ اور اشارات باطنہ پر اونکو محمول کرتا ہی تو وہ فاسق اور ملحد ہی وعلی ہذا القیاس وجود شیطان اور اجنہ کا منصوص قطعی ہین اور منکر اوسکا شیطان ہی بلکہ اوس سے بھی زائد کیونکہ خود شیطان کو بھی اپنے وجود کا انکار نہین ہی حافظ جلال الدین سیوطی حبائک فی اخبار الملائک مین لکھتے ہین

قال اللہ تعالے آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ قال البیہقی فی شعب الایمان الایمان بالملائکۃ ینتظم معانی احدہا التصدیق بوجودہم والثانی انزالہم منازلہم واثبات انہم عباد اللہ وخلقہ والثالث الاعتراف بان منہم رسلا یرسلہم

الی من یشاء من عبادہ انتہی اور حافظ بدر الدین شبلی آکام المرجان فی احکام الجان مین لکھتے ہین
قال امام الحرمین اعلموا ان کثیرا من الفلاسفۃ وجماہیر القدریۃ وکافۃ الزنادقۃ انکروا الشیاطین والجن
ولا یبعد لو انکر ذلک من لا یتدبر ولا یتشبث بالشریعۃ وانما العجب من انکار القدریۃ مع نصوص
القرآن وتواتر الاخبار واستفاضۃ الآثار انتہی اور وجود آسمان منصوص قرآنی ہی منکر اوسکا تابع
وسواس شیطانی ہی اور حرمت منخنقہ طیور منصوص عموم کلام رب غفور ہی اور سلف سے تا خلف اتفاق
اسپر ماثور ہی انکار اوسکا موجب گمراہی وفجور ہی اور عموم طوفان نوح وعموم بعثت نوح علی نبینا و
علیہ الصلوۃ والسلام اور وقوع معراج نبوی در یقظہ مذہب عامۂ اہل سنت ہی منکر اوسکا بعد ظہور آثار
وشہرت اخبار از جملۂ اہل بدعت ہی اور اہانت کتب حدیث وفقہ واصول وسیر وتفسیر ونسبت غلط
فہمی ودروغگوئی بطرف جم غفیر باعث استحقاق عذاب سعیر ہی اہل اسلام کا اسپر اتفاق ہی منکر اوسکا
خارج از دائرہ اسلام منیر ہی اور مذہب نیچیر خدا جانے کیا بلا ہی ہر متشرع اور متدین کو اوسکے قبول سے
ابا ہی حق جلشانہ کلام پاک مین ارشاد کرتا ہی وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی
الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ اور بھی ارشاد ہوتا ہی اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ہر مسلمان کو حق جلشانہ
اتباع شریعت محمدیہ پر قائم رکھے اور مذہب نیچر ومشرب بدتر سے محفوظ رکھے جو شخص کہ اعتقادات
اوسکے فاسدہ ہین جو کہ سوال مین مسطور ہوے ہین وہ شخص مخرب دین ابلیس لعین کے وسوسہ سے
صورت اسلام مین تخریب دین محمدی کی فکر مین ہی اور بنام تجدید مدرسہ جدیدہ افساد شریعت
اوسکی منظور نظر ہی جو چیزین کہ اوسکی راے مین موجب تہذیب ہین اہل سنت کے نزدیک باعث
تخریب ہین فالحذر الحذر یا ایہا المسلمون والہرب الہرب یا ایہا المومنون ایسے شخص کی معاونت
اقامت مدرسہ مین کہ فی الحقیقت وہ مدرسہ نہین بلکہ مفسدہ ہی حرام ہی بلکہ اوسکے مذہب جدیدہ کا
ابطال لازم کافہ انام ہی اگر احیاناً اوس شخص نے کوئی مدرسہ قائم کیا تھوڑے عرصے مین دین محمدی
مین فتور واقع ہو جائیگا اور تمام انتظام شریعت برہم ہو جائیگا ہر شخص کو لازم ہی کہ ایسے شخص کی معاونت
سے اجتناب کرے اور جو لوگ کہ بسبب غفلت کے یا بطلب نام آوری دنیوی کے یا بغرض خیر خواہی
کے ارادہ شرکت کا رکھتے ہون اونکو اس آفت سے بچاوے ورنہ جب یوم الجزا مین حضرت مالک
الملک کے سامنے ایسی معاونت بد سے استفسار ہوگا جز حسرت وافسوس کے کچھ جواب نہ بن پڑیگا

اقول قولی ہذا وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد وہذہ تذکرۃ لمن شاء المتذکرۃ فمن شاء
ذکرہ ومن عاون عدمن ارباب الفساد واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب حررہ الراجی عفو ربہ
القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی وحفظہ عن موجبات الغی فقط

محمد عبد الحی ١٢٦٩ ابو الحسنات

اصاب المجیب کتبہ اضعف العباد
محمد فضل اللہ عفی عنہ

ذالک فضل اللہ ١٢٥٩

اصاب من اجاب نمقہ خادم
اولیاء اللہ الکریم محمد ابراہیم
غفرلہ اللہ الرحیم ابن مولانا
مولوی علی محمد مرحوم ومغفور

الجواب صحیح والمجیب نجیح ...... العبد
الٰہی بخش عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ برب الناس من شر الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس سبحان اللہ جو لوگ کہ آپ کو محمدی بتاتے تھے اور قید مذہبی سے چھوٹ کر اپنے منہ میان مٹھو مجتہد کہلاتے تھے بحکم ٥ کب تک چھپے گی کہیری تو بتون کی آڑ مین آخر کو عام ہو کے رہیگی بزار مین تو آج وہ کھل گئی عیسائیت کجا نیچریت کے پلے مین پل گئی جانتے ہو نیچر کیا ہی نیچر بر وزن کیچڑ ایک لغت یورپ یادر ہوا ہی انگریزی زبان مین اسکے معانی بہت ہین ازانجملہ خواہش طلبی اور خود طلبی یعنی جس چیز پر جی جھکے اوسکے کرنے مین نہ رکے مرغوب کو حلال جانے گو کسی مذہب مین حرام ہو مہروب کو حرام جانے گو کسی مشرب مین حلال ہو اور یہی حال ہی اور معنون کا کہ قطع نظر اطلاق عنانی اور بیقیدی اور بے ایمانی کے ہر ایک منفردگار و مطلق و ابیدینی اور خود رائی اور خود بینی اور خود نمائی وما فیمعناہا پر دلالت کرتا ہی مطابقۃ خواہ تضمناً خواہ التزاماً اور اس قاعدہ کے پیرو کو انگریزی محاورہ مین نیچرلاسٹ کہتے ہین یعنی پیروی کرنیوالا نیچر کا پس نیچرلاسٹ نے اگرچہ فی زماننا یورپ مین اسقدر زور پکڑا کہ تقریباً ستر لاکھ کے عدد کو پہونچا ازانجملہ چھیاسی ہزار انگلستان مین او چالیس ہزار لندن مین لیکن بحمد اللہ کہ عقلای مسیحیہ وفضلای دیار اور امصار مین تحریراً بالمکاتبۃ وتقریراً بالمشافہۃ بخوبی گوشمالی فرمارہے ہین اور اونکو ٹھیٹے دال کا بھاؤ بتارہے ہین اسٹاڈو صاحب کی کتاب ایڈوانسڈ ریڈ اور ہارڈی صاحب کی کتاب ٹراکسن

ٹو اسکے سبب چرس وغیرہ ہماہین دیکھو تو کس طرح کھُل گیا نیچریون کی مذہب او رمکاری اور نالایقی اور
عیاری وغیرہا مین قبایح بالا تحصے مذکور و مسطور ہی نیچر اسپر بھی اگر کوئی نیا نیچری نہ شرماے اور
بطمع ترقی جاہ چاہے ہے کہ اس نجی کچھی بلا کو ہندوستان مین پھیلاے تو ہمارے علمای محمدیہ نے جسطرح
فلاسفہ اور اہل اعتزال اور اونکے کوچک ابدال ارباب خیال کی دھجیان اُوڑائین اور اونکو عدم
کی راہین دکھائین اوس سے زیادہ اس نیچر کا سنیچر اوتارینگے اور شواظ من نار کے برہین کو انبر
مار دینگے ذرا جگر مجے دل لیچر پیر و نیچر سر دست یہ تو فرمائین کہ قبل قبول نیچریت کے تو پہلا دھرم
کھو چکے تھے اور آپ کے سارے کرم ہو چکے تھے لندن مین جاکر جاکٹ پتلون پہن آے خمر خنزیر
در کنار گلا گھونٹی مرغی کے کھانے مین نہ شرمائے سنیات ادر محرمات کی نسبت مشاقی ہی بنات اور
امہات کی بابت اختیار باقی ہی کیا یہ آرزی ہی یعنی نحوست کے وسین جائیگا خطاب پائے پھر کیا باقی رہا تھا جو نیچر
طریقہ کی جانب للچائے کیا جی چاہتا ہی کہ لاٹ پادری نجایکے اور جناب میم صاحبہ کو لیڈی کہلائیے
یہ نیچری ہوے کلاہ خسری و تاج شاہی بسر گل کی رسد جانتا و کلاہ بان بقول بعض نیچریون کہ ہر قوت
جسمانی کے ہر تقضا کو پورا کرنا چاہیے تاکسی قوی کے حرمانی لازم نہ آے شاید بمقتضاے قوت شہوت
پانی پت کرنال کا خیال آیا ہوتا اوس جانب کو لوٹیے کچھ دنون وہان کا مزہ لوٹیے تو برای خدا
ذرا پیش و پس کو کارفرمائیگا پیش و پس کو یکسان نہ بنائیگا ہے برگ عیشی بگور خویش فرست
کس نیارد زپس تو پیش فرست غرض جب حال نیچر اور نیچریون کا بخوبی واضح ہوا کہ یہ لوگ ہوا جس
نفسانی کے باربردار ہین اور وساوس شیطانی مین گرفتار تو اب انکا قول ماننا بہ بول سرتاپا باطل
ہی اور حلیہ و دیانت سے عاطل ہرگز ان کے انکار سے کوئی امر شرعی مثبت مثل وجود آسمان
و ملائکہ و شیطان و عموم طوفان و بعثت حضرت نوحؑ اور ثبوت معراج صاحب البراق و التاج
اور صحت کتب تفاسیر معتبرہ و احادیث صحیحہ و اصول فقہ و قیاسات حقہ مجتہدین و صحت کتب
سیر متقدمین و متاخرین و امثال ہذا محال الاتحصے باطل نہین ہو سکتا اسواسطے کہ براہین نقلیہ و
عقلیہ ان امور اور اونکے مضامین پر بجای خود قائم ہین اگر منکر کو مطلوب ہونگے مین بعد گزارش
کیے جائینگے ہمر دست مستفتی کے اصل سوال کا جواب ضروری ہی فاقول۔
ہو المصوب جن علوم و فنون کی ترویج اور اشاعت سے شریعت ناسخہ جملہ شرائع سابقہ

ی تعطیل لازم آوے اور اوسکا ثمرہ زندقہ اور الحاد کی حد کو پہونچاوے نیچر ہو خواہ اور کوئی قاعدہ
ہو اونکے مروج اور ساعی کی اعانت دینکے اہانت ہی وبحکم کلام ملک العلام وحدیث خیر الانام علیہ الصلوٰۃ
والسلام سخت معصیت بلکہ حرام قال اللہ تعالے تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم
والعدوان ہ واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب یعنی آپس مین مدد کرو نیک کام پر اور پرہیزگاری
پر اور نہ مدد کرو گناہ پر اور زیادتی پر اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ کا عذاب سخت ہی اور ظاہر ہو کہ نیچر سے
بڑھکر اور کون گناہ کا کام ہی پس اسکی ترویج اور اعانت حرام ہی اور حدیث مین ارشاد ہی کہ من اعان
صاحب البدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام یعنی جسنے مدد کی بدعتی کی مقرر وہ آمادہ ہوا اسلام
کے ڈھانے پر اور شک نہین کہ یہ نیچر یہ خام خیال مبتدع اور ضال ہی حضرت امام اعظم مجتہد مقدم کے
احتیاط اور تقاوت اسمیات مین اسقدر بڑھی تھی کہ آپ قید تھے اوس حالت مین کسی ظالم نے
آپ کو قلم دیا کہ اسکو درست کر دیجیے باوجود خوف اذیت نہ آپ نے قلم ہاتھ مین لیا نہ اوسکو تراش دیا
اور کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ تیری اسیقدر اعانت کے سبب کہین تیرے زمرے مین نہون اسواسطے
کہ حقتعالی فرماتا ہی احشروا الذین ظلموا وازواجہم وما کانوا یعبدون من دون اللہ فاہدوہم الی صراط
الجحیم ہ وقفوہم انہم مسئولون ہ یعنی جمع کرو ظالمون کو اور اونکے جوڑون یعنی مددگارونکو اور
جسکو وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا پھر چلاؤ اونکو راہ پر دوزخ کے اور کھڑا رکھو اونکو اونسے پوچھنا ہی سبحان
اللہ کیا پاسداری اور کسقدر خوف احکم الحاکمین تھا کہ قید کی حالت مین بھی حق بات کہنے سے باز نرہے
انھین باتون سے پیشوا اور مجتہد ہوے اب جس کسیکو عذاب شدید مین آنا اور ہدم اسلام پر آمادہ ہوجانا
اور ظالمون کے ساتھ حشر پانا منظور ہو وہ علوم باطلہ خصوصًا نیچر کی ترویج اور اشتہار اور اوسکے مروج
نیچر کا معین اور مددگار رہے مصرعہ من آنچہ شرط بلاغ ست با تو گفتم فاسق ہا تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ
ملال فقط واللہ اعلم وعلمہ اتقن واحکم حررہ خمقہ العبد الاواہ محمد المدعو بلطف اللہ عفی عنہ

جواب علمائی دہلی

بعد مطالعہ تحریر ہذا کے واضح و لائح ہوا کہ ظاہرا عبارات مندرجہ سوال وہر نیت کے معلوم ہوتے ہین
نہ اسکہ بالا مندرج ہی کہ جو مذہب نیچر کے خلاف ہی وہ صحیح نہین نہ معلوم کہ نیچر مذہب کیا ہی آیا مطابق مذہب
یہودیہ کے ہی یا مذہب نصرانیہ یا اسلامیہ کے وغیرہم ولیکن یہ فقیر حسب مذہب اسلامی مصطفوی

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مظہر ہی کہ جو شخص مذہب نیچر کا معتقد ہوا اور جو امر کہ قرآن شریف مین خلاف مذہب
نیچر کے ہی اوسکو بد جانتا ہو وہ بلاریب وشک کافر اور مرتد ہی کیونکہ ایسے شخص نے اپنے تمام امورات
دینی اور دنیاوی مین مذہب نیچر کو حکم قرار دیا اور کلام الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جسکی
اللہ تعالے فرماتا ہی وَهُوَ يُدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ مکروہ جانا اور مورد اس آیت کا ہوا يُرِيدُونَ أَنْ
يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا
ولیکن مذکورین آیہ کریمہ اور معتقد مذہب نیچر مین اتنا فرق ہی کہ وہ تابع شیاطین الانس والجن کے تھے
اور یہ شخص تابع خواہش نفسانی کا ہی جسکی شان مین وارد ہی أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ مگر مآل
ہر دو کا ایک ہی رہا پس اسصورت مین مصداق آیہ کریمہ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا کیونکر ایسے شخص خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ
کو مومن قرار دیا جاوے تاوقتیکہ اپنی خواہش نفسانی اور اغراض دنیاوی کو تابع حکم الٰہی اور حکم
رسول ؐ کے نکرے اور دین اسلام کو اپنا مذہب قرار ندیوے کما قال اللہ تعالی وَمَنْ يَبْتَغِ
غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ اگر ایسے اعتقاد پہ خاتمہ ہوا تو سوائے
جہنم کے دوسری جای کیا نصیب ہوگی وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَ
سَاءَتْ مَصِيرًا اسی جگہ سے ثابت ہوا کہ جو حکم اجماع مومنین سے منکر ہوا وہ بلاریب کافر
ہی کیونکہ وجوب اطاعت اللہ تعالے اور رسول اور اجماع امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مساوی ہی کما قال اللہ تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ
مِنْكُمْ پس اطاعت علمای اسلامیہ کی مثل اطاعت اللہ اور رسول کے ہی اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ ایسے شخص کو شیطان نے دنیا ہی مین مس کر کے خبط مین ڈالدیا ہی اور عقل سلیم کو سلب
کر کے چاہ جہالت مین ڈبو دیا ہی کہ قیاسات کو ڈھکوسلہ بتاتا ہی جسکی شان مین اللہ تعالی فرماتا ہی
فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ اور تفاسیر اور کتب تفاسیر اور کتب احادیث کو مثل تواریخ اور مہابھارت
کے قرار دیتا ہی اگرچہ اپنی عقل پر بڑا نازان ہی ولیکن نزد اولی الابصار کے جہل مرکب مین بھرا
ہوا ہی اور منکر ہی وجود شیطان اور وجود آسمان اور وجود ملائکہ کا جنکی تحقیق وجود مین جابجا

اللہ تعالے فرماتا ہی فَسَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّا اِبْلِیْسَ اِسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دوسری جگہ فرماتا ہی
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ اور تیسری جگہ اللہ تعالے
فرماتا ہی کہ شیطان جن سے ہی اور وجود جن کا متحقق لا اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ ماسوا اسکے اللہ تعالے نے ذریت اسکی بیان
کی ہی اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِیْ اور اولاد بغیر وجود کے کیونکر ظہور مین آوے قطع نظر اسکے
اللہ تعالی حکایۃ ابلیس سے بیان فرماتا ہی قَالَ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ متحقق ہوا کہ شیطان آتش
سے مخلوق ہی اور وجود آتش کا اظہر من الشمس پس لامحال وجود شیطان کا ثابت اور وجود ملائکہ مین صرف
یہی آیہ کافی ووافی ہی جَاعِلِ الْمَلٰئِکَۃِ رُسُلًا حاجت تفسیر نیست اور وجود آسمان مین آیات کثیرہ وارد ہین
اون مین سے قولہ تعالی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ الآیہ وقولہ تعالی اِنَّ فِیْ
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ
قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا الآیہ اور
اس سے زیادہ اور کیا خبط ہوگا کہ پرندہ منخنقہ کو حلال جانتا ہی جسکی حرمت مین صریح کلام الٓہی ناطق ہی
حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَۃُ الآیہ اب ایسے شخص کے
کفر مین کیا شک رہا کہ منکر النصوص قرانی کا ہی اور ایسے امورات واہیہ کو نسبت تہذیب کی طرف کرنی
زنگی کو ساتھ اسم کافور کے موسوم کرنا ہی پس ایسے شخص کی راہ پر چلنا اور اوسکے مدرسے مین مدد دینی
اور اپنی اولاد صغرسن کو پڑھوانا موجب ضلالت مبینہ کا ہی آیا نہ دیکھا ہی کلام الٓہی کو کہ خطاب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا ہی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ اِنَّ
اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غرض اغراض دنیوی سے دامنگیر ہوئی ہی
جس کے سبب سے مورد اس آیہ کریمہ کا ہوا ہی وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ اور
حالانکہ زندگانی دنیا کی دھوکا ہی وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ورنہ اطفاے نور اسلام
کا کہ تمام عالم مین ساطع اور لامع ہی ایک لومڑی سے کیونکر ہوسکتا ہی ؎ قاصری گر کند این طائفہ
راطعن قصور، حاشا للہ کہ بہارم بزبان این گلہ را ؛ ہمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند
روبہ از حیلہ چہ سان بگسلد این سلسلہ را ؛ آیا نہ سنا ہی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے
یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ اللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ

حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه والله یہدی من یشاء ۔ حررہ واجابہ

خاک رہ محمد مسعود نقشبندی دہلوی ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری

فقد اصاب من اجاب وقد قال اللہ تعالی فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین واللہ اعلم وعلمہ احکم

الجواب صحیح کتبہ غلام محمد ہوشیارپوری حنفی

الجواب صحیح

شہاب الدین عفی اللہ عنہ

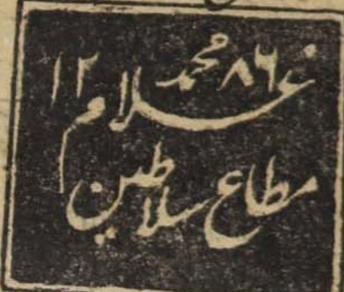

جواب استفتا از طرف علماء دہلی

جن مدرسون مین تحصیل علوم دینی ہوتی ہے ادن مین صرف کرنا مال کا موجب سعادت اور رضامندی باری تعالی کا ہے کیونکہ تعاون علی البر والتقوی ہے مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم اور جو مدرسہ کہ بنیاد اوسکی واسطے طمس رسوم شرعیہ اور شعائر اسلام کے ہوئی ہے اوس مین صرف کرنا مال کا تعاون علی الاثم والعدوان ہے کالذی ینفق مالہ رئاء الناس ولا یؤمن باللہ والیوم الآخر فمثلہ کمثل صفوان علیہ تراب فاصابہ وابل فترکہ صلدا لا یقدرون علی شیء مما کسبوا أفمن اسس بنیانہ علی تقوی من اللہ ورضوان خیر ام من اسس بنیانہ علی شفا جرف ہار فانہار بہ فی نار جہنم واللہ لا یہدی القوم الظالمین اور شک نہین کہ اس مدرسہ مذکور مین مقابلہ قرآن مجید کے احکامونکا ہوگا اور انکار کیونکہ وجود شیطان کا قرآن مجید مین ثابت ہے نص جلی سے اور وجود آسمان سے آیات بینات گواہ

ہین اسکو انکار نہین منخنقہ منجملہ محرمات ہی احادیث نبوی سے سارے احکام شریعت ثابت
غرضکہ جس مدرسہ کی بنیاد ہوید اسلام پر اوسکے معاون اور مددگار ہونا اور چندہ دینا
مٹانا اسلام اور مسلمانی کا ہی جو شخص ایسے مدرسہ کا مددگار ہوگا منکرین قرآن وحدیث مین محشور
ہوگا قال ابن سیرین لا تحمل للسلطان کتابا حتی تعلم ما فیہ وقال سفیان الثوری صاحب القلم
وصاحب الدواۃ وصاحب القرطاس وصاحب اللیطۃ بعضہم شرکاء بعض وقد صدق قال رسول
صلی اللہ علیہ وسلم لعن فی الخمر عشرۃ حتی الحامل والمعتصر وقال ابن مسعود رض آکل الربا وموکلہ
وشاہداہ وکاتبہ ملعونون علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکذا رواہ جابر وعمر عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وامتنع سفیان من مناولۃ الخلیفۃ فی زمانہ دواۃ بین یدیہ فالفرق بین علوم الدین وضدہ
ان علوم الدین ما نقل الینا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بواسطۃ الصحابۃ والتابعین الی
یومنا ہذا وہو علم القرآن باقسامہ والسنۃ والفقہ وضدہ فعلم السحر والطلسمات وعلم الشعبدۃ و
التلبیسات وغیر ذلک من علوم الفلاسفۃ التی خرجوا عن دائرۃ الاسلام حتی قال فی الاحیاء العلوم
المحمودۃ فلہا اصول وفروع ومقدمات وتتمات فہی اربعۃ اضرب الضرب الاول الاصول وہی اربعۃ کتاب
اللہ عزوجل وسنۃ رسولہ علیہ السلام واجماع الامۃ وآثار الصحابۃ والاجماع اصل من حیث انہ یدل علی السنۃ
فہو اصل فی الدرجۃ الثانیۃ وکذا الاثر فانہ ایضا یدل علی السنۃ لان الصحابۃ رض قد شاہدوا الوحی والتنزیل
وادرکوا بقرائن الاحوال وادرکوا بقرائن الاحوال ما غاب عن غیرہم عیانۃ وربما لا تحیط العبارات
بما ادرک بالقرائن فمن ہذا الوجہ رأی العلماء الاقتداء بہم والتمسک بآثارہم وذلک بشرط مخصوص
وعلی وجہ مخصوص عند من یراہ ولا یلیق بیانہ بہذا الفن الضرب الثانی الفروع وہو ما فہم من ہذہ
الاصول لا بموجب الفاظہا بل بمعان تنبہ لہا العقول فاتسع بسببہا الفہم حتی فہم من اللفظ الملفوظ
بہ غیرہ کما فہم من قولہ علیہ السلام لا یقضی القاضی وہو غضبان انہ لا یقضی اذا کان حاقنا او جائعا
او متألما بمرض وہذا علی ضربین احدہما ما یتعلق بمصالح الدنیا ویحویہ کتب الفقہ والمتکفل بہ الفقہاء والثانی ما یتعلق بمصالح
الآخرۃ وہو علم احوال القلب واخلاقہ المحمودۃ والمذمومۃ وہو مرضی عند اللہ تعالی وما ہو مکروہ وہو الذی یحویہ الشطر
الاخیر من ہذا الکتاب اعنی جملۃ کتاب احیاء العلوم ومنہ العلم بما یترشح من القلب علی الجوارح فی عباداتہا وعاداتہا وہو الذی
یحویہ الشطر الاخیر من ہذا الکتاب الضرب الثالث المقدمات وہی التی تجری منہ مجری الآلات کعلم اللغۃ

والنحو فانهما آلة لعلم كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم وليست اللغة والنحو من العلوم الشرعية فى انفسها
ولكن يلزم الخوض فيهما بسبب الشرع اذ جاءت هذه الشريعة بلغة العرب وكل شريعة لا تظهر الا بلغة فيصير تعلم
تلك اللغة آلة ومن الآلات علم كتابة الخط الا ان ذلك ليس ضروريا اذ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اميا ولو تصور استقلال الحفظ بجميع ما يسمع لاستغنى عن الكتابة ولكن صار بحكم العجز فى الغالب ضروريا القسم
الرابع المتممات وذلك فى علم القرآن فانه ينقسم الى ما يتعلق باللفظ كتعلم القرآن ومخارج الحروف والى
ما يتعلق بالمعنى كالتفسير فان اعتماده على النقل اذ اللغة بمجردها لا تستقل به والى ما يتعلق باحكامه كمعرفة
الناسخ والمنسوخ والعام والخاص والنص والظاهر وكيفية استعمال البعض منه مع البعض وهو العلم الذى يسمى
اصول الفقه ويتناول السنة ايض واما المتممات فى الآثار والاخبار فالعلم بالرجال وانسابهم واصحاب
الصحابة وصفاتهم والعلم بالعدالة فى الرواة والعلم باحوالهم ليميز الضعيف عن القوى والعلم باعمارهم
ليميز المرسل عن المسند وكذلك ما يتعلق به فهذه هى العلوم الشرعية وكلها محمودة بل كلها من فروض
الكفايات فمن اهانها فقد كفر كذا فى التتمة من اهان الشريعة او المسائل التى لا بد منها كفر ولو شبه
نفسه باليهود والنصارى اى صورة وسيرة على طريق المزاح والهزل اى ولو على هذا المنوال
كفر اللهم ارنا حقائق الاشياء كما هى توفنا مسلما والحقنا بالصالحين والله ولى التوفيق ؛ الجواب صحيح محمد على عفى عنه
كتبه محمد منصور على خان يوسفى

اسصورت مین ایسے مدرسہ مین چندہ دینا اور اوسکی اعانت کسی طرح کی کرنی بیشک اعانت
علی المعصیت ہی مسلمانون کو لازم ہے کہ اثم والعدوان کی اعانت سے بچین لقولہ تعالی
ولا تعاونوا على الاثم والعدوان الآیہ اور اون مدارس مین چندہ دین کہ جنمین اعانت علی البر والتقوی
ہے لقولہ تعالی تعاونوا علی البر والتقوی الآیہ واللہ اعلم بالصواب بلکہ
اگر چندہ دے چکے ہون تو واپس کر لینا لازم ہی فقط
واللہ اعلم کتبہ محمد ضیاء الدین المرقوم ۲۲ ربیع الثانی یوم
چہار شنبہ سنہ ۱۳۰۹ ہجری مقدسہ نبوی صلعم

الجواب صحیح

جواب استفتا از طرف مولوی محمد کریم اللہ صاحب دہلوی

در سنوح این سانحۂ ایمان زدائی و وقوع این واقعۂ ہوش ربا و ظہور این معاملۂ حیرت افزا و حدوث
این حادثۂ الحاد افشا کی تعمیر کرنا اور کروانا بقول و بفعل اس قائل کے ایسے مکان کا اور معاونت
کرنی ایسے طلبہ کی اور اپنے مال معصوم کو غیر معصوم کرنا اور ہم پایہ ہونا اس خوش عقیدہ کے کہ
جسکا حال بد مآل اس سوال مین مذکور ہی بالکل باطل اور ایسے مکان ناپاک کا نام مدرسہ رکھنا اور محل تعلیم و تحصیل
سمجھنا آدمیت سے نکلنا ہی اور زمرۂ حیوانات مین داخل ہونا ہی اعوذ باللہ من الحور بعد الکور بلکہ بالکل عالم
بلکہ صرف کرنا مال کا ایسے محل مین موجب گندہ ہونا جہنم اور ایسے محل مین ساعی ہونا ہیمہ اور حطب بنا لازم
ہی بعد امیدوار ثواب کا ہونا بروز قیامت بحکم این حاکم کمال نکال سرمدی اور رونق دینی اسکی بیرونقی
دین احمدی اور موجب ہدم بنیاد قرآن اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کیونکر صارف اموال امیدوار
ثواب کا ہووے اور کیونکر ایسے رہبر کو رہبر سمجھے اور کیونکر قیاس صحیح اور اجماع واقعی کو باطل جانے اور کیونکر
بناے اسلام بدون قائل ہونے وجود آسمان اور بدون بود ملائکہ اور بدون تحریم منخنقہ اور بدون معراج
اور بدون عموم طوفان وغیرہ قائم رکھے کیونکہ یہ مقدمات بتر اشرہ منصوص علیہا بنص قرآنی اور بحدیث
رسول رحمانی کے ہین گو یہ عقیدہ مند انکو ڈھکوسلہ ٹھہراوے ع گر نبیند بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب را
چہ گناہ * راست خواہی ہزار چشم چنان * کور بہتر کہ آفتاب سیاہ * الحاصل معاونت کرنی ایسے غارتی
ایمان اور مال کی اور للہ سمجھنا اپنے مال کا خیال خام فی زیون سمجھے کہ مین اپنے ہاتھ سے جہنم مین مکان
تعمیر کرتا ہون اور اپنے اعمال صالحہ کو مٹاتا ہون پس مرد دیندار بلکہ تمامی سنی و شیعی و خارجی و سائر ہنود
و تمامی سکنا ے اہل زمین پر واجب اور متحتم ہی کہ ایسے کلام واہی اور ایسے واہی عقیدہ والے پر
عقیدہ اپنا نہ جماوین بلکہ ہر فرد ہر مذہب کا اس شخص کو ہادم بناے اپنے مذہب کا بوجھے اور اس امر پوچ
پر دل نہاد نہووے اور اپنے دل مین اسکا انجام سوچے کہ کیا جال بچھایا ہی لیکن یہ عجیب عجیب بد اعتقادی
اس بد اعتدال اور بسبب منکر ہونے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے ناقل آیات وغیرہ
کا نہین ہوا عجب عدم تسلیم اوسکے ولنعم ما قال من قال ع آن کس کہ بقرآن و خبر زو نرہی *
اینست جوابش کہ جوابش ندہی * اللہم اعط لہذا الشخص ان یرجع الی الاسلام و یرتد
من الارتداد بفضل ملک المنعام و ادخلہ فی شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ والسلام

وعلے آلہ واصحابہ الکرام آمین یاذوالجلال والاکرام .....

	اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم	

قال اللہ تبارک وتعالی یضل بہ کثیراً ویہدی بہ کثیرا وما یضل بہ

الا الفاسقین الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون

فی الارض اولئک ہم الخاسرون ٥ حامداً ومصلیا رب زدنی علماً وعقلاً الجواب صحیح بلا ارتیاب

ومجیبہ نجیح ومصاب راعیان حدود الہی اور داعیان اللّٰہم ارنا الحق کماہی پر علی ما ینبغی اطلاع وآگاہی

ہو کہ ایسے شخص موسوس وتتبع خناس آور رخنہ انداز فی الشرع اور محکم کنندہ بنیاد کفر وبددینی اور

فتنہ انگیز وفساد آمیز درباب حدود شرعی کا معین ومعاون ہونا اور ایسے شخص کی تجویزی مدرسہ موجدہ

مخترعہ ممنوعہ اور ملمعہ کردہ صورۃً باحکام شرع ومعناً بازیچۂ شیطان وذریات ایشان وہمسران اویاں میں

اہل اسلام وپیروان خیر انام آور صاحبان اہل ہمم وباالکرام کو زر نقد بقدر ہمت کے بطور چندہ کے ابتدا

یا بعد موقوف کرنے مدارس اسلامیہ کے یا علاوہ اسکے دینا یا کفیل مہمات اوسکے کا ہونا یا کسی نہج کی

ایسی سعی ومعاونت کرنے کہ جس سے انعقاد یا صورت قیام علے الدوام مدرسہ موجدہ کا متصور

ہو حرام اور ممنوع اور نادرست وناروا ہے فقط ....

	جواب استفتا از طرف علماے رام پور	

الجواب درست نہیں ہے لقولہ تعالی تعاونوا علی البر والتقوی ؛

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واللہ اعلم نمقہ العبد الآثم الاداہ

محمد سعد اللہ عفے عنہ

ہو اللہ الصمد

بے شک درست نہیں ہے بلکہ حرام اور کفر ہے للآیۃ

المذکورۃ ولقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الدال علی

الخیر کفاعلہ والدال علی الشر کفاعلہ واللہ تعالی اعلم

وعلمہ احکم نمقہ عبدہ الاثیم

عبد الکریم عفی عنہ .....

شریعت رسول اللہ
قاضی ومفتی محمد سعد اللہ
سنہ ۱۲ ہجری

الجواب صحیح

مولوی محمد اسحاق محمد نور النبی ولد

الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال

اسعد الله بن مفتی لطف الله ۱۲۸۶

محمد حبیب الله ۱۲۸۳

مدرس مدرسہ

المجیب مصیب

سید حسن شاہ ۱۲۹۵

مدرس

غلام اکبر خان عبید الله خان ولد

ظہور الحق ۱۲

الجواب صحیح بلا مریہ

محمد ریاض الدین ۱۲۵۳

خط

جوکہ ایک خط مع استفتا لبراد دستخط خدمت مین مولوی محمد احسن صاحب مدرس اسکول سرکار واقع بریلی بھیجا تھا جواب اوس کا مورخہ ۳۱ جولائی مطابق ۹ جمادی الثانی سنہ حال موصولہ ۱۰ جمادی الثانی جو یہان آیا درج اخبار ہذا ہے فقط

جناب مخدوم و مربندہ زاد مجدہم

بس از سلام مسنون التماس ہے بورود نامہ ممتاز ہوا استفتاے مرسلہ بھی پہونچا جواب اوسکا بدون رجوع کتب کے دشوار ہے اور رجوع کتب کی بھی فرصت درکار ہے میری دانست مین جو جواب مولوی عبد الحی صاحب نے لکھا ہے کافی و وافی ہے جب اوسکو طبع فرمائیے میرا نام بھی اوسکے ذیل مین درج فرمائیے فقط

الراقم محمد احسن عفی عنہ

چونکہ یہ استفتا مزین بدستخط مولوی عبد الحی صاحب نمبر ۱۶ مین طبع ہو چکا ہے لہذا اس مقام پر تحریر مولوی محمد احسن صاحب کی درج کی گئی فقط

جواب استفتا از طرف مولوی محمد امداد العلی صاحب امروہی

بسم الله الرحمن الرحیم

جو شخص کہے ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے اختلاف ہے صادق مسلمان نہین و الا لفظ مسلمانونکا ساتھ لفظ بعض کے مقید کرنا اسی سبب سے نسبت شریعت غرا محمد مصطفے صلی الله علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی الفاظ بے ادبی اور بیحیائی کے کہتا ہے چنانچہ لفظ بدعات محدثات اور غلط خیال اجماع اور خطاے اجتہادات اور ڈھکوسلہ قیاسات اور شکنجہ اصول فقہ مخترعہ وغیرہ کہتا ہے اور بھی کہتا ہے کہ اکثر عالمون نے

قرآن مجید مین غلط فہمی کی ہی اور تفسیرین یہودیون کے قصون سے بھری ہین یہ اقوال اوسکے دلالت
کرتے ہین جہالت اور بطالت اور بیدینی اور بیحیائی اوسکی پر اور بھی کہتا ہی تفاسیر رومن کیتھلک کے فرقہ سے
اخذ کی ہین اور احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث قابل الیقین نہین سیر کی کتابین مانند مہابھارت و الف لیلہ
کے ہی یہ الفاظ بے ادبی اور بے حیائی کے نسبت تفاسیر معتبرہ کے اور نسبت احادیث صحیحہ کے خصوصًا وہ کہ احکام شرعیہ
مطابق ہین مضامین قرآن مجید کے دلالت کرتی ہین کمال خباثت اور بیدینی اوسکی پر اور بھی خیریت اس
امت اور فرضیت اتباع اجماع کی اور جہنمی ہونا مخالف اوسکے کا اور حجت قطعی ہونا قیاس شرعی کا ثابت ہی
قرآن مجید سے قال اللہ تعالی و تبارک كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ایضًا وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ایضًا فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ پس انکار اون امور کا کہ ثابت ہین قرآن
مجید اور دلائل یقینیہ سے اور اجماع امت سے اور انکار وجود شیطان لعین کا اور آسمان و جن اور ملائکہ
مقربین اور عموم طوفان نوح اور عموم بعثت اونکی کا کہ ثابت ہی فرقان حمید سے کفر ہے اور منکر انکا دیو مرید ہی
اور حلال کہنے والا جانور منخنقہ کا لائق ہی گلا گھوٹنے اور تعذیب کے اور قرار دینے والا معراج شریف کو کہ
ثابت ہی قرآن مجید اور احادیث رسول حمید سے بیداری مین بیچ خواب کے سخت پلید ہی اور اصرار کرنیوالا جواز
تصویر ذی روح پر مثل جانور لایعقل کے ہی پس چندہ دینا ایسے شخص کو نئے مدرسہ ضرار کے لیئے ہرگز
جائز نہین بلکہ حرام اور ممنوع ہی اور چندہ دینا مدارس اسلامیہ دینیہ مذکورہ مین بہت خوب اور ضروری
اور ساعی اوسمین مثاب و ماجور ہی انشاء اللہ الرب الغفور ۞ کتبہ محمد امداد العلی امروہی

ہذا الجواب حق و المجیب محق ...... کریم بخش عفی عنہ

ہو اللہ الصمد

یہ شخص تو مسلمان قطعًا نہین اسلیئے کہ کہتا ہی تفسیرین یہودیون کے قصون سے بھری ہوئی ہین اور رومن
کیتھلک کے فرقہ سے اخذ کی گئی ہین انتہی فی الحقیقۃ یہ نسبت تفسیرون کے نہین کہا بلکہ در پردہ طعن ہی قرآن مجید
کے حالت پر گویا یون کہا کہ قصص یہودیون کے جو قرآن مین مذکور ہین سب رومن کیتھلک کے فرقہ سے
ماخوذ ہین اسلیئے جو قصص قرآن کے ہین بعینہ وہی تو تفاسیر مین مذکور ہین اگر فرق ہی تو لفظ اجمال و
تفصیل کا فرق ہی اور مجمل اور مفصل کا اصل مضمون ایک ہی ہوتا ہی جبکہ یہ کہا قصص مذکورہ فی القرآن

روسن کتنیکلک کے فرقہ سے ماخوذ ہین تو صریح انکار من جانب اللہ ہونیکا کیا یہ کفر قطعی ہے اور دوسرے یہ ہے کہ یہ شخص تمام
جہان کے مسلمین کاملین کے برخلاف ہے پس موعود بجہنم ہوا قال اللہ تعالیٰ و تبارک من یتبع غیر سبیل المومنین نولہ
ماتولی و نصلہ جہنم وساءت مصیرا ۝ محمد آل حسن غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ ؕ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ شخص بظاہر مسلمان آپکو قرار دیکر بباطن ارادہ تخریب اسلام کا کرتا ہے اور یہ شخص بیدین ہے اور منافق
مذبذبین بین ذلک لا الی ہولاء ولا الی ہولاء یہود اور نصاری مین سے نہین ہے ورنہ اہل اسلام سے
مذہب عامہ جمہور اسلام سے اختلاف کرنا اور نام اوسکا ٹھینٹ اسلام رکھنا کمال بیعقلی شخص مذکور پر
دلالت کرتا ہے فقط سید نشیر علی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواب استفتا از طرف علمائی بھوپال

جواب اس سوال کا اگرچہ مستدعی تفصیل اور لائق تطویل ہے لیکن بوادید اختلال عقیدہ صاحب اقوال مندرجہ
سوال و ضیق مجال اجمال پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ یہ شخص بادیہ پیمای دار بوار صاحب عقیدہ اہل نار منکر ضروریات
دین و متبع غیر سبیل المومنین و سواد اعظم کافہ مسلمین ہے اور اونکی گمراہی و ضلال اور سوء حال پر کریمہ و من
یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولی و نصلہ جہنم وساءت مصیرا بوجہ اتم دال ہے اور تقرر و بنا ایسے مدرسہ کا مخض
از تلبیس ابلیس ہے سراسر معصیت اور عین قباحت ہے بلکہ فی الحقیقہ شرک شرک و شرک بدعت و ضلالت کا ہے چنانچہ
ارباب دانش گرامی منش پر یہ امر روشن و مبرہن ہے اور اگرچہ ہر فرد بشر اپنا عقیدہ اور مذہب کو بہتر جانتا ہے
مگر وہ عقیدہ و دین پیش رب العالمین مقبول ہے کہ جسمین نہ شرک کا شمول اور نہ بدعت معمول ہو پس وہ مذہب
و طریق جو اعتقاد توحید سے معمور اور شرک و بدعت سے دور ہو وہین واجب الیقین اور موافق شریعت سید
المرسلین کی ہے اور وہی ایمان بالغیب بلاشک و ریب ہے اور اسیطرح بہتر وہی بشر پیش نظر خالق اکبر ہے کہ جو محب و متبع
خیر البشر ساقی کوثر ہو اور وہی شخص مستحق مغفرت و مورد عنایت جناب احدیت ہے کہ جو ثابت اوپر طریق و سنت
رسول مختار حبیب کردگار و صحابہ اخیار ہو چنانچہ مصداق اس اطلاق کی یہ خبر پیغمبر شفیع روز محشر ہے کہ ستفترق
امتی علی ثلث و سبعین فرقۃ کلہم فی النار الا واحدۃ وہم الذین ما انا علیہ و اصحابی پس جو شخص اس طریق مرضیہ
ناجیہ سے برخلاف اور اوس جادہ اور شیوہ سے انحراف پر ہو سودہ دریدہ نہ قول رسول کو قبول اور

نہاد سکی تقلیم کو تسلیم کرتا ہی وماذا بعد الحق الا الضلال اور ہر گاہ کہ خلاف طریق سنت وجماعت کے اختیار کرنا عین معصیت وضلالت ہی تو اعانت وامداد اور صرف اموال ایسے محل مین ہوا محل اور عند اللہ عمل بلا بدل ہی بلکہ بنص قرآنی وکلام یزدانی ممنوع ونامشروع ہی کما قال تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان اور جو لوگ زرچندہ کو مدارس اسلامیہ سے موقوف کر کے مدرسۂ تلبیس ابلیس مین صرف کرین وہ مصداق اس آیت کریمہ کی بالاتفاق ہین اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالہدی فما ربحت تجارتہم وما کانوا مہتدین ○ اور جواب مفصل اور مطول مبین فساد ہر ہر عقیدہ باطلہ شخص مذکور بدلائل عقلیہ ونقلیہ جداگانہ مسطور ہوگا اور عنقریب سے نزدیک سائل کے پہونچیگا واللہ ولی الہدایۃ ومنہ التوفیق والعنایۃ فقط المجیب العبد المنیب زین العابدین قاضی حال بھوپال عفا اللہ عنہ آمین

الجواب صحیح وحق صریح
احقر الکل احمد گل عفی عنہ

المجیب مصیب
کتبہ محمد جان عفا عنہ الرحمن

قد اصاب من اجاب
سید محمد عفا عنہ الصمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شخص مذکور اگرچہ بذات خود بباعث انکار ضروریات دین کے بادیہ پیمائے دار البوار ہی لیکن بدتر اوس سے یہ ہے کہ ضال مذکور بحیلۂ دام گستری احداث مدرسۂ تلبیس نائب ابلیس ہوکر مضل دوسرونکا ہوا چاہتا ہی اور خلق خدا کو دام شیطانی کے حیلہ سے گمراہ کیا چاہتا ہی اور جو شخص چندہ مدرسۂ دام شیطانی مذکور مین شریک ہوگا جب ہوگا تو اس حدیث شریف کے ہادم بنائے اسلام ہوگا نعوذ باللہ من ذلک اور جواب مرقومہ صحیح ہی لاریب فیہ من اعان اہل البدعۃ فقد ہدم الاسلام

حررہ المعتصم بحبل اللہ محمد سید عبد اللہ
مفتی حال بھوپال

اصاب من اجاب
مفتی محمد رسول عفی عنہ ....

المجیب مصیب
ذو الفقار احمد ....

استفتاء و جواب مجتہدین مذہب امامیہ شعر بر چندہ دینے مدرسہ خیالی سید احمد خانصاحب بہادر کے

کیا فرماتے ہین علماے اسلام اسمین — کہ علیگڈھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور
وغیرہ بلاد مین مدارس اسلامیہ جنمین صرف و نحو فقہ اصول حدیث تفسیر فرائض منطق
حکمت پڑھی جاتی ہی مسلمانون کے چندہ سے مقرر ہین اب ایک شخص جسکے یہ اقوال ہین کہ
ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے اختلاف ہی جو مذہب نیچر یعنی اصلی حالات فطرت انسانی
کے خلاف ہی وہ صحیح نہین اور جو نیچر کے مطابق ہین وہ صرف ایک مذہب ہی جسکو مین ٹھینٹ
اسلام کہتا ہون جو بدعات محدثات اور غلط خیال اجماع سے اور خطاے اجتہادات سے اور ڈھکوسلہ
قیاسات اور شکنجۂ اصول فقہ مخترعہ سے مبرا ہو اور مین سمجھتا ہون کہ جو شخص تقلید سے علاحدہ ہو کر
غور کریگا یقینی جانیگا کہ اکثر عالمون نے قرآن مجید کی حالت کے نسبت غلط فہمی کی ہی تفسیرین
یہودیون کے قصون سے بھری ہوئی ہین اور رومن کیتھلک کے فرقہ سے اخذ کی گئی ہین
احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث قابل یقین نہین سیر کی کتابین مانند مہابھارت اور الف لیلہ
کے قصے کے ہین اور سواے اسکے اوسکو انکار ہی وجود شیطان اور وجود آسمان اور ملائکہ اور عموم
طوفان نوحؑ اور عموم بعثت حضرت نوحؑ سے پرند منخنقہ کو جسکو نصارے نے گلا گھونٹ کے مار ڈالا
ہو حلال کہتا ہی معراج کو ایک خواب قرار دیتا ہی تصویر کھینچنے پر اصرار رکھتا ہی اور اوسکو جائز سمجھتا ہے
اور اس قسم کی بہت امور اس شخص کی راے مین موجب تہذیب ہین ایک نیا مدرسہ اس تمہید
سے مقرر کرنا چاہتا ہے کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مانند مدرسہ علیگڈھ کانپور سہارنپور دیوبند
دہلی لاہور وغیرہ لغو اور بیفائدہ ہین کچھ اونسے قومی اور تہذیب اور آزادگی حاصل نہین ہوتی
ہی بلکہ عمر اون مین ضائع ہوتی ہی اور ہمیشہ آدمی اون مدارس مین پڑھنے سے غلامی کی حالت
مین رہتا ہی مدرسہ جدیدہ مین تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی اوس طریقہ سے ہوگی جس سے
تہذیب اور آزادگی حاصل ہو پس اس مدرسہ جدیدہ مین جسکو ایسا شخص بدعقیدہ اس منشاء سے
کہ اسمین تربیت اور تعلیم مذہبی اور غیر مذہبی اوس طریقہ سے ہو کہ جس سے وہ تہذیب جو میری
راے مین ہی حاصل ہو اور وہ بے تہذیبی اور قید جو تعلیم مدارس اسلامیہ موجودہ سے حاصل ہے

رفع ہو بنانا چاہتا ہی مسلمانون کو ابتداءً یا بعد موقوف کرنے چندہ مدارس اسلامیہ موجودہ کے
چندہ دینا باوجود خوف اعانت کے معصیت پر درست ہی یا نہین بینوا توجروا فقط

الجواب

احد الصمد ۱۲۸۳ محمد لا الہ الا اللہ السید عباس بن حسین بن السید

وتعاونوا علے البر والتقوے ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ
ان اللہ شدید العقاب ؕ العبد

ہو اللہ الصمد قال اللہ سبحانہ فی محکم الکتاب وتعاونوا علے البر والتقوے ولا تعاونوا علے
الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب ؕ حاصل معنی واللہ یعلم یہ ہی کہ باہم دیگر
اعانت کرو تم اوپر نیکی اور پرہیزگاری کے اور ایک دوسرے کی اعانت نکرو اوپر گناہ اور
تعدی کے اور ڈرو تم خدا سے تحقیق کہ خدا کا عذاب سخت ہی متابعت اس آیہ کی سب کو کرنی
چاہیے فقط من السید محمد عباس جعلہ اللہ من الصابرین فی السراء والضراء وحین الباس کتبہ بخطہ

استفتا نسبت ترجمہ باب اول حصہ پنجم تاریخ مسلمانان منجملہ تاریخ ہندوستان
مولفہ آنریبل مونٹ اسٹورٹ الفنسٹن صاحب سابق گورنر بنبئی جسکو سید
احمد خانصاحب بہادر جج عدالت خفیفہ بنارس نے لکھا اسوجہ سے کہ جو اوسمین
توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مذکور تھی مترجم نے اوسکا ترجمہ تو لکھا لیکن
اوس توہین کو کچھ دفع نہ کیا جسطرح کہ عادت مترجم کی اوس تاریخ مین
بعض جگہہ کچھ لکھنے کی اپنی طرف سے ہی

ما قولکم رحمکم اللہ تعالی

اس مسئلہ مین کہ ایک انگریزی کتاب جس مین کلمات توہین بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی لکھے ہون اور اہل اسلام کو اوسکی خبر نہو اوس کا ترجمہ

اردو اسطرح پر کرنا کہ کلمات اہانت اوس ترجمے مین موجود رہین اور ناراضی اون سے ظاہر نکیجاوے
اور باوجود قدرت وعدم مانع کے اوسکا رد نکیا جاوے اور اوسکی شہرت و رواج دینے مین سعی
بلیغ کیجاوے شرعاً کیا حکم رکھتا ہی بینوا توجروا ؁

عبارت ترجمہ جس سے اہانت نکلتی ہی

غرضکہ وہ ایسی قوم تھی جسمین سے وہ پیغمبر باطل پیدا ہوئے جبکہ انھون نے ایک دولتمند بی بی یعنی
خدیجہ سے نکاح کرلیا تو بہت جلد فارغ البالی حاصل ہوئی اور ان کامون مین جن پر اونکی طبیعت
بہت راغب تھی مصروف ہونیکا موقع اور فرصت ملی ملک عرب ایک خشک ملک ہی اور وہان قدرتی
زرخیزی یعنی درخت اور سبزہ اور دریا وغیرہ بہت کم ہے بلکہ بالکل نہین اسلیے اہل عرب کی طبیعت کا یہ مقتضا ہے
کہ وہ ایسی ایسی باتون اور خیالون پر مائل ہووین جو جی ہی مین سے پیدا ہوتے ہون پس محمد کو ایسے تصورات
و خیالات مین دل لگانیکا موقع ملا چنانچہ اسی غرض سے ہمیشہ کوہ حرا مین جاتے تھے اور گوشہ نشین
ہونے کی عادت کرتے تھے معلوم ہوتا ہی کہ محمد ابتدا مین اپنی وعظ مین صادق اور صاف دل
تھے اور اگرچہ بعد ازان لوگون کے مقابلہ سے طیش کھاکر انھون نے اپنے دعوون کی تائید فریب
سے کرنی چاہی اور رفتہ رفتہ مکر آوردہ ہو کہ بازی کی عادت ہوگئی گو اونکی گرمجوشی کی
اصل کچھ ہی ہو اور اونکے مسئلہ کی خوبی کیسی ہی ہو مگر جس سختی اور ظلم کے ساتھ اس مسئلہ کا
وعظ اور تعلیم لوگون کو کی گئی اور اوسکے باعث جو تعصب اور خونریزی انسانون مین ہوئی
اسکے لحاظ سے اس مسئلے کے موجد کو انسانون کے نہایت بڑے دشمنون مین شمار کرنا چاہیے فقط

ہو الملہم للحق والصواب

اشاعت تنقیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گو بضمن ترجمہ و حکایت عن الغیر ہو بدون رد و قبول
محکی عنہ کے باوجود قدرت وعدم مانع کی کمال مداہنت فی الدین بل منجر الی الکفر والارتداد عن الاسلام
ہی اسواسطے کہ ایسی حکایت بلاشک موجب ایذای آنحضرت علیہ السلام ہی کہ رفع اوسکا ہر مومن پر
جو اوسپر مطلع ہو واجب و فرض ہی شفای عیاض مین مذکور القیام بحق النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
واجب وحمایۃ عرضہ متعین ونصرتہ عن الاذی حیا و میتا مستحق علی کل مومن انتہی ای ہو فرض علی کل
من بلغہ قالہ الخفاجی وقد قال اللہ تعالی والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم ان الذین یؤذون

اللہ ورسولہ لعنہم اللہ الآیہ وفی الشفاء اعلم وفقنا اللہ وایاک ان جمیع من سب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم او عابہ او الحق نقصا فی نفسہ او نسبہ او دینہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ او شبہہ بشئ
علی طریق السب لہ او الازراء علیہ او التصغیر لشانہ او الغض او العیب لہ فہو ساب والحکم فیہ حکم
الساب اور نیز شفاء مذکورمین بعد ذکر اوس شخص کے جو تنقیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور سے نقل کرے مسطور ہے فان کان القائل لذلک ممن یقصدی لان یوخذ عنہ العلم او روایۃ الحدیث
او یقطع بحکمہ او شہادتہ او فتیاہ فی الحقوق وجب علی سامعہ الاشادۃ بما سمعہ منہ وتنفیر الناس عنہ والشہادۃ علیہ
بما قالہ وسریتہ وجب علی من بلغہ ذلک من ائمۃ المسلمین انکارہ وبیان کفرہ وفساد قولہ لقطع ضررہ عن المسلمین
وقیاما بحق سید المرسلین وکذلک ان کان ممن یعظ العامۃ او یؤدب الصبیان فان من ہذہ سریرتہ لایومن علی القاء ذلک فی
قلوبہم وقد حکی ان رجلا سال مالکا عمن یقول القرآن مخلوق فقال الامام مالک قائلہ کافر فاقتلوہ فقال انما
حکیتہ عن غیری فقال مالک انما سمعنا منک وہذا علی الزجر والتغلیظ بدلیل انہ لم ینفذ قتلہ وہمدرات نسبت
روایۃ اشعار ہجوہ صلی اللہ علیہ وسلم وسبہ فحکم ہذا حکم الساب نفسہ وقال ابو عبید القاسم
بن سلام من حفظ شطر بیت مما ہجی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہو کفر وقد ذکر بعض من الف فی
الاجماع اجماع المسلمین علی تحریم روایۃ ما ہجی بہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وکتابتہ وقراءتہ وترکہ
متی وجد دون محوہ انتہی مختصرا اور فتاوے قاضیخان مین مذکور ہے اذا عاب الرجل النبی علیہ السلام
فی شئ کان کافرا انتہی واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب کتبہ العبد الاثم الاواہ

(محمد سعد اللہ) (السمعی)

ان ہذا الجواب قرین بالحق والصواب انا احقر الطلاب

(۶۵ ۱۲ محمد لطف اللہ)

ان ہذا الجواب صحیح (ظہور الحق ۱۲۵۸)

(اللہ شریعت رسول خادم قاضی مفتی محمد سعد اللہ سنہ ۱۲۷۸ ہجری)

الجواب ہو الجواب واللہ اعلم بالصواب (محمد مظہر علی)

(اللہ ۱۲۶۴ محمد حبیب)

الجواب صحیح (محمد نور النبی ۱۲۶۱)

جواب

اس ترجمہ مین صریح کلمات کفر کے ہین جو شخص اس ترجمہ کو تعلیم کریگا اور رواج دیگا اور اون کلمات
کو اچھا جانیگا اور اوسکے رواج پر راضی ہوگا اور مسلمانون کو اوسکے پڑھانے اور تعلیم پر رغبت

دلاویگا بیشک وہ شخص کافر مردود ہوگا اور دشمن اور مخالف اللہ تعالی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا اور مسلمانون کو ہرگز اس ترجمہ کا پڑھنا جایز اور درست نہین ہی بلکہ حرام ہے
اسواسطے کہ اوسکے پڑھنے سے دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکلجاتا ہی اور لائق
دوزخ ابدی کا ہوتا ہی چنانچہ آیات قرآن شریف سے یہ مضمون معلوم ہوتا ہی ومن یشاقق
الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا
اور دوسری آیۃ یہ ہی ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وہو فی الآخرۃ من الخاسرین
اور تیسری آیۃ یہ ہی ذلک بانہم شاقوا اللہ ورسولہ ومن یشاقق اللہ ورسولہ فان اللہ
شدید العقاب ذلکم فذوقوہ وان للکافرین عذاب النار اور چوتھی آیۃ یہ ہی ان الذین
کفروا باللہ وظلموا بہ نبیہ بکتمان نعتہ لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا من الطرق
الا طریق جہنم ای الطریق المودی الیہا خالدین مقدرین الخلود فیہا اذا دخلوہا ابدا وکان ذلک
علی اللہ یسیرا جلالین اور پانچوین آیۃ یہ ہی ان الذین امنوا بموسی وہم الیہود ثم کفروا
لعبادۃ العجل ثم آمنوا بعدہ ثم کفروا بعیسی ثم ازدادوا کفرا بمحمد لم یکن اللہ لیغفر لہم اقاموا علیہ
ولا لیہدیہم سبیلا طریقا الی الحق ۱۲ جلالین اور آیات شریفہ اسیطرح کی مضمونکی کلام اللہ شریف
مین بہت موجود ہین لیکن واسطے نصیحت کے یہی آیات حمد وحہ کافی اور شافی ہین ۱۲ محمد عالم علی عفی عنہ

محمد عالم علی ۱۲۸۳

الجواب

توہین جناب پاک سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیمات کفر ہی من سب الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم فانہ مرتد کذا فی الدر المختار من قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہزم فی
بعض غزواتہ ساب فان تاب فیہا والا قتل کذا فی زاد اللبیب من جوز زوال العقل عن الانبیاء
یخشی علیہ الکفر ومن جوز زوال النبوۃ من نبی فانہ یصیر کافرا کذا فی تمہید العقائد لو قال
جامہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ریمناک بود او قال قد کان طویل الظفر فقد قیل یکفر مطلقا وقد قیل
یکفر اذا قال علی وجہ الاہانۃ وافتی ابو الحسن الفاسی رح فیمن قال فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الجمال او یتیم ابیطالب بالقتل وقال صاحب سحنون من قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اسود یقتل وکذلک حکم من غمضہ او عزہ برعایۃ الغنم او السہو والنسیان او السحر او ما اصابہ

من جرح او نہرتیہ لبعض جبوشہ او اذی من عدوہ او شدۃ من زمنہ او بالمیل الی نسائہ فحکم ہذا القسم کلہ لمن قصد نقیضیہ القتل کذا قال الحلبی من شبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشی علی طریق السب والازراء علیہ والتصغر لشانہ او البغض منہ او المعنت لہ فہو ساب یقتل وان کان القائل لما قال فی جہتہ علیہ السلام غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقدا لہ ولکنہ تکلم فی جہتہ علیہ السلام بکلمۃ الکفر سبہ او تکذیبہ او اضافہ ما لا یجوز علیہ او نفی ما یجب لہ مما ہو فی حقہ علیہ السلام نقیضیہ وان ظہر بدلیل حالہ انہ لم یتعمد ذمہ ولم یقصد سبہ فحکم ہذا الوجہ حکم الوجہ الاول کذا فی الشفاء آن عبارتون سے صاف ظاہر ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کلمات توہین زبان پر لانے بے ارادہ توہین کے بھی کفر ہین بلکہ روایت کرنی ایسی کلمات کی بھی کفر ہی روایتہ اشعار ہجوہ علیہ السلام فحکم ہذا الحکم الساب نفسہ لو اخذہ لقولہ ولا تنفعہ نسبتہ الی غیرہ فیبادر لقتلہ وقد قال ابو عبیدۃ رح فیمن حفظ شطر بیت مما ہجی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہو کفر کذا فی الشفاء ایضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تو بہت ہی بڑا ہی جو لوگ کہ آنحضرت صلعم سے کوئی خاص نسبت رکھتے ہین اونکی تحقیر بھی کفر لکھی ہی من قال بعالم عویلم او لعلوی علیوی ای بصیغۃ التصغیر للتحقیر کفر کذا فی شرح الفقہ الاکبر اسصورت مین کلمات توہین اور تکذیب جناب حضرت سید الاولین والآخرین کے جیسی سوال مین مذکور ہین زبان انگریزی سے اردو مین ترجمہ کرنا اور اوسکا رواج دینا بے اکراہ بادشاہ کے بلاشبہ کفر ہی اور نصرانیت محض اسواسطے کہ بادشاہ نصاری کیطرف سے اہل اسلام کو ترغیب بھی ان امور کی نہین ہی جائے اکراہ لیس جو شخص اس عہد مین ایسا کام کرے تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ ان کلمات کو برا نہین جانتا اور اونکے رواج پر راضی ہی اور راغب ہی اور رضا اور رغبت توہین اور تکذیب سید المرسلین صلعم عین کفر ہی اور جو اکراہ کہ شریعت مین عذر ہو سکتی تہی وہ یہ ہی کہ کوئی کافر بادشاہ کہے کہ تو توہین آنحضرت کی کر ورنہ تجکو قتل کرونگا یا تیرا کوئی عضو کاٹ ڈالونگا اور اس شخص کو بھی گمان غالب ہو کہ یہ بادشاہ ایسا ہی کریگا تو اسحالت مین ایسے کلمات زبان پر جاری کرنا اور ویسے اونکا انکار رکھنا اگرچہ کفر نہین ہی مگر نکہنا اور مارا جانا بہتر اور ثواب ہی چنانچہ در المختار وغیرہ کتابون مین مذکور ہی فقط محمد حسین تمنا

الجواب صحیح وللہ در المجیب المصیب اللہم لا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ہمنا ولا مبلغ علمنا

ولا غایۃ رغبتنا ولنعوذ بک من علم لا ینفع ومن شر کل غبی یطغینا کتبہ محمد حسن الصدیقی

محمد حسن صدیقی ۱۲۷۹

الجواب

انظروا الی ما قال ولا تنظروا الی من قال ؛ اقول وبہ نستعین کہ کلمات توہین نسبت بذات پاک افضل الرسل واعظمہم عند اللہ قدرا ومرتبۃ کہ درج استفتا ہین انکے کلمات کے کفر ہونیمین کسیطرحکا شک اور شبہ نہین کیونکہ اصل اور بنیاد دین اور ایمان کے تصدیق رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تمام ضروریات دین کیا بلکہ خود دین اسلام اسپر متفرع اور مبنی ہی پس اس قسم کے کلمات کاذبہ باطلہ کا بلا اکراہ اور الجاء کہ جسمین خوف جان کا ہو زبان پر لانا اعم اس سے کہ اوس کے کہ قایل کے کچھ ہی غایت اور غرض ہو دائرہ اسلام سے خارج ہونا اور ربقہ ایمان سے اپنے تئین باہر کرنا ہی اسواسطے کہ اشاعت ان عبارات کی اگر بغرض تصدیق اور سچا سمجھ لینے کسی دشمن عقل کے ان حکایات کاذبہ اور ترہات واہیہ کو ہو تو ظاہر ہی کہ یہ کام سوائے کافر اور مرتد کے دوسرے کا ہرگز نہین ہو سکتا اور اگر منظور اس رواج اور شہرت سے کوئی اور غرض خاص مثل وجاہت اور نام آوری وغیرہ کے مرکوز خاطر کے ہو تو بھی مرتکب ایسے فعل شنیع کا کافر ہی ہوگا کہ اوسنے بخیال حصول اپنی ایک غرض نفسانی کی کلمات توہین کہ بالکل جھوٹھ اور افترائے محض ہین نسبت سرور انبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا کے اپنی زبان پر لانا اور اپنی قلم سے اونکا ترجمہ کرکے بذریعہ چھاپے کے مشتہر عوام اور خواص کرنا پسند رکھا اور تجویز کیا کہ اوسکے نزدیک غرض نفسانی کا حاصل ہونا مقابلہ ایسے کفریات کے راجح اور مقدم ٹھہرا اور یہ بھی واضح ہو کہ ایسے شخص کے حق مین وہ جو بعض محتاطین نے بیچ انکار غیر ضروریات دین کے ایک فرق نازک نکال کے فرمایا ہی کہ التزام کفر سے کافر ہوتا ہی نہ لزوم کفر سے کچھ مفید نہوگا اسواسطے کہ اول تو یہ فرق غیر ضروریات مین ہی ضروری مین بالضرور نہین دوسرے لزوم کفر کی تقدیر پر ثبوت کفر کا تو لا کلام فیہ ہوگا البتہ اثبات کفر اور اطلاق اوسکا ایسے شخص پر احتیاطًا جاے سخن رہیگا بہر حال اسارت حال اور شناعت مقال ایسے شخص کے ہرگز کسی محمل صحیح اور محل درست پر کہ جسسے تکفیر اوسکی متردد فیہ ہو حسب قانون ملت مصطفویہ اور دستور شریعت بیضا حنفیہ کے ٹھیک نہین بیٹھتے والغیب عند اللہ

١٢٩١

وما انا من المتکلفین بہ فقط فقیر احمد حسن عفی عنہ ....

احمد حسن دل بمرتضی

اقول وباللہ التوفیق کہ توہین وتحقیر بہ نسبت ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شبہ کفر ہے اور جو کتاب کہ اوسمین کلمات توہین وتحقیر وتنقیص بہ نسبت حضور کے لکھے ہون معتقد اور مروج اوسکا بیشک کافر ومردود ہی شیخ ابن ابی جمرہ رح نے المنتقط صحیح بخاری مین لکھا ہے نقل الکل ان من قال لفظاً یدل علی شئی من التنقیص فی حقہ علیہ السلام من ای وجہ کان او ازدراء بہ ای شانہ او شابہ شیأما من ای المحتملات والوجوہ کان تعالی الخ اور اشباہ مین لکھا ہے ویکفر اذا شک فی صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم او سبہ او نقصہ او صغرہ الخ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین فقط سید شاہ علی عفی عنہ

سید محمد علی شاہ علی ولد

اعلم ان الاستخفاف بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کفر فکل من عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او الحق بہ نقصا فی نفسہ او نسبہ او خصلۃ من خصالہ او نسب الیہ ما لا یلیق بمنصبہ کفر استحل ذلک او یعتقد الحرمتہ قال القونوی ولو تلفظ بکلمۃ الکفر طائعاً غیر معتقد لہ یکفر لانہ راض بمباشرتہ وان لم یرض بحکمہ کالہازل بہ فانہ یکفر وان لم یرض بحکمہ ولا یعذر بالجہل وہذا عند عامۃ العلماء خلافاً للبعض وفی الخلاصتہ روی عن ابی یوسف رح انہ قیل بحضرۃ الخلیفۃ المامون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب القرع فقال رجل انا لا احبہ فامر ابو یوسف رح باحضار النطع والسیف فقال الرجل استغفر اللہ مما ذکرتہ ومن جمیع ما یوجب الکفر اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ فترکہ ولم یقتلہ انتہے نقل الفاضل الحلبی عن محمد بن سحنون اجمع العلماء علی ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمتنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ تعالی وحکمہ عند الائمۃ القتل ومن شک فی کفرہ وعذابہ کفر وعن ابن غیاث الکتاب والسنۃ موجبان ان من قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باذی او نقص معرضاً او مصرحاً وان قل فقتلہ واجب فی فتاوی قاضیخان اذا عاب الرجل النبی علیہ السلام فی شئی کان کافراً قال بعض العلماء لو قال لشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شعیر فقد کفر وعن ابی حفص الکبیر رح من عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشعرۃ من شعراتہ فقد کفر وذکر فی الاصل ان شتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفر ولو قال جن النبی علیہ السلام ذکر فی نوادر الصلوۃ انہ کفر ویجوز ان یقال اغمی علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام انتہی بلفظہ قال

صاحب الشفاء وقد تقدم الکلام فی قتل القاصد سبه والازراء به فهذا وجه بین لا اشکال فی وجوب
القتل فیه والوجه الثانی لاحق به فی البیان والجلاء وهو ان یکون القائل لما قال فی جهته صلی اللہ علیه
وسلم غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد له ولکنه تکلم فی جهته بکلمة لا یلیق به من سبه او تکذیبه او
اضافة ما فی حقه صلی اللہ علیه وسلم النقیصة مثل ان ینسب الیه اتیان کبیرة او مداهنة فی تبلیغ الرسالة
او التعرض لشرف نسبه او وفور علمه وزهده ویاتی بسفه من القول وقبیح من الکلام وان ظهر بدلیل
حاله انه لم یتعمد ذمه ولم یقصد سبه اما الجهالة حملته علی ما قال او الزجر والسکر اضطراه الیه او قلة
مراقبة وضبط للسانه وتهور فی کلامه فحکم هذا الوجه حکم الوجه الاول القتل اذ لا یعذر احد فی الکفر
بالجهالة ولا بدعوی زلل اللسان اذا کان عقله فی اصل فطرته سلیما الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان
کذا فی الحلبی وفی الاشباه عبادة الصنم کفر ولا اعتبار بما فی قلبه وکذا لو سخر بقوله صلی
اللہ علیه وسلم او کشف عنده عورته وفیه ایضا ویکفر اذا شک فی صدق النبی صلی اللہ علیه و
سلم او سبه او تنقصه او صغره فی الحموی ولو قال ذلک الرجل قال کذا یعنی النبی صلی اللہ علیه
وسلم یکفر هذا واللہ اعلم وعلمه اتم واحکم ✦ حرره العبد العاصی محمد نقی علی عفی عنه

مولوی محمد نقی علی خان ولد مولوی رضا علی خان

سید کلب علی بریلوی عفی عنه

مولوی محمد اسمعیل خان ولایتی

سوال

اگر کسی شخص مشرک یا نصرانی نے کوئی کتاب کسی علم مین جو مفید عام ہو بنائی اور اوسمین کسی مقام
پر کلمات شرک یا اہانت جناب رسالت مآب صلعم لکھدیا بعد ازان اوس کتاب کی نقل کوئی مومن
اس نیت سے لکھے کہ اوسکے مسائل مفید عام سے ہر شخص مستفید ہو اور جو کلمات شرک و یا اہانت
کے اوسنے لکھے ہین اوس سے سب مسلمان مطلع ہو کر قدرت تردید حاصل کرین تو اوس شخص ناقل
یا مترجم کے نسبت شرعًا کیا حکم ہی جواب اس مسئلہ جزئی کا مفصل بسند کتاب تحریر فرمائیے

الجواب

اسمین شک نہین کہ کلمات توہین نسبت جناب ختمی مآب علیه وآله واصحابه افضل الصلوة کے
زبان پر جاری کرنا بلا قصد اور اعتقاد اہانت اور ازراء کے کفر ہی تکلم ایسے کلمات خبیثه کا متکلم

کو مستحق گردن مارنے کا کردیتا ہی ہرچند کہ جملہ اعمال اور افعال حسنہ خواہ قبیحہ مین نیت اور قصد اور اعتقاد
کو دخل ہو مگر خاص یہ مسئلہ تو ہین کہ آمین بموجب روایۃ مفصلہ کے تنہا تعبیر اور تکلم ہی ان کلمات خبیثہ
کا متکلم کو مهدور الدم اور مباح القتل کردیتا ہی قال القاضی ابو الفضل رضی اللہ تعالی عنہ تقدم الکلام فی
قتل القاصد سبہ والازراء وغمصہ بای وجہ کان من ممکن او محال فهذا وجہ بین لا اشکال فیہ الوجہ الثانی
لاحق بہ فی البیان والجلاء وهو ان یکون القائل لما قال فی جہتہ علیہ السلام غیر قاصد للسب والازراء
ولا معتقد لہ ولکنہ تکلم فی جہتہ بکلمۃ الکفر من لعنہ او سبہ او تکذیبہ او اضافۃ ما لا یجوز علیہ او نفی ما یجب
لہ مما هو فی حقہ نقیصۃ مثل ان ینسب الیہ اتیان کبیرۃ او مداهنۃ فی تبلیغ الرسالۃ او فی حکم بین الناس او
یغض من مرتبتہ او شرف نسبہ او وفور علمہ او زهدہ او تکذیب بما اشتهر من امور اخبر بها صلی اللہ
علیہ وسلم وتواتر الخبر بها عن غیر قصد او خبرہ علیہ السلام او یاتی بسفہ من القول وقبیح من الکلام
ونوع من السب فی جہتہ وان ظهر بدلیل حالہ انہ لم یتعمد ذمہ ولم یقصد سبہ اما لجہالۃ حملتہ علی ما قالہ
او لضجر او سکر اضطرہ الیہ او قلۃ مراقبۃ وضبط للسانہ وعجرفۃ وتهور فی کلامہ فحکم هذا الوجہ الاول القتل
دون تلعثم اذ لا یعذر احد فی الکفر بالجہالۃ ولا بدعوی زلل اللسان ولا بشیء مما ذکرناہ اذا کان عقلہ
فی فطرتہ سلیما الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان انتهی شفاء قاضی عیاض ــ ایسی ناقل اور مترجم
ان تقبیحات دینیہ کا اگر با وجود قدرت ترجمہ اور نقل کے قوۃ اور استعداد رد کرنی ایسے براہین واہیہ
کی بھی رکھتا ہو تو اوسکو بر تقدیر تحریر ترجمہ کے فرض عین ہوگا کہ اوس ترجمہ کے ذیل مین اوسکا
رد دندان شکن بھی ضرور ہی لکھے ورنہ ایسے عذرات یا وہ مندرجہ استفتا سے اخبار اور حکایت اور اشاعت مین
کہ ہرگز موافق اور مخالف کی ہم اٹھا ہو کسیطرح پر معذور اور معفو نہین ہو سکتا ہی اور اگر ایسا شخص ہی کہ بقدر قدرت وقفیت اوس زبان کے جسمین
وہ اصل لکھی ہی صرف ترجمہ ہی بقدر رکھتا ہو اور بہ بضاعتی کے سبب اوسکے جواب لکھنے مین عاجز ہو تو اوس شخص کو محض اپنے
ایک دو شخص کے حضور مین بیان ان تراجم کا مرقوم درست اور جائز ہوگا جو کہ اسکا رد لکھہ سکتے ہون ورنہ بحیثیت واقفی کے اوس
اس کتاب کے اخص مطالب مین قاصر ہون اشاعت اور اخبار ان تراجم کا لغو و تاریخ کو بلا امر احمت اور اظہار اپنی نفرت اور انکار
کے نشانی رضا کی ہی کسیطرح مانع اوسکی خروج کو دائرہ ایمان اور حیطۂ اسلام سے اور دخول کو زمرہ کفر مین نہین
ہو سکتی لیکن یہی حکم ایسے شخص کا بظاہر حال اوسکے والغیب عند اللہ + وانا العبد الممتحن احمد حسن عفی عنہ

المجیب مصیب محمد احسن الصدیقی حنفی

خاتمۃ الطبع

سپاس بیحد وقیاس اوس کریم کارساز کو زیبا ہی کہ جسنے وجود افلاک کو انوار ثوابت وسیارہ سے پر نور فرمایا اور گلزار جہان کو گلہاے انواع واقسام سے معمور فرمایا عرش و کرسی کو اپنی قدرت کاملہ سے ہویدا کیا اور ملائکہ کو واسطے تسبیح و تہلیل کے پیدا کیا انبیای مرسل کو ہدایت خلائق کا حکم فرمایا اور گلشن فردوس کو آرامگاہ اہل ایمان بنایا جہنم کو مسکن ملحدین قرار دیا اور عزازیل کو بعد وا حکم رانندہ درگاہ کیا اور واسطے جزای اعمال کے روز حشر موعود ہی منکر اوسکا ملحد و مردود ہی اور درود و سلام اوس سرور کائنات مفخر موجودات سلطان المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین محمد مصطفے احمد مجتبے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر ہوا جسکا عالم طفولیت مین بحکم مالک تقدیر ملائکہ نے شق صدر کیا اور نور معرفت بھر دیا آخر خلعت رسالت سے سرفراز ہوکر شب معراج کو بمرکب براق ہفت افلاک کو ایک آن مین طی فرمایا پھر سدرۃ المنتہے سے بسواری رفرف عرش و کرسی پر پہونچکر قرب قاب قوسین او ادنی کا رتبہ پایا اور باغ عالم کو خس و خاشاک کفر و زندقہ سے صاف فرمایا زقوم الحاد کو بیخ و بن سے گرایا اما بعد فقیر حقیر سید شمس الدین المعروف بہ شیخ احمد میسوری متخلص بلیغ حضرات ارباب ایمان واصحاب ایقان کی خدمات بابرکات مین ملتمس ہی کہ اندنون ہندمین جیب در الحاد باز ہوا اور طبع اوس پرچہ الحاد سے صفحہ کاغذ کا روسیاہ ہونا آغاز ہوا جسنے عوام ناواقف کو سبز باغ دکھایا اور دام تزویر مین پھنسایا اوسوقت جناب فضیلت مآب کمالات انتساب حاجی حرمین شریفین زائر روضہ رسول الثقلین محرم اسرار خفی و جلی گل گلزار زہرا و علی زبدۂ خاندان مرتضوی خلاصہ دودمان مصطفوی سیدنا و مولانا سید امداد العلی صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر کانپور کی ہمت ہاشمی و حمیت دین اسلامی جوش مین آئی فوراً یہ رسالہ امداد الآفاق برجم اہل النفاق بجواب پرچہ تہذیب الاخلاق کہ درحقیقت پرچہ مذکور تہذیب اخلاق اسلام سے دور ہی بلکہ بمصداق برعکس نہند نام زنگی کافور ہی واسطے حفاظت دین مسلمان بھائیون کے تصنیف فرماکر واسطے تقسیم کرنے مسلمان بھائیون کے بلا قیمت مطبع نظامی محمد عبد الرحمن خان صاحب مین مع استفتای وجوابات علمای فریقین کے باہتمام تمام وصحت مالا کلام چھپوایا الحمد للہ کہ ماہ رجب سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین بحسن وخوبی انجام ہوا جواب مسکت تہذیب الاخلاق کا تمام ہوا اللہ تعالے اسکے پڑھنے والون کو کفر وشرک و الحاد سے بچائے اور توفیق اعمال صالح عطا فرمائے مصرعہ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد بالنون والصاد

قطعہ تاریخ تصنیف و طبع

چوامدادِ آفاق از فضل یزدان بلیغ این چنین گفت تاریخ ہجرے	سنہ ۱۲۹۰ ہجری	کہ تصنیف و طبعش خوشا نقش بستہ سرِ ملحدین زمانہ شکستہ

صحت نامہ کتاب مستطاب امداد الآفاق برجم اہل النفاق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۲	+	کے	۱۴	۱۲	قدمہ	قدیمہ	۲۵	۳	تو	وہی
۵	۴	+	[illegible]	۱۶	۳	باحسن	یا حُسن	"	۸	+	نہین
"	۵	+	[illegible]	۱۷	۱۴	فرار	قرار	"	۱۰	جیسے	عیسےؑ
۶	۶	عذر	غدر	۱۹	۱۴	ہین	نہین	"	۲۱	آئمہ	ایمۃ
"	۲۱	نابت	نہایت	۲۰	۶	کیا	کیاکوئی	۲۷	۲	جھوٹ	جھوٹ
۷	۱۷	سے	ہیسے	"	۱۹	ابنائنا	ابناءنا	"	۲۰	ابی یلیسب	ابی ملنیب
۸	۱۱	لاتتخذوا	لاتتخذوا	۲۱	۱۰	جھوٹی	جھوٹی	۲۸	۸	مشصل	متصل
۹	۶	انگریزی	انگریزی ہی	۲۲	۴	باعث	بدعت	۳۱	۲۱	غلبت	غُلبتِ
"	۱۷	اولیاء	اولیاءؑ	"	۶	ہذالقول	ہذالقول	۳۲	۱۴	بنایا	بُنا
"	۲۳	مدرستہ العلوم	کتاب مدرستہ العلوم	"	۴	لوربات	لوریات	۳۳	۱۱	فقیہ	ففیہ
۱۰	۴	+	الخ	"	۱۵	الصبحتہ	الصحبتہ	۳۴	۱	سماء	اسماء
۱۱	۹	مہدب	مہذب	۲۳	۱۱	اوسکے	اونکے	۳۶	۱	بینا	بینتا
"	۱۴	قصے	قصون	"	۱۶	لیکن	لیکن اکثر	"	۳	+	[illegible]
"	۲۲	+	ہم	۲۴	۳	الدین	المدینی	"	۴	سو	پیدا ہوے
۱۲	۱	قریب	نریب	"	۱۳	+	حدیث معنعن	"	۱۲	+	لو
۱۴	۷	+	اورغیرمذہبی	"	۲۳	مصل	متصل	"	۱۳	+	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷	۱۶	ب جلسے	بجلسے
″	۱۷	بہ	یہ
۳۸	۶	+	مجرد
۴۰	۱۱	لی	کی
″	۱۳	+	یہ بات
″	۱۴	کے	سے
۴۳	۴	بتیہم	بینہم
″	۸	+	چہ
″	″	درجحان	وُرجحان
″	۲۳	خاضر	حاضر
″	″	خاضر	حاضر
۴۴	۸	نخو	نحو
″	۱۶	غیا	غیار
۴۵	۴	وین	دین
″	۱۰	لے	لیے
″	۲۲	بقتل	یقتل
″	″	متعتمدا	متعمّداً
″	۲۳	کبا	کیا
۴۶	۲	نادا	ناداً
″	۳	فاولئک	فاولٰئک
″	۴	بغائبین	بغائبین
″	۵	کلما	کلّما

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۲۲	+	سلہ
۴۸	۱۴	+	تو
″	۲۲	اری	آرہے
۴۹	۵	انا	آنا
۵۰	۵	+	پر
″	۷	ھ	یکھ
″	۸	+	کھانا
″	۲۱	+	کہ
۵۱	۱۵	ہنور	ہنوز
۵۲	۱۸	ملحدانہ ہو	ملحدانہ ہی ہو
″	۲۳	بعنی	یعنی
۵۳	۵	دیا جائیگا	دی جائیگی
″	۱۴	+	سینے
۵۴	۴	پہلے	سے پہلے
″	۱۵	مباحث	مباحث بھی
۵۷	۲	+	میں
۵۸	۷	+	عادت
۵۹	۴	کرتا	رکھتا
″	۱۸	القاس	القیاس
۶۱	۱	+	ط
″	۱۰	+	من الجنة والناس
″	۲۰	+	خود

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۲	۹	نیچرہ	نیچریہ
″	۱۴	پیش و پس	پس و پیش
″	۱۸	بعشث	بعثت
۶۳	۲	خر	خیر
″	۱۱	+	محشور
″	۱۵	+	دین
″	۱۹	بہ لطف	بالطف اللہ
″	۲۳	فقیر	فقیر
۶۴	۳	+	شان میں
″	۱۷	اطیعو	اطیعوا
۶۷	۱۱	+	اما
۶۸	۲۳	چہار شنبہ	چہار شنبہ
۶۹	۵	تحصیل	اور محل تحصیل
۷۰	۱	یاذوالجلام	یاذا الجلال
۷۱	۲۱	کرنا	کرتا
۷۲	۴	وہ	وہ احادیث
″	۶	امت	امت کی
″	۸	شہداء	شہداء
″	۳۰	بلکہ	بلکہ یہ
″	۲۲	لفظ	فقط
۷۳	۲	من و تبع	و تبع
″	۷	احتلاف	اختلاف
″	۱۳	ومن یبیع	ویتبع
″	۱۴	نصلہ	نصلیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۴	۳	نبض	بنص
″	۵	اولئٰک	اولٰئک
″	″	اشترو	اشتروا
″	۸	عفا	عفا
″	۱۰	+	محمد جان
۷۵	۱۲	نہین	نہین ہے
″	۱۸	قومی	فائدہ قومی
۷۶	۶	+	تعو
″	۱۲	مونٹ	مونٹ صاحب
″	۱۹	خبہ	خبر
۷۷	۵	انہون	اونہون
″	۱۸	بترجمہ	ترجمہ
″	″	قبول	قول
″	۲۲	حمانیہ	حمایۃ
″	″	نصربۃ	نصرتہ
۷۸	۱	وقفنا	وقفنا
″	۸	سریدیۃ	سریرۃ
۷۹	۷	شاقوا	شاقوا
″	۲۱	الناسی	الفاسی
″	۱۹	لبصیر	یصیر
۸۰	۳	والتصغر	والتصغیر
″	۵	اور	او اضافۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۳	۱۳	ولاتی	ولایتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح

تمام شد صحت نامہ کتاب

مستطاب امداد الآفاق برجم اہل النفاق

قطعہ تاریخ طبع رسالہ امداد الآفاق از

شاعر نامی شیخ بدے متخلص بکیوان بلگرامی

طبع شد این رسالۂ نامی	ظلمت طبع گمرہان رابدر
ہاتفم گفت از پئی تاریخ	کن رقم نسخۂ گرامی قدر
	سنہ ۱۲۹۰ ہجری

وجہ ختم برخاتمہ

واسطے سند اسبات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی واقع کانپور کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

محمد حسن خان حقی

محمد عبد الرحمن خان